ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیغام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.86, Wednesday, 30 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۸۶)، بروز بدھ، ۳۰ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۱۷ ربیع الثانی، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

استنبول میں منعقدہ فلسطینی اجتماع کا براہ راست انتخابات اور قومی نمائندگی کی تجدید کا مطالبہ ص:02

صرف مسجد اقصیٰ پر دھاوا نہیں

اسرائیلی حملے مقبوضہ بیت المقدس کے شہریوں تک پھیل چکے

مقبوضہ بیت المقدس: (ایجنسی) مسجد اقصیٰ کے صحنوں سے لے کر قدیم شہر کے بازاروں اور سلوان کی گلیوں تک یہودی عیدِ سوکوت (عیدالعرش) کے دوران قابض اسرائیل کے حملے اور پابندیاں عبادت کی آزادی، نقل وحرکت اور مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں کے روزگار تک پھیل چکی ہیں۔ مسجد کے اندر یہودی آبادکاروں کے دھاووں اور رسومات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ شہر میں سڑکیں اور تجارتی دوکانیں بند کی جارہی ہیں، جبکہ القدس گورنری نے اس بات پر انتباہ جاری کیا ہے کہ آبادی اور ان کے حقوق کی قیمت پر نئے حقائق مسلط کرنے کے لیے تہواروں کا استحصال کیا جارہا ہے۔ گورنری نے منگل کے روز جاری کردہ

اپنے ایک بیان میں خبردار کیا کہ عیدِ سوکوت کی تقریبات کے دوران قدیم شہر کے باسیوں پر یہودی آبادکاروں کے حملے ایک خطرناک اور منظم اشتعال انگیزی کی عکاسی کرتے ہیں، اس بات پر زور دیا کہ یہ اب انفرادی یا عارضی واقعات نہیں رہے، بلکہ ہر یہودی مذہبی موقع یا عید کے ساتھ نمایاں طور پر دہرائے جا رہے ہیں۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ ان حملوں کا نشانہ بزرگوں، خواتین اور دوکان داروں کے ساتھ ساتھ وہ صحافی اور فوٹوگرافر بھی بنتے ہیں جو حالات کی کوریج کے دوران ہراساں کیے جانے اور تشدد کا شکار ہوتے ہیں، جس سے شہر کے مکین اور اس کے واقعات کو کور کرنے والے صحافی مسلسل دباؤ کی زد میں آجاتے ہیں۔ گورنری نے براہ راست حملوں اور بیت المقدس کی سڑکوں اور محلوں، بالخصوص قدیم شہر اور اس کے داخلی راستوں کو طاقت کے مظاہرے اور آبادکاروں کی رسومات مسلط کرنے کے اکھاڑوں میں تبدیل کرنے کے عمل کو آپس میں جوڑتے ہوئے اسے مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں کے امن، نقل وحرکت اور روزمرہ زندگی گزارنے کے حق پر کھلا حملہ قرار دیا۔ گورنری کی یہ تنبیہ عید کے ایام کے دوران مسجد اقصیٰ پر وسیع پیمانے پر ہونے والے دھاووں کے تناظر میں سامنے آئی ہے گذشتہ روز قابض فورسز کی سکیورٹی میں 1731 یہودی آبادکاروں نے اس کے صحنوں پر دھاوا بولا۔

شہید سید حسن نصراللہ اور سید ہاشم صفی الدین کو شیخ نعیم قاسم کا خراجِ عقیدت

"مزاحمت کے شہداء اور زخمیوں کی قربانیاں جدوجہد کا اہم حصہ ہیں"

خصوصی رپورٹ: حجۃ الاسلام مولانا سید علی باقر عابدی (بیروت) و شیخ فضل حسن

بیروت: حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے حزب اللہ کے سابق سربراہ شہید سید حسن نصراللہ اور شہید سید ہاشم صفی الدین کی شہادت کی دوسری برسی کے موقع پر شہداء کے اہل خانہ سے تعزیت اور زخمیوں سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے شہداء اور مزاحمت سے وابستہ افراد کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ شیخ نعیم قاسم نے اپنے خطاب میں شہداء کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مزاحمت کے ارکان اور عام شہریوں کی ثابت قدمی اور قربانیوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مشکل حالات میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں اور زخمی ہونے والوں کی قربانیاں مزاحمتی جدوجہد کا اہم حصہ ہیں اور ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔

حزب اللہ کے سربراہ نے بالخصوص "بیگا واقعہ" میں زخمی ہونے والوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور انہیں "زندہ شہداء" قرار دیا۔ ان کے مطابق ان افراد نے اپنے زخموں کو اپنی جدوجہد کے خاتمے کا سبب بننے کے بجائے مسلسل عمل اور مزاحمت میں تبدیل کر کے ایک مثال قائم کی۔ شیخ نعیم قاسم نے "جنگِ کرامت" کے دوران مزاحمت اور وسیع تر عوامی حلقوں سے تعلق رکھنے والے 3,400 مرد وخواتین کی شہادت اور 14,600 افراد کے زخمی ہونے کا ذکر کیا۔ یہ اعداد وشمار انہوں نے اپنے خطاب میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ جاں بحق ہونے والوں اور زخمیوں کی قربانیاں مزاحمت کی جدوجہد کی تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جن افراد نے اپنی جانیں قربان کیں یا زخمی ہوئے، ان کی قربانیوں اور خدمات کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق مزاحمت سے وابستہ افراد اور عام شہریوں نے سخت حالات میں جس استقامت کا مظاہرہ کیا، وہ قابلِ ذکر ہے۔

شہید سید حسن نصراللہ اور شہید سید ہاشم صفی الدین کی شہادت کی دوسری برسی کے موقع پر حزب اللہ کی جانب سے مختلف تعزیتی اور یادگاری پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ان تقریبات میں دونوں رہنماؤں کی خدمات، مزاحمتی تحریک میں ان کے کردار اور ان کی قربانیوں کو یاد کیا جا رہا ہے۔ شیخ نعیم قاسم نے شہداء کے اہل خانہ، زخمیوں اور مزاحمت سے وابستہ افراد کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان قربانیوں کی یاد اور ان کے کردار کو آنے والے وقت میں بھی زندہ رکھا جانا چاہیے۔

غزہ میں قتل عام، قابض صہیونی فوج کی وحشیانہ بمباری میں 8 فلسطینی شہید، کئی افراد زخمی

غزہ: جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے تناظر میں غزہ کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی بمباری اور فائرنگ کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت 8 شہری شہید اور دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ پٹی کے شمال میں جبالیہ کے علاقے الفاخور پر قابض اسرائیل کے ایک حملے کے نتیجے میں ایک شہری شدید زخمی ہوگیا، جبکہ پٹی کے جنوب میں مواصی رفح کے علاقے میں چند روز قبل قابض افواج کی گولیوں سے زخمی ہونے والی ایک خاتون دم توڑ گئی۔ غزہ کے جنوب میں خان یونس کے اندر، شہر کے مغرب میں واقع شیخ جبر اسکول کے اندر قابض افواج کی فائرنگ سے ایک معلمہ زخمی ہوگئی، جبکہ قابض فورسز کی گاڑیوں نے خان یونس کے جنوبی علاقوں کی طرف فائرنگ کی۔ غزہ کے شمال میں جبالیا البلد کے اندر طبی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ آج شام کے وقت اس علاقے کو نشانہ بنانے والے ایک اسرائیلی حملے کے نتیجے میں 4 شہداء اور دو بچوں سمیت 7 شہری زخمی ہو گئے۔ اسی طرح غزہ کے وسط میں دیر البلح شہر میں شاہراہ صلاح الدین پر موجود ہونے کے دوران نوجوان احمد ابو مور قابض افواج کی فائرنگ سے شہید ہو گیا۔ شہر غزہ میں، شہر کے مغرب میں واقع النصر محلے میں مفترق اللبابیدی کے قریب ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر قابض دشمن کے طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں دو شہریوں عز الدین البیک اور مہند ابو فول نے جام شہادت نوش کیا، اور دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ غزہ کی پٹی کے شمال میں قابض افواج نے قصبہ بیت لاھیا کے علاقے الجوانی کے ماحول میں فضا میں روشنی والے بم (لائٹ بم) پھینکے، اس کے ساتھ ہی قصبے کے شمالی علاقوں کو نشانہ بنانے والی توپ خانے کی بمباری بھی کی گئی۔ اسی طرح قابض افواج نے دیر البلح شہر کے مشرق میں ایک بڑے پیمانے پر تباہ کن دھماکے کی کارروائی کی، اس کے ساتھ ساتھ شہر کے مشرقی علاقوں کو نشانہ بنانے والی توپ خانے کی بمباری بھی کی گئی، جبکہ پٹی کے وسط میں البریج کیمپ کے شمال میں قابض اسرائیل کی توپ خانے کی بمباری نے بھی نقصان پہنچایا۔ یہ حملے جنگ بندی کے معاہدے کی قابض اسرائیل کی طرف سے جاری خلاف ورزیوں کے سائے میں ہو رہے ہیں، جیسا کہ غزہ میں وزارت صحت کے حوالے سے صفا ایجنسی نے نقل کیا ہے کہ اکتوبر میں معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد 1421 شہداء تک پہنچ چکی ہے، اس کے علاوہ 4983 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

اسرائیلی آبادکاروں کا مغربی کنارے کے گاؤں پر حملہ

بے گھر فلسطینی خاندان کو اس کے گھر پہنچانے کی کوشش کے دوران آبادکاروں نے فلسطینی گھروں اور گاڑیوں کو آگ لگادی، متعدد اہلکار زخمی

یروشلم، (ایجنسی): مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں اور مسجد اقصیٰ میں داخلے کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ نابلس کے قریب جالود گاؤں میں منگل کی صبح

اسرائیلی آبادکاروں نے حملہ کرکے فلسطینی گھروں اور گاڑیوں کو آگ لگادی اور ایک بے گھر فلسطینی خاندان کو اپنے گھر واپس جانے سے روک دیا۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ واقعے میں فلسطینیوں کے دو گھر جلائے گئے جبکہ 3 اسرائیلی فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حملہ ایک ایسے وقت میں ہوا جب اسرائیل کے فوجی اہلکار اس فلسطینی خاندان کو جالود گاؤں میں واقع اس کے گھر پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے جو دو ماہ قبل اسرائیلی آبادکاروں کے باعث بے گھر ہوگیا تھا۔ آج ہونے والے اس واقعے کو اسرائیلی حکام کی جانب سے بھی غیر معمولی مذمت کا نشانہ بنایا گیا ہے جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ ایک شخص اور دو کم عمر افراد کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ 100 سے زائد اسرائیلی مظاہرین رات کے وقت جالود کے علاقے میں موجود تھے جب سکیورٹی اہلکار خاندان کو اس کے گھر پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ فوج کی جانب سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس نے پولیس کیساتھ مل کر آبادکاروں کو منتشر کرنے کیلئے کارروائی بھی کی۔ ایک اسرائیلی فوجی کا کہنا ہے کہ جھڑپوں میں بارڈر فورس کے تین اہلکار معمولی زخمی ہوئے جبکہ فورسز کی ایک گاڑی کو نقصان بھی پہنچا۔ فوج کا کہنا ہے کہ آبادکاروں نے سڑکیں بند کر دیں، ٹائر جلائے اور فورسز پر پتھراؤ کیا اور گاؤں کے اندر فلسطینیوں کے گھروں اور گاڑیوں کو آگ بھی لگائی۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حملے کے باعث اس فلسطینی خاندان کی واپسی روک دی گئی جو اسرائیل کے ایسے ہی قوم پرستانہ واقعات کی وجہ سے بے گھر ہوا تھا۔ اسرائیل نے 1967 سے مغربی کنارے پر قبضہ کر رکھا ہے جہاں 5 لاکھ اسرائیلی 30 لاکھ فلسطینیوں کے درمیان رہتے ہیں۔ خاندان کے ایک رکن محمود التوباسی نے اے ایف پی کو بتایا کہ وہ اور ان کے اہل خانہ دو ماہ سے زائد عرصہ قبل گھر چھوڑ گئے تھے اور منگل تک اس پر اسرائیلی آبادکاروں کا قبضہ رہا۔ ان کے مطابق میں، میری اہلیہ اور بیٹا گاڑی میں گھر گئے، ہمارے آگے پیچھے فوج کی گاڑیاں چل رہی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گھر پہنچنے پر آبادکاروں نے ہمارے خاندان پر حملہ کیا، جس پر فوجی اہلکاروں نے مرچوں کے اسپرے کے ذریعے ان کو پیچھے ہٹایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جسمانی طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن مرچوں کے اسپرے کی وجہ سے ہمیں سانس لینے میں کچھ دشواری ہوئی۔ اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ اس موقع پر ایک مشتبہ شخص کی گرفتاری کے علاوہ دو کم افراد کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے حملے کی مذمت کی اور اس کو 'فسادیوں کے ایک چھوٹے گروپ' کی کارروائی قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے اقدامات سے کمیونٹی کو نقصان پہنچتا ہے اور سکیورٹی اہلکاروں کی کارروائی میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ صدر اسحاق ہرزوگ کا کہنا ہے کہ آگ لگانا، پتھر پھینکنا، حملہ اور سکیورٹی اہلکاروں کو زخمی کرنا سختی سے ممنوع ہے اور ان کے لیے کسی قسم کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔ اکتوبر 2023 میں غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے مغربی کنارے میں ہونے والے تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے اعداد وشمار کی بنیاد پر بنائی گئی اے ایف پی کی فہرست کے مطابق اس عرصے کے دوران اسرائیلی فوجیوں یا آبادکاروں کے ہاتھوں کم سے کم ایک ہزار 111 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں جن میں جنگجو اور عام شہری دونوں شامل ہیں۔ اسرائیلی اعداد وشمار کے مطابق اس عرصے کے دوران فلسطینی حملوں یا اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران کم سے کم 49 اسرائیلی بھی ہلاک ہوئے جن میں عام شہری اور سکیورٹی اہلکار شامل تھے۔

مسجد اقصیٰ میں بھی صہیونیوں کا دھاوا، پرانے شہر میں فلسطینی دکانداروں کو اپنی دکانیں بند رکھنے کا حکم

مسجد اقصیٰ میں بھی عیدِ سکوت کے دوران سینکڑوں اسرائیلی آبادکار اسرائیلی پولیس کی حفاظت میں داخل ہوئے اور وہاں مذہبی رسومات ادا کیں۔ 27 ستمبر کو فلسطینی اوقاف کے مطابق 1,143 آبادکار مسجد کے احاطے میں داخل ہوئے۔ 28 ستمبر کو بھی آبادکاروں کی بڑی تعداد نے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوکر مذہبی رسومات ادا کیں، جبکہ مشرقی یروشلم کے پرانے شہر میں فلسطینی دکانداروں کو اپنی دکانیں بند رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ آبادکاروں کے حملوں، اسرائیلی فوجی کارروائیوں، نقل وحرکت پر پابندیوں اور مکانات کی مسماری کے باعث مغربی کنارے میں فلسطینی آبادی کی نقل مکانی اور انسانی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق ستمبر کے وسط تک ایک ہفتے میں آبادکاروں کے 51 حملوں میں فلسطینیوں کو جانی نقصان یا املاک کو نقصان پہنچا، جبکہ تقریباً 800 درخت تباہ، اکھاڑے یا جلا دیے گئے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان ممکنہ ڈیل کیلئے مصالحت کاروں کی کوششیں جاری: حکام

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایران اور امریکہ کے درمیان لڑائی ختم کرنے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے معاہدے کے لیے ثالث اب بھی دونوں ملکوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں، جبکہ بالواسطہ مذاکرات پیر کو دوبارہ شروع ہونے کی توقع ہے۔ 3 حکام نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا ہے کہ یہ تفصیلات ایسے وقت پر سامنے آئی ہیں جب ایران امریکہ جنگ آٹھویں ماہ میں داخل ہو گئی ہے جس کے باعث بڑے پیمانے پر معاشی مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ دنیا کی اہم ترین آبی گزرگاہوں میں سے ایک پر محفوظ بحری آمدو رفت بحال کرنے کی متعدد کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ ہفتے کے اختتام پر اُس وقت بھی صورتِ حال غیر یقینی رُخ اختیار کر گئی جب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے ایران کی تازہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ تہران نے تجویز دی تھی کہ امریکہ اگر ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی ختم کر دے، منجمد ایرانی اثاثے جاری کر دے اور ایرانی تیل کی فروخت پر عائد پابندیاں ختم کر دے، تو وہ ایک ہفتے کے اندر آبنائے ہرمز دوبارہ کھول دے گا۔ ایران کی جانب سے اس کے علاوہ بھی کچھ شرائط پیش کی گئی تھیں۔ تاہم ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نیویارک میں موجود رہے اور کہا کہ وہ ثالثوں کی جانب سے پیش رفت کی اطلاع کے منتظر ہیں۔ اس پورے عمل میں قطر ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ پیر کو اے پی سے بات کرنے والے دو حکام نے تصدیق کی کہ ثالث دونوں فریقوں کے ساتھ ایک ایسی تجویز پر کام کر رہے ہیں جس کے تحت آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولا جائے گا اور امریکی ناکہ بندی ختم کی جائے گی، جس کے بعد ایران پر عائد پابندیاں ختم کرنے کا مرحلہ آئے گا۔ زیرِ غور مسودے کے مطابق آبنائے ہرمز کو ایک الگ معاہدے کے تحت دوبارہ کھولا جائے گا جس پر ایران آبنائے کے دوسری جانب واقع عمان کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ اس میں کسی قسم کا ٹول یا گزرگاہ فیس شامل نہیں ہوگی، جو تہران کی ایک اہم خواہش رہی ہے۔ دونوں حکام نے یہ بھی بتایا کہ ٹرمپ کے عوامی بیانات کے باوجود امریکہ نے موجودہ تجویز کو باضابطہ طور پر مسترد نہیں کیا۔ اس سے یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ صدر ٹرمپ کے بیانات مذاکرات میں دباؤ بڑھانے یا اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی حکمتِ عملی کا حصہ ہو سکتے ہیں۔ ایک اور عہدیدار نے بتایا کہ امریکہ ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے مزید رعایتیں چاہتا ہے، جن میں بین الاقوامی معائنہ کاروں کو ایران میں داخلے کی اجازت دینا بھی شامل ہے۔ جون میں دونوں ملکوں کے درمیان طے پانے والی مفاہمت کی یادداشت، جو چند ہی دنوں میں ناکام ہوگئی تھی، کے تحت ایران کے جوہری پروگرام پر 60 روز کے دوران مذاکرات ہونا تھے۔ تینوں حکام نے پس پردہ جاری سفارتی مذاکرات پر بات کرنے کیلئے اپنی شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط پر معلومات فراہم کیں لیکن وائٹ ہاؤس نے تبصرے کے لیے بھیجی گئی درخواست کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔

غزہ سٹی میں اسرائیل کا فضائی حملہ حماس کے شمالی بریگیڈ کا کمانڈر شہید

غزہ، (ایجنسیاں): غزہ سٹی میں ایک رہائشی عمارت پر اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں حماس کے مسلح ونگ کے شمالی بریگیڈ کے کمانڈر عزالدین البیک شہید ہوگئے ہیں۔ ان کی موت کی تصدیق اسرائیلی وزیر اعظم اور وزیر دفاع نے بھی کی ہے۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق عزالدین البیک نے غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران حماس کی قسام بریگیڈز کے شمالی یونٹ کی کمان سنبھالی تھی۔ فلسطینی ذرائع نے بتایا کہ انہوں نے یہ ذمہ داری احمد الغندور کے بعد سنبھالی تھی۔

رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فضائی حملہ غزہ سٹی میں ایک اپارٹمنٹ پر کیا گیا، جس میں حماس کے کمانڈر کو نشانہ بنایا گیا۔ اسرائیلی قیادت نے حملے کے بعد ان کی ہلاکت کا اعلان کیا، جبکہ فلسطینی ذرائع نے بھی ان کی موت کی تصدیق کی ہے۔ معلوم ہو کہ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملوں کا سلسلہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ حالیہ ہفتوں میں بھی اسرائیلی حملوں میں حماس سے وابستہ متعدد افراد کی اموات کی اطلاعات سامنے آتی رہی ہیں، جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ حماس کی عسکری صلاحیتوں کی بحالی کو روکنے کیلئے کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

خلیج فارس کے تینوں جزائر پر مذاکرات ہرگز قبول نہیں: ایران

یو اے ای کو بے بنیاد دعوے دہرانے کے بجائے ہمسائیگی کے اصولوں اور خطے کی تاریخی وقانونی حقیقتوں کو مدنظر رکھنے کا مشورہ

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی جانب سے خلیج فارس کے جزائر پر کیے گئے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابوموسیٰ، گریٹر تنب اور لیسر تنب ہمیشہ سے ایران کی سرزمین کا ناقابل تنسیخ حصہ رہے ہیں اور رہیں گے اور ان پر ایران کی حاکمیت ناقابل مذاکرات ہے۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ برائے قانونی و بین الاقوامی امور کاظم غریب آبادی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بیان میں کہا کہ اقوام متحدہ کے فورم سے بار بار کیے جانے والے دعوے زمینی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ ان کے مطابق مذکورہ تینوں جزائر ایران کے علاقے کا ناقابلِ تنسیخ حصہ ہیں۔ غریب آبادی نے اماراتی حکام پر زور دیا کہ وہ مبینہ بے بنیاد دعوے دہرانے کے بجائے ہمسائیگی کے اصولوں اور خطے کی تاریخی و قانونی حقیقتوں کو مدنظر رکھیں۔ ان کا بیان ایران کی جانب سے ان جزائر پر اپنے مؤقف کی تازہ ترین توثیق ہے۔ واضح رہے کہ یو اے ای نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تینوں جزائر گریٹر تنب، لیسر تنب اور ابوموسیٰ کو پرامن طریقے سے حل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اماراتی وزیر مملکت خلیفہ شاہین المعر نے کہا کہ یو اے ای براہِ

راست مذاکرات یا اس معاملے کو عالمی عدالت انصاف میں لے جانے کے ذریعے تنازع کے حل کا خواہاں ہے۔ تینوں جزائر آبنائے ہرمز کے قریب واقع ہیں اور ان کی اہم جغرافیائی و تزویراتی حیثیت ہے۔ ایران اور یو اے ای کے درمیان ان جزائر کی ملکیت کا تنازع 1971 سے چلا آرہا ہے، جب برطانیہ کے خطے سے انخلا اور متحدہ عرب امارات کے قیام سے قبل ایرانی فورسز نے ان پر کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ اقوام متحدہ کے ریکارڈ میں ابوموسیٰ سے متعلق 1971 کا ایران اور برطانیہ/ شارجہ کے درمیان معاہدہ بھی موجود ہے۔ یو اے ای کا کہنا ہے کہ ایران نے ان جزائر پر غیر قانونی طور پر قبضہ کیا، جبکہ تہران مسلسل اپنی خودمختاری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ معاملہ دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک دیرینہ تنازع بنا ہوا ہے اور وقتاً فوقتاً اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی فورمز پر دوبارہ سامنے آتا ہے۔

یوگنڈا میں ایک صحافی کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ

فورٹ پورٹل میں روایتی رسومات کیساتھ ہوئی نئے بادشاہ کی تاج پوشی

یوگنڈا میں تورو سلطنت میں سابق ٹی وی صحافی اور نیوز اینکر پرنس ایڈورڈ روکیدی کیجا ناگوما کو نیا بادشاہ منتخب کرلیا گیا ہے۔

انہیں شاہی نام ایڈورڈ روکیدی نیابونگو اول دیا گیا ہے۔ ایڈورڈ کی عمر 56 سال ہے اور وہ طویل عرصے تک یوگنڈا کے سرکاری نشریاتی ادارے میں نیوز اینکر اور ایڈیٹر رہے۔ انہیں شاہی بابیٹو قبیلے کی 21 رکنی کمیٹی نے نئے بادشاہ کے طور پر منتخب کیا۔ وہ سابق بادشاہ اویونیمبا کے کزن ہیں۔ سابق بادشاہ اویونیمبا 27 اگست 2026 کو 34 سال کی عمر میں کینسر کے باعث انتقال کر گئے تھے۔ وہ 1995 میں صرف 3 سال کی عمر میں بادشاہ بنے تھے۔ نئے بادشاہ کی تاج پوشی فورٹ پورٹل میں روایتی رسومات کے ساتھ ہوئی، جن میں روایتی جنگ کی علامتی رسم بھی شامل تھی۔ اویونیمبا کی والدہ ملکہ کیمیگسا اور خاندان کے بعض افراد نے نئے بادشاہ کے انتخاب پر اعتراض کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرحوم بادشاہ نے ایک کم عمر بیٹا چھوڑا تھا اور وصیت میں اسے جانشین قرار دیا گیا تھا۔ تاہم شاہی بابیٹو قبیلے کا کہنا ہے کہ اس مبینہ وارث کو ان کے سامنے باضابطہ طور پر پیش نہیں کیا گیا، اس لیے روایتی طریقہ کار کے تحت ایڈورڈ کا انتخاب کیا گیا۔

عالمی قوانین کے زوال سے دنیا 'ہابسیائی' نظام کی طرف بڑھ سکتی ہے: جے شنکر

ہندوستان اور چین کے تعلقات پہلے کے مقابلے 'بہتر' ہیں اور سرحدی کشیدگی میں کمی کے ساتھ تعلقات معمول کی طرف بڑھ رہے ہیں

نیویارک، (ایجنسیاں): ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے خبردار کیا ہے کہ عالمی قوانین کے زوال اور دوطرفہ معاہدوں پر بڑھتے زور سے دنیا زیادہ مسابقتی اور ممکنہ طور پر 'ہابسیائی' نظام کی طرف بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بدلتے عالمی حالات میں اپنی شراکت داریوں کو متنوع بنا کر اور اسٹریٹجک مفادات کا تحفظ کر کے آگے بڑھے گا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ایشیا سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے جے شنکر نے کہا کہ بین الاقوامی نظام بنیادی تبدیلی سے گزر رہا ہے اور ممالک اب اپنے قومی مفادات کی واضح ترجیحات کے مطابق نئے معاہدے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی قوانین بالخصوص اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں ایک طویل عرصے سے کمزور ہوئے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے دو طرفہ تجارتی معاہدوں پر بڑھتا زور کثیر الجہتی تجارتی نظام کے سابقہ مفروضوں کو چیلنج کر رہا ہے۔ جے شنکر نے کہا کہ بڑی طاقتوں کے تنازعات کا خمیازہ بعض اوقات ان ممالک کو بھی بھگتنا پڑتا ہے جن کا ان مسائل کو پیدا کرنے میں کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق موجودہ عالمی نظام زیادہ مسابقتی اور مشکل ضرور ہوگا، تاہم ممالک کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ استحکام برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان امریکہ، یورپ، جاپان، چین، روس، خلیجی ممالک، آسیان اور عالمی جنوب کے ممالک کے ساتھ متوازن تعلقات برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے اسے "پورٹ فولیو مینجمنٹ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ شراکت داریوں میں

تنوع عالمی غیر یقینی کے مقابلے میں زیادہ استحکام فراہم کر سکتا ہے۔ جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان اور چین کے تعلقات چند سال پہلے کے مقابلے میں 'بہتر' ہیں اور سرحدی کشیدگی میں کمی کے ساتھ تعلقات معمول کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کی صورت حال تعلقات کی صورت حال کا تعین کرتی ہے۔ آپ سرحد پر کشیدگی برقرار رکھتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعلقات معمول کے مطابق ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان طویل کشیدگی کسی کے مفاد میں نہیں اور اس سے تیسرے فریق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

جاپان کے ساتھ تعاون میں توسیع

جے شنکر نے ہندوستان۔جاپان تعلقات میں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی کمپنیاں سپلائی چین میں تنوع کے لیے ہندوستان میں سرمایہ کاری بڑھا رہی ہیں، خصوصاً سیمی کنڈکٹرز اور جدید مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں۔

انتخابات کو غیر ملکی خطرات سے بچانے کیلئے امریکی دفاعی اداروں کو ہدایات جاری

محکمہ جنگ انتخابی بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کیلئے حکومت کی وسیع تر مشترکہ کوششوں میں اپنا کردار ادا کرے گا: وزیر جنگ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی وزیر جنگ پیٹ ہیگستھ نے محکمہ جنگ کو ہدایت دی ہے کہ وہ ملک میں 2026 کے انتخابات کو غیر ملکی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی انٹیلی جنس اور سائبر صلاحیتوں کو متحرک کرے۔ اس مقصد کے تحت امریکی سائبر کمانڈ اور دفاعی انٹیلی جنس اداروں کو ممکنہ انتخابی مداخلت کی نشاندہی اور اسے ناکام بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ہیگستھ نے ایک یادداشت میں امریکی سائبر کمانڈ اور محکمے کی جنگی معاونت کرنے والی ایجنسیوں کے سربراہوں کو ہدایت دی کہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ جنگ کی انٹیلی جنس اور سائبر صلاحیتوں کے استعمال کو ترجیح دی جائے کہ غیر ملکی عناصر ہمارے جمہوری نظام میں مداخلت نہ کر سکیں۔ ہدایت کے تحت دفاعی انٹیلی جنس اداروں کو انتخابات کیلئے غیر ملکی خطرات سے متعلق انٹیلی جنس جمع کرنے اور اس کا تجزیہ مزید تیز کرنے کا کہا گیا ہے، جبکہ امریکی سائبر کمانڈ کو محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کیساتھ رابطہ کرتے ہوئے انتخابی عمل کو نشانہ بنانے والے ممکنہ سائبر خطرات سے نمٹنے کیلئے اپنی موجودہ قانونی اختیارات اور

صلاحیتیں استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یادداشت میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا تحفظ ایک 'ناکامی سے پاک مشن' قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ محکمہ جنگ انتخابی بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کیلئے حکومت کی وسیع تر مشترکہ کوششوں میں اپنا کردار ادا کرے گا۔ ہیگستھ نے یادداشت میں کہا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کی ہماری قوم کی صلاحیت ہماری جمہوریت کا ایک مضبوط اصول ہے۔ اس صلاحیت کو یقینی بنانا اور اس کا تحفظ کرنا ناکامی سے پاک مشن ہے اور محکمہ جنگ حکومت کی اس مشترکہ کوشش میں اپنا کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے دفاعی انٹیلی جنس اداروں کو مزید ہدایت دی کہ انتخابی بنیادی ڈھانچے کو غیر ملکی اثر و رسوخ سے محفوظ رکھنے اور ووٹروں کو 'غیر ملکی دھمکی، دباؤ یا خوف' کے بغیر اپنا ووٹ ڈالنے کے قابل بنانے کیلئے 'ہر مجاز ذریعے، صلاحیت اور شراکت داری کو متحرک' کیا جائے۔ ہیگستھ نے کہا کہ امریکہ میں عوام حکمرانی کرتے ہیں اور ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ان کی آواز خود مختار، محفوظ اور مکمل طور پر غیر متاثر رہے۔ پینٹاگون کے چیف ترجمان شان پارنیل نے کہا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات 'ہماری جمہوریہ کی بنیاد' ہیں اور محکمہ وفاقی، ریاستی اور مقامی شراکت داروں کیساتھ مل کر ووٹنگ کے نظام کے تحفظ کے لیے کام کرے گا۔

نیپال میں شدید بارشوں کے باعث سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ، 21 افراد ہلاک

47 خاندانوں کے کم از کم 1500 افراد بے گھر، مجموعی طور پر 179 مکانات مکمل طور پر تباہ اور 26 کو جزوی نقصان

کھٹمنڈو، (یو این آئی) نیپال کے مغربی اور جنوب وسطی علاقوں میں مسلسل شدید بارشوں کے نتیجے میں سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور زیر آب آنے کے واقعات میں کم از کم 21 افراد ہلاک اور 1500 سے زائد بے گھر ہو گئے ہیں، جبکہ سیکڑوں مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ہلاکتیں باگ لونگ، پلپا، میاگدی اور دھنوشا اضلاع میں رپورٹ ہوئی ہیں۔ گنڈکی صوبہ پولیس دفتر کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق صوبے بھر میں بارش سے متعلق واقعات میں 11 افراد ہلاک، چار زخمی اور چار لاپتہ ہیں۔ باگ لونگ، پربت، منانگ، نوال پرسی ایسٹ، چتوان، پلپا اور دھنوشا سمیت متعدد اضلاع سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور پانی بھر جانے سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ پولیس کے مطابق 747 خاندانوں کے کم از کم 1500 افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر 179 مکانات مکمل طور پر تباہ اور 26 کو جزوی نقصان پہنچا ہے، جبکہ مزید 270 مکانات کو خطرہ لاحق ہے۔ گنڈکی صوبہ پولیس دفتر کے اطلاعاتی افسر کرشنا پرساد کوئرالا نے کہا کہ نقصانات کی تفصیلات ابھی جمع کی جا رہی ہیں۔ قدرتی آفات کے باعث 12 مویشیوں کے باڑے مکمل طور پر تباہ اور ایک کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ چھ پل مکمل طور پر تباہ اور دو کو جزوی نقصان پہنچا، جبکہ کم از کم 44 مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔ 3 سرکاری دفاتر مکمل طور پر تباہ، تین کو جزوی نقصان پہنچا اور مزید نو دفاتر کو خطرہ لاحق ہے۔ 3 دو پہیہ اور 15 4 پہیہ گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ کئی علاقوں میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث سڑک اور ٹرانسپورٹ کا نظام متاثر ہوا ہے۔ دی کٹھمنڈو پوسٹ کے مطابق گنڈکی صوبے میں باگ لونگ سب سے زیادہ جانی نقصان والا ضلع رہا، جہاں 10 افراد ہلاک اور ایک لاپتہ ہے۔ 23 مکانات مکمل طور پر تباہ اور چار کو خطرہ لاحق ہے۔ 23 مویشی ہلاک ہوئے جبکہ 26 خاندانوں کے 80 افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ تین سرکاری دفاتر کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ پربت ضلع میں بڑے پیمانے پر نقصان اور لوگوں کی نقل مکانی ہوئی ہے، خاص طور پر کالی گنڈکی دریا کے کنارے کے علاقوں میں۔ پولیس کے مطابق کالی گنڈکی میں سیلاب سے 106 مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

پینٹاگون کے ذاتی ڈیٹا مرکز میں ہیکروں کی نقب زنی، 30 لاکھ سے زیادہ ملازمین کا ذاتی ڈیٹا چوری

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکہ میں ہیکروں نے پینٹاگون کے 30 لاکھ سے زیادہ موجودہ اور سابق ملازمین کا خفیہ ڈیٹا چوری کر لیا ہے، جس

میں ان کے سوشل سکیورٹی نمبر اور ملازمت سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ ملٹری ٹائمز اخبار نے گزشتہ ہفتے محکمہ کے ذاتی ڈیٹا مرکز میں نقب زنی کی اطلاع دی تھی۔ یہ نقب زنی اکتوبر 2025 اور جولائی 2026 کے درمیان ہوئی۔ افسر نے کہا کہ اس نقب زنی سے 27 لاکھ 60 ہزار زندہ افراد اور 294000 مردہ افراد متاثر ہوئے۔ نشریاتی ادارے نے بتایا کہ سامنے آنے والی معلومات کا پیمانہ اور حساسیت قومی سلامتی کی تشویش میں اضافہ کر سکتی ہے، خاص طور پر اس لیے کہ ڈیٹا میں فوجی اور غیر فوجی ملازمین کے عہدوں کے بارے میں معلومات تھیں۔ نیٹ ورک کے ذرائع کے مطابق مجرم ایف بی آئی ملازمین کی ذاتی معلومات جاری کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ایجنسی کو معلوم ہوا کہ سرکاری ملازمت کے اشتہارات کے آن لائن مرکز میں سکیورٹی کے مناسب طریقے موجود نہیں تھے۔ اطلاعات کے مطابق ایف بی آئی نے ان لوگوں کو خبردار کیا ہے جو ڈیٹا چوری سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ ملازمین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مشتبہ کالوں کا جواب نہ دیں یا ذرائع ابلاغ سے بات نہ کریں۔ اشاعت کے مطابق پینٹاگون ابھی 6 کروڑ سے زیادہ موجودہ اور سابق ملازمین کے ذاتی ریکارڈ رکھتا ہے۔

مسجد اقصی پر دھاوے محض تعداد تک محدود نہیں بلکہ ایک نئے دینی اور سیاسی بیانیے کی مسلط کردہ شکل ہیں: عکرمہ

غزہ: مسجد اقصی کے خطیب شیخ عکرمہ صبری نے کہا ہے کہ یہودی تعطیلات کے دوران دھاووں میں اضافہ مسجد پر ہونے والے حملوں کی نوعیت میں ایک انتہائی خطرناک تبدیلی کو چھپائے ہوئے ہے، جس میں علانیہ رسومات کی توسیع اور صیہونی عہدیداروں کی اس میں شمولیت شامل ہے اور اس کا مقصد ان طریقوں کو جو کبھی محدود تھے ایک ایسے انجام کار میں بدلنا ہے جس کی حفاظت قابض پولیس کرتی ہے۔

شیخ صبری نے اخباری بیانات میں واضح کیا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی سنگینی کا اندازہ صرف دھاوا بولنے والوں کی تعداد سے نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ ان دھاووں کے ساتھ کی جانے والی اجتماعی عبادتوں، مذہبی علامات اور مواد کے داخلے، اور سرکاری سیاسی سرپرستی میں صحنوں کے اندر نئی عبادات مسلط کرنے کی کوششوں سے لگایا جاتا ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اصل خطرہ اکیلے دھاوے کے منظر میں نہیں پنہاں، بلکہ اس کے پس منظر میں ہے" کیونکہ ہر نئی رسم جس کی اجازت دی جاتی ہے، ہر قدم جسے پاس کیا جاتا ہے اور ہر قابض اسرائیلی عہدیدار جو مسجد میں داخل ہو کر اس میں اپنی عبادات انجام دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ اس کا ارادہ ایک استثنا سے لے کر ایک طے شدہ حقیقت میں تبدیل ہونے کا ہوتا ہے۔"

شیخ صبری کی رائے میں حالیہ برسوں کے دوران یہودی تہوار حملوں کو تیز کرنے کے سیزن بن چکے ہیں، جن کے دوران قابض دشمن دھاووں کے اعادہ سے آگے بڑھ کر مسجد کے اندر ایک نیا دینی اور سیاسی واقعہ مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے، جو روزمرہ کے منظر میں ان حرکات کے تسلسل اور ان کے ظہور کے عادی ہو جانے سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

مسجد اقصی کے خطیب کا ماننا ہے کہ دھاووں میں وزراء اور صیہونی عہدیداروں کی شرکت ان کی ذاتی موجودگی سے بالاتر ایک معنی رکھتی ہے، کیونکہ یہ ان طریقوں کو جو آباد کار گروہ چلاتے ہیں حکومت کے اندر سے ایک سرپرستی عطا کرتی ہے، ان گروہوں کی سرگرمیوں اور قابض دشمن کی سرکاری پالیسیوں کے درمیان باہمی ربط کو بے نقاب کرتی ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عبادات، علانیہ رسومات اور نام نہاد "نباتاتی قربانیاں" لانا کوئی الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک ایسے راستے کی کڑیاں ہیں جس کا ہدف مسجد کی شناخت اور اس کے دینی و تاریخی واقعے کو بدلنا ہے، اور انہوں نے اشارہ کیا کہ جب محدود طریقے پولیس کی حفاظت میں نافذ ہونے والے منظم افعال میں بدل جاتے ہیں تو خطرہ دوگنا ہو جاتا ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسجد اقصی اپنے کل رقبے جو کہ 144 دونم پر پھیلا ہوا ہے، مسلمانوں کے لیے ایک خالص اسلامی مسجد ہے، اور اس میں نئی عبادات مسلط کرنا اس کی شناخت کو تبدیل نہیں کرتا، اور انہوں نے ان کوششوں کو زمانی اور مکانی تقسیم مسلط کرنے کی طرف ایک پیش قدمی قرار دیا۔

شیخ صبری کے یہ بیانات کل بروز پیر صبح اور شام کے دونوں ادوار میں 1792 یہودی آباد کاروں کی طرف سے وزیر برائے قومی سلامتی انتہا پسند ایتمار بن گویر کی شرکت کے ساتھ مسجد پر دھاوا بولنے اور القدس گورنری کے اعداد و شمار کے مطابق عبادت گزاروں کے داخلے اور ان کی نقل و حرکت پر سخت پابندیوں کے ساتھ علانیہ رسومات کے نفاذ کے بعد سامنے آئے ہیں۔

اس سے قبل اتوار کے روز 1500 یہودی آباد کاروں نے الاقصی پر دھاوا بولا تھا اور "نباتاتی قربانیاں" اندر داخل کیں اور باب القطانین کے قریب عبادات ادا کیں، جبکہ قابض افواج نے مسجد کی طرف جانے والے بازار میں دکانوں کے مالکان کو انہیں بند کرنے پر مجبور کیا، تاکہ دھاووں کے اثرات مکینوں کے روزگار اور ان کی روزمرہ زندگی تک پھیل جائیں۔ شیخ صبری نے مسجد کے ساتھ سیاسی اور انتخابی مقابلے کے میدان کے طور پر پیش آنے کے خلاف خبردار کیا، جس میں ہر فریق سابقہ حدود کو پار کرنے اور اضافی طریقے مسلط کرنے کی اپنی صلاحیت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ حملے کی سطح کو ایک سیزن سے دوسرے سیزن تک بلند کیا جا سکے۔

انہوں نے کہا کہ "جو کچھ سرگوشی میں ہوتا تھا اب کھلے عام ہونے لگا ہے، جو چیز روکی جاتی تھی اب اس کی حفاظت کی جاتی ہے، اور جو کام چھوٹے گروہ کرتے تھے اب اس میں سیاسی عہدیدار حصہ لے رہے ہیں۔"

اس راستے کے مقابلے میں، انہوں نے قدس اور الاقصی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں خاموشی اور میڈیا کی پردہ پوشی کو توڑنے کی دعوت دی، اور اس بات سے خبردار کیا کہ کوریج کو دھاوا بولنے والوں کی تعداد یا الگ تھلگ مناظر تک محدود کرنا اس نوعیت کی تبدیلیوں کو چھپا لیتا ہے جو مسجد کے اندر بتدریج مسلط کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آج قدس کو ایک ایسے میڈیا کی آواز کی ضرورت ہے جو کبھی نہ رکے، نہ کہ کسی عارضی کوریج کی جو کسی دھاوے کی تصویر یا بریکنگ نیوز سے جڑی ہو، "کیونکہ جب میڈیا ہونے والی تفصیلات پر خاموش ہو جاتا ہے، تو چھوٹی خلاف ورزیاں بڑے حقائق میں بدل جاتی ہیں"، ان کے بقول۔

انہوں نے میڈیا اداروں، دینی اور انسانی حقوق کے اداروں، صحافیوں اور کارکنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قدس کو توجہ کے مرکز میں رکھیں، طریقوں کی دستاویز بندی کریں اور ان کے معانی کی تشریح کریں، اور اس بات سے خبردار کیا کہ اہداف کو بے نقاب کیے بغیر مناظر کا اعادہ قابض دشمن کو انہیں مسجد کے معروف واقعے کے ایک مانوس حصے کے طور پر پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

سنہ 2026ء کے آغاز سے اب تک یہودی آبادکاروں کی 2200 سے زائد خلاف ورزیاں

غزہ: فلسطینی انفارمیشن سینٹر 'معطی' نے مقبوضہ غرب اردن کے وسط میں واقع رام اللہ اور البیرہ گورنری میں سنہ 2026ء کے آغاز سے اب تک یہودی آبادکاروں کی طرف سے کی جانے والی 2200 سے زائد خلاف ورزیوں اور حملوں کو ریکارڈ کیا ہے، جو فلسطینیوں، ان کی املاک اور زرعی اراضی کو نشانہ بنانے والے حملوں، غاصبانہ بستیوں کی تعمیر اور دھاووں میں اضافے کے سائے میں سامنے آئے ہیں۔ سینٹر کے اعداد و شمار کے مطابق ان خلاف ورزیوں میں قتل کے 12 واقعات اور 87 زخموں کے علاوہ 864 حملے اور غنڈہ گردی کے واقعات، بستیوں کی توسیع کی 433 سرگرمیاں اور 241 دھاوے شامل ہیں۔

حملے منظر نامے پر حاوی

درج شدہ خلاف ورزیوں کی فہرست میں حملے اور غنڈہ گردی کے واقعات 864 کیسز کے ساتھ سرفہرست رہے، جن میں فلسطینیوں اور ان کی املاک کو نشانہ بنانے والے براہ راست حملے بھی شامل ہیں، جبکہ بستیوں کی توسیع کی سرگرمیاں 433 کیسز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہیں، جو گورنری میں بستیوں کی توسیع کی رفتار جاری رہنے کی علامت ہے۔ اعداد و شمار میں 241 دھاوے بھی درج کیے گئے، جن کے ساتھ ساتھ چوری کے 138 واقعات، آتش زنی کے 106 آپریشنز، ناکہ بندی کے 86 کیسز، اور اس کے علاوہ اراضی اور زرعی املاک کو نشانہ بنانے والے درجنوں حملے بھی شامل ہیں۔

زمینوں اور املاک کو نشانہ بنانا

ان خلاف ورزیوں میں زرعی املاک اور تنصیبات کی توڑ پھوڑ کے 131 آپریشنز، فائرنگ کے 50 حادثات، فصلیں اکھاڑنے اور تلف کرنے کے 48 واقعات بھی شامل ہیں، جبکہ 4 حملوں نے مقدسات کو نشانہ بنایا۔

یہ اعداد و شمار رام اللہ اور البیرہ گورنری میں یہودی آبادکاروں کے حملوں کے دائرہ کار کے پھیلاؤ کو آشکار کرتے ہیں، جو صرف فلسطینیوں پر جسمانی حملوں تک محدود نہیں رہے، بلکہ املاک، گاڑیوں، زرعی اراضی، فصلوں اور تنصیبات تک پھیل گئے ہیں، جو کہ بستیوں کی توسیع کی سرگرمیوں اور دھاووں کے تسلسل کے ساتھ جاری ہیں۔ یہ اعداد و شمار ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب غرب اردن کے مختلف علاقے یہودی آباد کاروں کے حملوں میں شدت دیکھ رہے ہیں، جن میں شہریوں پر حملہ کرنا، املاک کو نذر آتش کرنا، راستے بند کرنا اور سخت اسرائیلی فوجی اقدامات کے سائے میں زرعی اراضی کو نشانہ بنانا شامل ہے۔

استنبول میں منعقدہ فلسطینی اجتماع کا براہ راست انتخابات اور قومی نمائندگی کی تجدید کا مطالبہ

انقرہ: ترکیہ کے شہر استنبول میں ہفتہ 26 ستمبر سنہ 2026ء کو ہنگامی فلسطینی قومی اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوگئی، جس کا اہتمام فلسطینی عوامی عمل کی قومی اتھارٹی نے ترکیہ کے فلسطینیوں کی کانفرنس کی شراکت سے کیا تھا اور منظم کرنے والے ادارے کی طرف سے جاری کردہ سرکاری رپورٹ کے مطابق اس میں وطن اور ڈائسپورا سے 350 سے زائد فلسطینی شخصیات نے شرکت کی۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس اجلاس میں 17 سے زائد ممالک سے 216 افراد نے شرکت کی، جبکہ 162 افراد نے زوم پلیٹ فارم کے ذریعے حصہ لیا، اس طرح تکرار کے بغیر شرکا کا شمار کیا جائے تو نمائندگی کا دائرہ دنیا بھر کے 30 سے زائد ممالک تک پھیل گیا۔

اس اجتماع میں شخصیات، کارکنان اور فلسطینی اداروں اور کمیونٹیز کے نمائندے جمع ہوئے اور انہوں نے فلسطینی قومی نمائندگی، آرگنائزیشن فار لبریشن آف فلسطین کے کردار، عوامی شرکت کو وسعت دینے کے ذرائع اور انتخابات کے ساتھ ساتھ قومی اداروں کی ازسرنو تعمیر کے معاملے پر غور کیا۔

براہ راست انتخابات کا مطالبہ

اپنی کارروائی کے اختتام پر شرکا نے ایک سیاسی اعلامیہ جاری کیا جس میں براہ راست، آزادانہ اور شفاف انتخابی نظام کے ذریعے فلسطینی نمائندہ اداروں کی قانونی حیثیت کی تجدید کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

اعلامیے میں فلسطینی عوام کی نمائندگی میں اس عمل کو مسترد کیا گیا جسے "اخراج، حاشیہ برداری اور انتخابی تقرری" قرار دیا گیا اور یہ مؤقف اپنایا گیا کہ فلسطینی نیشنل کونسل کے اراکین کا انتخاب عوامی مرضی اور آزادانہ انتخابات پر مبنی ہونا چاہیے۔

اعلامیے کے متن کے مطابق شرکا نے تمام فلسطینی قوتوں، دھڑوں، شخصیات اور اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کارروائیوں میں حصہ نہ لیں جنہیں "انتخابی تقرری" کہا گیا ہے، اور نہ ہی ان کے لیے کوئی قومی احاطہ فراہم کریں۔

اعلامیے میں آرگنائزیشن فار لبریشن آف فلسطین کی قیادت سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ "راستے کی اصلاح" کرے اور تنظیم کی ازسرنو تعمیر اور اس کی نمائندہ قانونی حیثیت کی تجدید کے لیے راستہ کھولے، اس کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کے جامع قومی فریم ورک کے طور پر اس کے مقام کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔

"میری آواز میرا فیصلہ۔ تقرری نامنظور"

اجتماع کے نمایاں ترین نتائج میں "میری آواز میرا فیصلہ۔ تقرری نامنظور" مہم کو اپنانا بھی شامل تھا جسے فلسطینی ریٹرن سینٹر نے شروع کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق اس کا مقصد وطن اور ڈائسپورا کے فلسطینیوں کے دستخطوں کو ایک ایسے دستاویز پر اکٹھا کرنا ہے جو اپنے نمائندوں کے انتخاب میں حصہ لینے کے ان کے حق کی تصدیق کرتی ہے، قومی نمائندگی کے عمل میں تقرری، اخراج اور حاشیہ برداری کو مسترد کرتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس مہم کا مقصد فلسطینیوں کے نمائندوں کے انتخاب میں عوامی شرکت کے اصول کی توثیق کرنا ہے، جو قومی اداروں کی قانونی حیثیت کی تجدید کے مطالبات کے فریم ورک کے اندر ہے۔

"ڈیجیٹل فلسطین" اور فلسطینیوں کے لیے انتخابی رجسٹر

اجتماع نے "ڈیجیٹل فلسطین" کے اقدام کو اپنانے کا بھی اعلان کیا، اسے عوامی شرکت اور قومی تنظیم کے آلات کو فروغ دینے کے ایک راستے کے طور پر دیکھا گیا۔

رپورٹ کے مطابق یہ اقدام وطن اور ڈائسپورا میں فلسطینیوں کی عام رجسٹریشن کے لیے ایک گورننس پلیٹ فارم قائم کرنے کی تجویز سے جڑا ہوا ہے، جو ایک ایسی قومی ڈیٹا بیس کی تعمیر کو ممکن بنا سکے جو فلسطینی ووٹر لسٹ کے قیام کی طرف ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

یہ نتائج فلسطینی میدان کے اندر قومی نمائندگی کی تجدید، عوامی شرکت کو وسعت دینے، اور انتخابی بنیادوں پر نمائندہ اداروں کی ازسرنو تعمیر کے طریقہ کار کے بارے میں جاری وسیع تر بحثوں کے فریم ورک کے اندر سامنے آئے ہیں۔

قابض اسرائیل کی اسپیشل فورس کا رام اللہ کے شمال میں ایک نوجوان پر حملہ، زخمی کرنے کے بعد اغوا کر لیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی ایک خصوصی فورس نے رام اللہ کے شمال میں واقع سنجل کے قریب قائم ایک فارم پر دھاوا بول کر ایک فلسطینی نوجوان کو گولی مار کر زخمی کر دیا اور پھر اسے گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا، جبکہ اسی دوران گورنری کے کئی قصبات اور دیہات بھی عسکری دھاوا باری اور حملوں کی زد میں رہے۔ بلدیہ سنجل نے بتایا کہ قابض فوج کی ایک اسپیشل فورس نے فارم پر دھاوا بولا اور نوجوان اشرف پر فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں وہ پاؤں میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا، اور پھر قابض فورس نے اسے حراست میں لے کر نامعلوم مقام کی طرف منتقل کر دیا۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر، قابض افواج نے رام اللہ کے مشرق میں واقع قصبہ سلواد اور گورنری کے شمال مشرق میں واقع قریہ المغیر پر دھاوا بولا، جبکہ قریہ کے دروازے پر ایک خاتون کو حراست میں لے لیا گیا، تاہم اس حراست کی مدت یا اس کی وجوہات کا فوری طور پر علم نہیں ہو سکا۔

اسی طرح قابض افواج نے رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع قصبہ بیت ریما میں زمینوں کو ہموار کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، اور علاقے میں زرعی اراضی اور شہریوں کی املاک پر حملے بدستور جاری رہے۔

اس کے ساتھ ہی یہودی آبادکاروں کے گروہوں نے رام اللہ کے شمال میں واقع قریہ اُم صفا کی زمینوں پر جمع ہونا شروع کر دیا، جس سے مکینوں میں نئے حملے کیے جانے یا مزید اراضی پر قبضہ کرنے کے خدشات پائے جاتے ہیں۔ رام اللہ اور البیرہ گورنری کو قابض افواج اور یہودی آبادکاروں کی طرف سے مسلسل کشیدگی کا سامنا ہے، جس میں دھاوے، فائرنگ، گرفتاریاں، زمینوں کو ہموار کرنا اور شہریوں اور ان کی املاک پر حملے شامل ہیں۔

وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن نے دستاویزی ثبوت کے ساتھ بتایا ہے کہ گزشتہ اگست کے دوران قابض افواج اور یہودی آباد کاروں کے گروہوں نے مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں 2030 حملے کیے، جن میں 1402 حملے قابض افواج نے جبکہ 628 حملے یہودی آبادکاروں نے کیے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

جے شنکر کی دوٹوک پن

ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں دہشت گردی کے خلاف اپنی زیرو ٹالرنس کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کو معمولی واقعات کے طور پر پیش کرنے کی کوششوں کو قبول نہیں کیا جاسکتا اور ہندوستان اپنے دفاع کے حق کا استعمال کرے گا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا کہ دنیا ایک کثیر قطبی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے اور عالمی اداروں میں وسیع تر شرکت کے لیے اصلاحات پر مبنی کثیرالجہتی کی ضرورت تیزی سے ضروری ہوتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی حمایت کرنے والی حکومتوں کا احتساب ہونا چاہیے اور دہشت گردی کے مالی ذرائع کو بےنقاب اور روکنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی اور دوستی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے اور دہشت گردی پر مبنی مفاہمت کو قدرتی طور پر چیلنج کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر خارجہ کے اس بیان کو پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے بیان کے ردعمل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ درحقیقت، جے شنکر کے خطاب سے ایک دن قبل جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے، پاکستانی وزیر اعظم نے نہ صرف کشمیر کے بارے میں مضحکہ خیز ریمارکس کیے بلکہ ہندوستان کو عملی طور پر متنبہ کیا کہ ان کا ملک دریائے سندھ کے پانی کو روکنے یا موڑنے کی کسی بھی کارروائی کو جنگی کارروائی تصور کرے گا۔ قابل ذکر ہے کہ بھارت نے پاکستان کی جانب سے سرحد پار دہشت گردی کو فروغ دینے کے جواب میں سندھ طاس معاہدہ معطل کردیا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ بھارت کو دھمکیاں دیتے ہوئے شہباز شریف یہ بھول گئے کہ بھارت سے ہر جنگ میں پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کشمیر کے حوالے سے شہباز شریف کو معلوم ہونا چاہیے کہ انہوں نے کئی بار چین کی مدد سے یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھانے کی کوشش کی لیکن ہر بار ناکام رہے۔ مزید برآں پاکستانی وزیر اعظم کی جانب سے اپنے خطاب میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تعریف اور ان کے اپنے فیلڈ مارشل عاصم منیر نے ان کے اپنے موقف پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا۔ پاکستانی حکمرانوں کا یہ رویہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ان کا ملک معاشی بحران کے دور سے گزر رہا ہے۔ وہاں کے لوگ مہنگائی سے ناراض ہیں۔ دریں اثنا، پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) سے بلوچستان اور افغانستان کے سرحدی علاقوں تک بغاوت کی صورتحال ہے۔ بہرحال پاکستانی حکمرانوں نے ملکی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے ہمیشہ بھارت کے خلاف بیان بازی کا سہارا لیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ دنیا اب ان کی حرکتوں سے واقف ہے اور ان کے دلائل پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔ اگرچہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ چین اور امریکہ جیسے ممالک پاکستان کی حمایت کرتے رہے ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ پاکستان کو اپنے تزویراتی مفادات کے لیے استعمال کرتے رہیں گے، لیکن وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ بھارت اپنے مفادات پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ ہندوستان نے بین الاقوامی فورموں میں اس کو مسلسل برقرار رکھا ہے اور وزیر خارجہ جے شنکر نے ایک بار پھر دنیا کے سامنے واضح طور پر کہا ہے کہ ہندوستان اپنے دفاع کے حق کا استعمال کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ پاکستانی حکمران جتنی جلدی اس بات کو سمجھیں گے اتنا ہی پاکستان اور پورے براعظم کے لیے بہتر ہوگا۔

غزل

ہارون بارہ بنکوی

پرکشش ہوتی ہے ہر بات ہی میخانوں کی
جام و مینا کی ہو ساقی کی ہو پیمانوں کی

شمع کی آگ میں جل جاتے ہیں مرجاتے ہیں
جاں نثاری کوئی دیکھے ذرا پروانوں کی

پھر تو رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں وہاں
جن گھروں میں لگی تصویر ہو بت خانوں کی

یہ ترا حسن، سراپا یہ نشیلی آنکھیں
جان لینے کو ہیں کافی ترے دیوانوں کی

تین سو تیرہ جو بھاری تھے کفاروں پر
یہ جواں مردی تھی اولیٰ کے مسلمانوں کی

حسن کو دیکھنے یہ تیرے اُمڈ آتی ہے
بھیڑ ہے آج تری بزم میں دیوانوں کی

بارش ابر کرم ہو مرے مولا اب تو
پیاسی آنکھیں ہیں لگی تجھ پہ ہی دہقانوں کی

حصول علم کی فضیلت اور عالمی علمی مراکز کے کردار

ڈاکٹر شجاعت حسین

قرآن کریم کے 114 سورہ، 6236 آیتیں اور 78 ہزار الفاظ میں سب سے پہلا لفظ جو خالق کائنات نے اپنے حبیبؐ کے قلب اقدس پر نازل فرمایا وہ ''اقراء'' ہے، یعنی پڑھیے۔ قرآن حکیم کی آیتوں میں سب سے پہلے جو پانچ آیتیں نازل فرمائی گئیں ان سے بھی قلم کی اہمیت، عظمت وفضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ علم کی فضیلت وعظمت، ترغیب وتاکید مذہب اسلام میں بلیغ ودل آویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ تعلیم وتربیت، درس وتدریس تو گویا اس دین برحق کا جز و لاینفک ہو۔ آپ اپنی امتی کو ہمیشہ حصول علم کی رغبت اور تلقین فرماتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حصول علم کی اپنی بارگاہ اقدس میں فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور پروردگار عالم سمیع البصیر کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔''

رحیم وکریم کی بارگاہ میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رب العزت نے اپنے محبوب مکرمؐ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو یہ دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ''رب زدنی علما'' ہم لوگوں کے علم میں اضافہ فرما!

اگر ہم 35 ہجری سے 1448 ہجری یعنی اب تک یورپ، امریکہ اور ایشیا کے حلقہ سائنسی دنیا کی تاریخ کا مطالعہ وتحقیق کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ 1400 صدی پہلے یعنی ظہور اسلام کے فوراً بعد پیغمبر اسلام ختمی المرتبت کے خاندان رسالت میں علوم سائنس کس طرح پہنچے۔ 90 ہجری میں مدینہ منورہ سے محض پانچ میل کی دوری پر امام جعفر الصادق علیہ السلام نے ایک حوزہ تعمیر کیا تھا جو دنیا کی پہلی سائنس یونیورسٹی ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ اس یونیورسٹی کا ایک طالب علم، جابر بن حیان کوفی نے کیمیا اور طبیعیات پر رسالے لکھے۔

علیاً ولی اللہ، حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے فرزندوں نے سائنس پر ایسے ایسے انکشافات کئے کہ دنیا میں کوئی نہ کرسکا۔ یہ سب کمالات وتحقیق کی بنیاد ومشاہدہ کرنے کے بعد یہود ونصاریٰ کے سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ کے پاس آسمانی علوم بھیجے گئے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے تصدیق ہوتا ہے ''میں شہر علم ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں۔''

حضرت علی علیہ السلام نے اعلان کیا تھا ''سلونی سلونی'' آسمان وزمین کے بارے میں جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ دانشوران عرب نے زمین سے شمس وقمر کا فاصلہ دریافت کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے جو فاصلہ بتایا تھا وہ آج صحیح ثابت ہوا۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حضرت علی علیہ السلام ہی اسلام کے پہلے ادیب، پہلے شاعر اور پہلے خطیب تھے۔ ہمارے سامنے نہج البلاغہ وصحیفہ سجادیہ ہیں۔ فصاحت وبلاغت، علم وعمل کا شاہکار ہیں۔

تاریخی اوراق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کوفہ تشریف لائے تو 'مسجد بزرگ، کوفہ میں درس دینے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ شہزادی حیدر کرار، شیر خدا ومولا مشکل کشاء، زینب سلام اللہ علیہا نے بھی کوفہ کی خواتین کے لیے درس گاہ قائم کی تھی جہاں وہ علوم محمد آل محمد کی اشاعت فرماتی تھیں۔ اسلامی دنیا کے یہی دو مدرسے تھے جو سب سے پہلے کوفہ، عراق میں قائم ہوئے۔ اس کے بعد امام رضا علیہ السلام نے قم المقدسہ حوزہ علمیہ، شیخ طوسی نے پہلے بغداد اور جب ان کے ذاتی کتب خانے 447 ہجری میں نذر آتش کے شکار ہوئے تب نجف اشرف میں منتقل کیا اور فاطمی حکمران، المعزالدین نے جامع الازہر (قاہرہ) قائم کیں۔ اس کے بعد ملت جعفریہ کے علمی مراکز قائم کرنے کا سلسلہ شروع ہوا جس میں کچھ اہم مراکز کی بنیاد، آغاز اور اہمیت کے حوالے سے قارئین کرام کے علم میں اضافے کے لیے تحریر کئے جارہے ہیں۔

عام طور پر لوگ آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی پر مضمون تحریر کر شادمانی، فخر ومباحات محسوس کرتے ہیں لیکن میں حوزہ علمیہ، نجف اشرف پر تحریر کر پروردگار عالم کے جود وکرم کا شکرگزار ہوں اور اس کے بارگاہ اقدس میں لاتعداد بار اپنا سرخم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ پروردگار اپنی جود وکرم سے ہم لوگوں کے علم میں اضافہ فرمائے!

نجف اشرف کے حوزہ علمیہ کی بنیاد استاد الفقہا والمراجع، شیخ طوسی نے رکھی۔ اس یونیورسٹی سے اب تک لاکھوں علما فضلا نے حضرت امیر المومنین کے جوار میں قائم شدہ حوزہ علمیہ سے فیض حاصل کیا اور پوری دنیا میں اس کی سربلندی، دین کی حفاظت اور اور کربلا کے پیغام کو عام کرنے کے لیے کام کیا۔ نجف اشرف سے کربلا کا مشی آپ لوگوں کی محنت ومشقت کا ثمر ہے جس میں اب ملین آف ملین زائرین شامل ہوتے ہیں۔

اسی حوزہ علمیہ نے بے شمار فقہا، بڑے بڑے فلاسفر، متکلمین، مناظرین، مفسرین، ادباء، اہل لغت اور علماء کرام کو اپنی گود میں پروان چڑھایا اور انھیں علم وعمل، فہم ودانش اور عرفان ومعرفت کے زیور سے مزین کیا۔

> موجودہ زمانہ میں شیعوں کی مذہبی یونیورسٹیز تقریباً 50 عدد ہیں۔ یہ سب قم، نجف اشرف، حلب، دمشق، طبرستان، بغداد (کاظمین)، کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، سندھ، مغربی جاوا (انڈونیشیا)، راولپنڈی، پارہ چنار، مڈغاسکر (افریقہ)، لندن (انگلینڈ)، لکھنؤ، بنارس، پٹنہ، فیض آباد، میرٹھ اور مظفرنگر وغیرہ میں آباد ہیں جہاں سے مذہبی علوم کو فروغ دیا جارہا ہے۔ تعلیم وتعلم، علم وعمل، عرفان ومعرفت، زہد وتقویٰ، اہمیت وافادیت، فضیلت وعظمت وکمالات کے حوالے سے واقفیت ضروری ہے کہ حوزہ علمیہ میں دس سے پندرہ سال کا عرصہ گزارنے کے بعد درس سطحی اور درس خارج پر عبور ہونے چاہیے۔

یہ اسلامی میراث کا مرکز اور علوم اہل بیت علیہ السلام کا اہم مصدر ہے، اور یہاں سے جاری ہونے والے علمی سرچشموں سے مستفید ہورہے ہیں۔ رب العالمین نے اسی کاندھوں پر دین وعقیدہ کی حفاظت کی ذمہ داری ڈالی ہے اور اسی کو سماوی امانت بھی سپرد کی۔

یہ بھی قارئین کرام کے پیش نظر لانا ہوگا کہ سن 447 ہجری میں طغرل بیک سلجوقی نے بغداد پر حملہ کر شیعہ آبادی والے علاقوں کو نیست ونابود کردیا اور شیخ طوسی کی ذاتی کتب خانہ کو نذر آتش کیا۔ شیخ طوسی نے شیعہ علمی میراث وآثار کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔

حوزہ علمیہ قم (ایران) دنیا کی پہلی یونیورسٹی ہے۔ سن 200 ہجری میں جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام خراسان جارہے تھے شہر قم میں قیام فرمایا۔ جس مکان میں قیام تھا اسے مدرسہ رضوی بنادیا گیا۔ 56 سال بعد امام علی رضا علیہ السلام کے پوتے امام محمد تقی علیہ السلام کی فرزند موسیٰ برقع آئے، انھوں نے اسی مدرسہ میں درس دینا شروع کیا جو آج حوزہ علمیہ قم کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے زیادہ تر علماء کرام نے اسی یونیورسٹی سے درس حاصل کیں۔

آج بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ الجامع الازہر قاہرہ یونیورسٹی کی بنیاد وتعمیر کروانے والے شیعہ حکمران تھے۔ فاطمی حکومت کے چوتھے نمبر کے حکمران، المعزالدین، دولت فاطمیہ کو کریڈٹ جاتا ہے۔ 17 شعبان 358 ہجری مطابق 969 عیسوی میں مصر پر شیعہ حکومت قائم ہوئی۔ پہلے ''الجامع القاہرہ'' پھر ''الجامع الازہر'' کے نام سے مشہور ومعروف ہوا۔

فاطمی حکومت کے دور 962ء سے 1170 تک تشیع افکار وتعلیمات غالب رہیں۔ اہل سنت والجماعت کے حکمران سلطان صلاح الدین ایوبی نے 1171 میں مصر کو فتح کیا اور معاویہ لعنت اللہ کے افکار وعقائد کا پیروکار بنانا شروع کردیا۔

موجودہ زمانہ میں شیعوں کی مذہبی یونیورسٹیز تقریباً 50 عدد ہیں۔ یہ سب قم، نجف اشرف، حلب، دمشق، طبرستان، بغداد (کاظمین)، کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور، سندھ، مغربی جاوا (انڈونیشیا)، راولپنڈی، پارہ چنار، مڈغاسکر (افریقہ)، لندن (انگلینڈ)، لکھنؤ، بنارس، پٹنہ، فیض آباد، میرٹھ اور مظفرنگر وغیرہ میں آباد ہیں جہاں سے مذہبی علوم کو فروغ دیا جارہا ہے۔

تعلیم وتعلم، علم وعمل، عرفان ومعرفت، زہد وتقویٰ، اہمیت وافادیت، فضیلت وعظمت وکمالات کے حوالے سے واقفیت ضروری ہے کہ حوزہ علمیہ میں دس سے پندرہ سال کا عرصہ گزارنے کے بعد درس سطحی اور درس خارج پر عبور ہونے چاہیے۔

درسگاہ نجف میں پہلے ایک عرصہ دراز تک درس سطحی پڑھایا جاتا تھا۔ اس کے بعد 1350 ہجری میں آیت اللہ السید ابوالقاسم خوئی نے درس خارج شروع کیا۔ مثال کے طور پر درس سطحی ایم اے اور درس خارج پی ایچ ڈی کے برابر ہے۔

درس سطحی کے کورس میں تجوید قرآن، تفسیر حدیث، فقہ واصول، ادبیات، فلسفہ، اقتصادیات، رجال، درایت، منطق وغیرہ ہیں۔ اس شرط کو جاننا فرض ہے کہ جو طلباء درس سطحی پر عبور رکھتے ہیں ان کو درس خارج پڑھایا جاتا ہے۔ درس خارج فقہ واصول کا درس عالی ہوتا ہے جس میں وہ افاضل طلبہ شرکت کرتے ہیں۔

یہ مفید الذکر ہے کہ درس خارج مندرجہ ذیل مشاہیر اساتذہ مجتہدین لیا کرتے تھے: آیت العظمیٰ السید ابوالقاسم خوئی زعیم الحوزۃ العلمیہ، آیت اللہ العظمیٰ السید روح اللہ خمینی رحمۃ اللہ علیہ، آیت اللہ العظمیٰ السید محمد باقر الصدر، آیت اللہ العظمیٰ السید علی سیتانی وغیرہ جن کے کمالات آج دنیا میں لوگ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بیشک یہ فضیلت وعظمت دیکھ کر لوگوں کے ذہن میں سوال گردش کر رہا ہے کہ درس دینا زیادہ مفید ہے یا خطاب کرنا یا یہ دونوں ہی مفید ہیں؟ معاشرے کی اصلاح وتشکیل کے لیے دونوں میں کس نے زیادہ اہم کردار ادا کیا ہے؟ یہ قابل غور وفکر ہے اور تحقیق کر معاشرے کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ پروردگار تحصیل علم فروغ کی توفیق عطا فرمائے! خدایا! ان درسگاہوں کی حفاظت فرمائے!

□□□

بزرگوں کی علمی، ادبی اور روحانی روایت کی امین ہے خانقاہ کاکوری

سہیل کاکوروی

لکھنؤ کا ایک تاریخی قصبہ ہے کاکوری۔ یہاں لاتعداد علما وفضلا، شعرا، دانشور اور اہلِ کمال پیدا ہوئے۔ ایسے مدبرین بھی گزرے جنھوں نے شاہانِ اودھ سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ سلسلۂ قادریہ کے جلیل القدر عالمِ دین حضرت شیخ نظام الدین شاہ بھیکا بھی اسی سرزمین سے وابستہ تھے، جن کی روحانیت اور علمی فضیلت دور دور تک مشہور تھی۔ ان کا مسکن اور مدفن بھی اسی قصبے میں رہا اور ان کی اولاد نے بھی اپنے اسلاف کی علمی وروحانی روایت کو آگے بڑھایا۔

انہی کی اولاد میں حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کا نام نمایاں ہے۔ ابتدا میں وہ نواب آصف الدولہ کی فوج میں سپاہی تھے، لیکن ان کے دل میں طلبِ خدا کے چراغ روشن تھے۔ دنیاوی علائق انہیں بے معنی محسوس ہوتے تھے۔ فوج کی چھاؤنی گورکھپور میں تھی۔ وہیں ایک اشارہ غیبی نے انہیں کسی نامعلوم منزل کی طرف متوجہ کیا۔ منزل ابھی نگاہوں سے اوجھل تھی، لیکن انہوں نے اس نامعلوم کو نظرانداز نہ کیا اور اس سمت چل پڑے جس طرف ایک صوتِ سرمدی ان کی رہنمائی کر رہی تھی۔

الٰہ آباد کے ایک قصبے دمگوہ میں حضرت شاہ باسط علی قلندر ان کے منتظر تھے۔ شاہ کاظم قلندر کے وہاں پہنچتے ہی انہوں نے عنایت وفیضان کے دروازے کھول دیے۔ دل میں روشن طلبِ حق کے چراغ عنایتِ کامل کے فیض سے مہر وماہ بن گئے اور ان کی روح تجلیاتِ الٰہی کا مرکز بن گئی۔ پیر ومرشد نے انہیں ''عارف باللہ'' کا خطاب عطا کیا، خود طالب کے مقام پر نزول فرمایا اور اس مریدِ صادق کو مطلوب کے مقام پر عروج عطا کیا۔ پھر اپنے وطن میں رہ کر رشد وہدایت کا عظیم فریضہ انجام دینے کا حکم دیا۔

شاہ محمد کاظم قلندر کاکوری تشریف لائے اور یہاں دینِ متین اور شریعتِ محمدی کی پابندی کے باعث خلقِ خدا ان کی طرف مائل ہونے لگی۔ نواب آصف الدولہ کے وزیر، مہاراجہ ٹکیت رائے، شاہ کاظم قلندر کے پیر بھائی تھے۔ پیر نے مہاراجہ کو شاہ کاظم قلندر کے روحانی مقام سے آگاہ کیا اور انہیں فیض حاصل کرنے کے لیے شاہ کاظم قلندر کی خدمت میں حاضر رہنے کا حکم دیا۔

مہاراجہ ٹکیت رائے نے موجودہ خانقاہ کی بنیاد ڈالی اور شاہ کاظم قلندر نے وہاں انسانیت نوازی اور روحانی تربیت کا ایک نظام قائم کیا۔ انہوں نے برج بھاشا میں کرشن بھکتی کے دس ہزار اشعار کہے، جن میں سے پانچ ہزار اشعار کی شرح شاہ مجتبیٰ حیدر قلندر نے ''سانت رس'' کے عنوان سے کی اور اسے شائع کیا۔

شاہ کاظم قلندر فرماتے ہیں:

نہ شد مست کاظم زہے ظرفِ اعلیٰ
پئے مدھ کے دن رات بھر بھر پیالے

ان کی ہندی شاعری میں یہ اشعار بھی ملتے ہیں:

جای کے ہم جمنا پچھتانی
آگ لگی ہے، بھرتے ہی پانی
گھاٹ پہ ٹھاڑ رہو من موہن
چتون سوں سدھ موری بھلانی
جاکے لگے سوئی جانے کاظم
کیہو کی پیر، کیہو کب جانے

یہ کویتا امیر خسرو کے رنگ کی یاد دلاتی ہے، جس میں ایک مصرع فارسی اور دوسرا ہندی میں ہے:

با ما باشی و رخ نہ نمائی
میت ہوتے مکھ کاہے کو چھپائی
کاظم را شد قرب ہمیشہ
ہم ہو ہیں کب سے اس لگائی

شاہ محمد کاظم قلندر نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے رشد وہدایت کے دروازے کھول دیے تھے۔ ان کی باتوں میں ایسا اثر تھا کہ بڑی تعداد میں لوگ ان سے وابستہ ہوئے اور ان کی نسبت کی روشنی میں راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے۔ انہوں نے ویرانے میں مسکن بنایا اور حکمِ خداوندی سے وہ ویرانہ بتدریج ایک آبادبستی میں تبدیل ہوگیا۔

شاہ تراب علی قلندر

شاہ محمد کاظم قلندر کے خلفِ اکبر، حضرت شاہ تراب علی قلندر، ان کے جانشین اور سجادہ نشین ہوئے۔ وہ اردو، فارسی اور ہندی کے مستند شاعر تھے اور معتبر تذکروں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان کے کلام میں غزل کی رنگینی کے ساتھ ساتھ اپنے متوسلین اور وابستگان کی اصلاح وہدایت کے لیے شریعت وطریقت کے اصولوں کا بیان بھی ملتا ہے۔

ان کے بعض اشعار کے مرکزی خیال کو فلمی دنیا نے بھی اپنے انداز میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

کاہے تراب ڈرے کاہو سے
پریت کری کا چوری کری رے

فلم مغلِ اعظم میں انارکلی کے بے باک رقص کے موقع پر کہے گئے الفاظ:

پیار کیا کوئی چوری نہیں کی

اس شعر کے مفہوم کی یاد دلاتے ہیں۔

اسی طرح فلم لیلیٰ مجنوں میں بھی ان کے ایک مصرعے کی تضمین کر کے گیت بنایا گیا۔ ان کا شعر ہے:

شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کر دی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

اس میں یہ مصرع شامل کیا گیا:

حسن حاضر ہے محبت کی سزا پانے کو

شاہ تراب علی قلندر کے کلام میں اصلاحی رنگ بھی نمایاں ہے۔ ان کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

یاروں دشمن کی بدی پر منہ نہ کھولو، چپ رہو
عیب اس کو کرنے دو، تم کچھ نہ بولو، جب رہو
کہہ لے جو چاہے مخالف حرفِ ناموزوں تمہیں
دل کو اپنے صبر کے میزاں پہ تولو، چپ رہو
گر چمن میں باغباں تم کو نہ جانے دے تراب
باز آؤ، دور سے پھولوں کی بولو، چپ رہو

یہ دراصل اس صبر کی تلقین ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تعلیم کلام پاک میں دی گئی ہے۔

ان کے یہ اشعار بھی دیکھیے:

بھلا ہم کو نصیبوں سے ملا غم خوار ساقی ہے
ہمیں اب مے کی کیا کمتی، ہمارا یار ساقی ہے

فراق گورکھپوری نے کہیں ''کمتی'' کا لفظ استعمال کیا تو اس پر اعتراض ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سند کے طور پر شاہ تراب علی قلندر کا یہی شعر پیش کیا اور اس کے بعد یہ لفظ مستند شعری استعمال کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

اسی غزل کے مقطع میں اپنی نسبی نسبت کے باعث وہ خوش آئند امید کا اظہار کرتے ہیں:

تراب، البتہ تجھ کو واں ملیں گے جامِ کوثر کے
کہ تیرا جدِّ اعلیٰ حیدرِ کرّار ساقی ہے

شاہ تراب علی قلندر کے کئی ہزار غزلوں، ہندی دادروں اور فارسی غزلوں کے دیوان موجود ہیں، جو ان کے وسیع ادبی ذوق اور فنی کمال کی گواہی دیتے ہیں۔

خانقاہ کی روحانی روایت

شاہ محمد کاظم قلندر کے تمام جانشین علمِ ظاہر وباطن سے مزین ہوئے۔ سب نے دلوں کو نورِ ایماں سے روشن کیا اور خانقاہ کا روحانی نظام بتدریج تابناک ہوتا گیا۔ خانقاہ کی شہرت سرحدوں کو پار کرگئی اور اس کی روحانی نسبت دور دور تک پھیلتی چلی گئی۔

میرے پیر ومرشد حضرت شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر، شاہ محمد کاظم قلندر کے نویں سجادہ نشین ہوئے۔ انہوں نے خانقاہ کے فروغ اور اس کی روایات کے تحفظ کے لیے چھپن برس تک مسلسل جدوجہد کی اور ایک سخت دور میں بھی خانقاہ کی روحانی وروایتی میراث کو قائم رکھا۔

اب ان کے فرزندِ اکبر حضرت شاہ عین الحیدر قلندر، ضیا میاں، اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ خلق، رشد وہدایت اور خانقاہی روایت کی پاسبانی کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

سالانہ عرس کی تقریبات

حضرت شاہ محمد کاظم قلندر، شاہ تراب علی قلندر اور شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر کا سالانہ عرس ہر سال 20، 21 اور 22 ربیع الثانی کو منعقد ہوتا ہے۔ اس سال اس کی انگریزی تاریخیں 3، 4 اور 5 اکتوبر 2026ء، بروز ہفتہ، اتوار اور پیر ہیں۔

4 اکتوبر، ہفتہ: صبح دس بجے آیتِ قرآنی کی تلاوت سے عرس کا آغاز ہوگا۔ بعد نمازِ عصر حضرت شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر کا قل ہوگا۔ رات میں بعد نمازِ عشا محفلِ سماع منعقد ہوگی۔

5 اکتوبر، اتوار: صبح دس بجے سے نمازِ ظہر تک محفلِ سماع ہوگی۔ بعد نمازِ عصر بانی خانقاہ حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کا قل ہوگا۔ رات میں بعد نمازِ عشا محفلِ سماع منعقد ہوگی۔

6 اکتوبر، پیر: صبح دس بجے سے نمازِ ظہر تک محفلِ سماع ہوگی اور قبل نمازِ عصر حضرت شاہ تراب علی قلندر کا قل ہوگا، جس کے ساتھ معمول کے مطابق عرس کی تقریبات اختتام پذیر ہوں گی۔

عرس کی بنیاد: اس عرس کی بنیاد شاہ محمد کاظم قلندر کے محبِ خاص اور لکھنؤ کے سلسلۂ چشتیہ کے بزرگ حضرت خواجہ حسن مودودی نے رکھی تھی۔ وہ اپنی حیات تک عرس کی تقریبات میں شریک ہوتے رہے۔ ان کا مزار محلّہ سعادت گنج، لکھنؤ میں واقع ہے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندر کو سلسلۂ چشتیہ کی اجازت بھی انہی سے حاصل ہوئی تھی۔

کاکوری کی یہ خانقاہ آج بھی اپنے بزرگوں کی علمی، ادبی اور روحانی روایت کی امین ہے۔ سالانہ عرس اسی نسبت کو تازہ کرنے، بزرگانِ دین کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور ان کی تعلیماتِ رشد وہدایت کو یاد کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔

○○○

دل بدل قانون: ووٹرس مینڈیٹ کے تحفظ کیلئے ہونا چاہئے

نظام الدین خان

جمہوریت میں انتخابات صرف حکومت بنانے کا عمل نہیں ہیں؛ یہ عوام کی جانب سے اپنے نمائندوں کو دیا گیا سیاسی اعتماد اور مینڈیٹ بھی ہیں۔ جب ووٹر کسی امیدوار کو کسی سیاسی جماعت کے ٹکٹ پر اپنا ووٹ دیتا ہے تو وہ صرف ایک فرد کو ایوان میں بھیجنے کا فیصلہ نہیں کرتا، بلکہ اس کے پیچھے کھڑی جماعت، اس کے منشور، پالیسیوں اور سیاسی سمت کو بھی قبول کرتا ہے۔ ایسے میں انتخابات جیتنے کے بعد اگر وہی نمائندہ اپنی جماعت کی سیاسی شناخت چھوڑ کر کسی دوسری جماعت کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے تو سوال صرف ایک رکن اسمبلی یا رکن پارلیمنٹ کی ذاتی سیاسی آزادی کا نہیں رہتا؛ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی منتخب نمائندے کو یہ حق ہونا چاہیے کہ وہ ووٹر کے دیے ہوئے مینڈیٹ کو اپنے ذاتی سیاسی مفاد کے مطابق تبدیل کر دے؟

بھارت میں سیاسی جماعت بدلنے کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے۔ آزادی کے بعد کئی دہائیوں میں بڑی تعداد میں ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ ایک جماعت سے دوسری جماعت میں جاتے رہے اور کئی مرتبہ حکومتوں کی تشکیل اور زوال کا سبب بھی بنے۔ اسی سیاسی عدم استحکام اور موقع پرستانہ سیاست کے پس منظر میں 1985 میں آئین کی 52ویں ترمیم کے ذریعے دسویں شیڈول کو شامل کیا گیا اور پارٹی بدلنے کے خلاف قانون وجود میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد واضح تھا۔ منتخب نمائندوں کو سیاسی فائدے، عہدے یا اقتدار کے توازن کو تبدیل کرنے کے لیے جماعت بدلنے سے روکنا اور جمہوری مینڈیٹ کا تحفظ کرنا۔

لیکن چار دہائیوں سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد اب اس قانون کی افادیت کا سنجیدہ جائزہ لینا ضروری ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ پارٹی بدلنے کے خلاف قانون کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ قانون اس سیاسی کلچر کو روکنے میں کامیاب ہے جس کی وجہ سے یہ قانون بنایا گیا تھا؟ اگر قانون کے باوجود منتخب نمائندوں کے اجتماعی طور پر وفاداریاں تبدیل کرنے سے حکومتوں کی اکثریت اور سیاسی توازن بدلتے رہتے ہیں تو یقیناً قانون کی ساخت، اس کے طریقہ کار اور اس میں موجود استثناؤں کا جائزہ ضروری ہو جاتا ہے۔

پارٹی بدلنے کے قانون کی سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ جس مسئلے کو روکنے کے لیے یہ قانون بنایا گیا تھا، سیاست نے اس کے نئے راستے تلاش کر لیے۔ اصل قانون میں ایک تہائی ارکان کے الگ ہو کر نیا گروپ بنانے کی گنجائش موجود تھی۔ اس کے وسیع پیمانے پر غلط استعمال کے بعد 91ویں آئینی ترمیم 2003 کے ذریعے اس شق کو ختم کر دیا گیا۔ لیکن دو تہائی ارکان کے دوسری جماعت میں انضمام کی گنجائش اب بھی موجود ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں قانون کی بنیادی روح اور اس کی عملی ساخت کے درمیان ایک سنجیدہ فرق دکھائی دیتا ہے۔

اگر ایک رکن اسمبلی اکیلا جماعت تبدیل کرتا ہے تو وہ نااہلی کے دائرے میں آسکتا ہے، لیکن اگر کافی تعداد میں ارکان اجتماعی طور پر دوسری سیاسی صف میں چلے جائیں اور اسے ''انضمام'' کا نام دے دیا جائے تو صورتِ حال مختلف ہوسکتی ہے۔ یہاں بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا تعداد بڑھ جانے سے مینڈیٹ کی نوعیت تبدیل ہو جاتی ہے؟ اگر ووٹر نے کسی مخصوص سیاسی جماعت کے امیدوار کو ووٹ دیا ہے تو صرف اس بنیاد پر کہ اس جماعت کے دو تہائی منتخب ارکان کسی دوسری سیاسی صف میں چلے گئے، کیا ووٹر کے دیے ہوئے اصل مینڈیٹ کو خود بخود تبدیل شدہ تسلیم کرلیا جانا چاہیے؟

اسی لیے پارٹی بدلنے کے قانون کے مستقبل کے جائزے میں ''انضمام'' کے تصور پر سنجیدہ آئینی بحث ضروری ہے۔ ایک نقطۂ نظر یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی منتخب نمائندہ اپنی مدتِ کار کے دوران اپنی جماعت چھوڑنا چاہتا ہے تو اسے پہلے اپنی قانون ساز رکنیت سے استعفیٰ دینا چاہیے اور اس کے بعد نئے سیاسی پلیٹ فارم کے ساتھ عوام کے پاس جانا چاہیے۔ سادہ الفاظ میں۔ ''جماعت بدلنی ہے تو ایوان چھوڑیں اور پھر عوام کے پاس جائیں۔'' اس سے آخری فیصلہ رکن اسمبلی یا رکن پارلیمنٹ کے بجائے ووٹر کے ہاتھ میں رہے گا۔

تاہم قانون کو سخت بناتے وقت ایک دوسری جمہوری تشویش کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ منتخب نمائندہ صرف سیاسی جماعت کے نظم وضبط کا حصہ نہیں ہوتا؛ وہ عوام کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔ اگر پارٹی بدلنے کا قانون اتنا سخت بنا دیا جائے کہ رکن اسمبلی یا رکن پارلیمنٹ جماعتی قیادت کے ہر فیصلے کی بغیر کسی آزادانہ صوابدید کے حمایت کرنے پر مجبور ہو جائے تو پارلیمنٹ اور قانون ساز اسمبلیوں میں بحث، اختلافِ رائے اور آزادانہ فکر کا کردار کمزور ہو سکتا ہے۔ جمہوریت میں سیاسی جماعتیں ضروری ہیں، لیکن سیاسی جماعتوں کے اندر غور وفکر اور جمہوری اختلافِ رائے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

یہیں سے پارٹی بدلنے کے قانون کا دوسرا بڑا مسئلہ سامنے آتا ہے — پارٹی وہپ کا وسیع نظام۔ اگر ہر اہم اور غیر اہم قانون سازی کے معاملے پر پارٹی وہپ جاری کیا جائے اور اس کی خلاف ورزی کو رکنیت ختم کرنے کی بنیاد بنا دیا جائے تو منتخب نمائندے کا آزادانہ کردار محدود ہو سکتا ہے۔ اس لیے ایک متوازن نظام پر غور کیا جا سکتا ہے جس میں حکومت کے وجود سے براہِ راست متعلق معاملات — جیسے اعتماد کا ووٹ، عدم اعتماد کی تحریک، بجٹ یا بعض خصوصی آئینی حالات — میں جماعتی نظم وضبط سخت ہو، لیکن عام قانون سازی کے معاملات میں نمائندوں کو زیادہ آزادی دی جائے۔

پارٹی بدلنے کے قانون کا سب سے سنگین عملی مسئلہ اس کے فیصلہ کن نظام سے متعلق ہے۔ موجودہ نظام میں نااہلی کے سوال پر متعلقہ ایوان کے اسپیکر یا چیئرمین کا اہم کردار ہے۔ یہ ایک آئینی عہدہ ہے، لیکن اسپیکر خود کسی سیاسی جماعت سے منتخب ہو کر ایوان میں آتا ہے۔ نتیجتاً جب حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان اکثریت کی کشمکش جاری ہو اور اسی دوران پارٹی بدلنے کی شکایات سامنے آئیں تو اسپیکر کے سامنے فیصلہ کرنے کی آئینی غیر جانب داری کے ساتھ ساتھ سیاسی دباؤ کا سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ (جاری)

ٹھاکرے برادران پھر ایک ساتھ! تاریخی مارچ کی تیاری

ایس آئی آر اور الیکشن کمیشن کے خلاف ۴/اکتوبر کو بائیکلہ سے سی ایس ایم ٹی تک احتجاجی مارچ، سیاسی پرچم اور نعرے ممنوع، صرف ترنگا لہرایا جائیگا

ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست میں ایک اہم پیش رفت کے تحت مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے اور شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے ایک بار پھر مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم پر نظر آئیں گے۔ دونوں رہنماؤں نے ۴ اکتوبر کو ممبئی میں خصوصی جامع انتخابی نظرثانی (ایس آئی آر) اور الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار کے خلاف احتجاجی مارچ نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مارچ بائیکلہ سے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمنس (سی ایس ایم ٹی) تک نکالا جائے گا، جس میں مختلف سیاسی جماعتوں اور عوام کی شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ اس احتجاج کی خاص بات یہ ہے کہ شرکاء سے کسی بھی سیاسی جماعت کا پرچم یا جماعتی نعرہ استعمال نہ کرنے اور صرف قومی پرچم ترنگا ساتھ رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔ دونوں ٹھاکرے رہنماؤں نے اس مارچ کو محض کسی ایک سیاسی جماعت کا احتجاج بنانے کے بجائے عوامی اور جمہوری آواز کی شکل دینے پر زور دیا ہے۔ راج ٹھاکرے نے اپنے اعلان میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی قیادت میں الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوالات اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ ایس آئی آر کے نام پر ووٹروں کے ساتھ ناانصافی اور دھوکہ دہی کی جارہی ہے۔ ان کے مطابق یہ مارچ انتخابی عمل کی شفافیت اور جمہوری اداروں کے تحفظ سے متعلق عوامی تشویش کو اجاگر کرنے کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دیگر سیاسی جماعتوں سے بھی احتجاج میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے تاکہ یہ مارچ کسی ایک پارٹی تک محدود نہ رہے بلکہ عوام اور سیاسی نظام کی مشترکہ آواز بن سکے۔ ادھو ٹھاکرے نے بھی انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کے عمل اور الیکشن کمیشن کے فیصلوں پر تنقید کرتے ہوئے انتخابی نظام کی شفافیت کے حوالے سے اپنے خدشات ظاہر کیے ہیں۔ دونوں رہنماؤں کی مشترکہ قیادت میں ہونے والا یہ مارچ ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب مہاراشٹر سمیت ملک کی مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کے طریقۂ کار، ووٹروں کے ناموں کی شمولیت اور اخراج اور الیکشن کمیشن کے فیصلوں پر سیاسی بحث جاری ہے۔ احتجاج کے منتظمین کی جانب سے قومی پرچم کو واحد علامت بنانے کا فیصلہ مارچ کو جماعتی شناخت سے بالاتر عوامی مظاہرے کی صورت دینے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

نیرو مودی کے قریبی ساتھی سندیپ مستری دبئی میں گرفتار

ممبئی: پنجاب نیشنل بینک گھوٹالہ معاملے میں مرکزی تفتیشی بیورو نے نیرو مودی کے قریبی ساتھی سندیپ مستری کو دبئی سے گرفتار کرکے ممبئی پہنچا دیا ہے۔ مستری نیرو مودی کی ہانگ کانگ میں قائم کمپنی 'فینسی کریئیشنز لمیٹڈ' میں ڈائریکٹر رہ چکا ہے اور اسے جلد خصوصی عدالت میں پیش کیا جائے گا، جہاں سی بی آئی اس کی تحویل حاصل کرکے پوچھ گچھ کرے گی۔ استغاثہ کے مطابق بھارت میں معاملہ درج ہونے کے بعد مستری نے نیرو مودی کے بھائی نہال اور ایک دیگر مطلوب ملزم کے ساتھ مل کر مودی سے وابستہ مختلف کمپنیوں کے نامزد ڈائریکٹروں کو دھمکایا اور انہیں دبئی چھوڑ کر قاہرہ منتقل ہونے پر مجبور کیا۔ ان افراد کو گرفتاری اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں، جبکہ مبینہ طور پر ان کے موبائل فون بھی تباہ کرکے ثبوت مٹانے کی کوشش کی گئی۔

جھوپڑیوں پر کارروائی کے خلاف کارپوریشن ایوان میں ہنگامہ

ایک بھی جھوپڑی منہدم ہوئی تو پوری ممبئی میں احتجاج، میونسپل وارڈ دفاتر کو بند کرنے کی مہم: اپوزیشن

ممبئی: ممبئی میں 14 فٹ یا اس سے زیادہ اونچائی والی غیر مجاز جھوپڑیوں کے خلاف یکم اکتوبر سے 31 دسمبر تک مجوزہ کارروائی پر بی ایم سی انتظامیہ اور منتخب نمائندوں کے درمیان ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ حکمراں جماعت کے ساتھ اپوزیشن ارکان نے بھی کارروائی پر اعتراض کرتے ہوئے میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے سے ایوان میں وضاحت دینے کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی کے لیڈر آف دی ہاؤس گنیش کھنکر نے اعلان کیا کہ جب تک کمشنر ایوان میں آکر اپنا موقف واضح نہیں کرتیں، اجلاس ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ تقریباً پانچ گھنٹے تک جاری ہنگامے کے بعد رات 8 بج کر 10 منٹ پر اجلاس ملتوی کیا گیا اور اگلے روز معاملہ اٹھانے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ بی ایم سی نے ممبئی میں ایسی 39,111 جھوپڑیوں کی نشاندہی کی ہے، جن میں 31,227 مشرقی مضافاتی علاقوں، 4,536 مغربی مضافاتی علاقوں اور 3,348 جزیرہ نما شہر میں واقع ہیں۔ بی ایم سی کے مطابق ان میں سے 4,584 ڈھانچوں کو پہلے ہی منہدم کیا جاچکا ہے، جبکہ 611 کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ غیر مجاز ڈھانچوں کے باعث پیش آنے والے حادثات، خصوصاً کرلا لینڈ سلائیڈنگ اور مانخورد میں مکان منہدم ہونے کے واقعات کے پس منظر میں یہ کارروائی تجویز کی گئی ہے۔ گنیش کھنکر نے کہا کہ کارروائی صرف 14 فٹ کی حد کی بنیاد پر نہیں بلکہ انسانی جان کے لیے خطرناک ڈھانچوں کے خلاف ہونی چاہیے اور غریب بستیوں کے معاشی وسماجی اثرات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کی کارپوریٹر کشور پیڈنیکر نے بھی بی ایم سی کمشنر سے ملاقات کرکے تین ماہ کی مجوزہ مہم فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا۔ اپوزیشن نے متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری، اہلیت کی جانچ اور طلبہ، خصوصاً دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات کی تیاری کرنے والے بچوں کے مستقبل کو مدنظر رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے خبردار کیا ہے کہ یکم اکتوبر سے ایک بھی جھوپڑی منہدم کی گئی تو ممبئی بھر میں احتجاج کیا جائے گا اور میونسپل وارڈ دفاتر کو بند کرنے کی مہم بھی چلائی جاسکتی ہے۔

ممبئی میں 10 فیصد پانی کٹوتی سے شہری پریشان

وارڈ سطح پر آبی مسائل کے حل کیلئے ضمیر قریشی کا خصوصی ٹاسک فورس کا مطالبہ

ممبئی: ممبئی میں جاری 10 فیصد پانی کٹوتی کے باعث شہریوں کو درپیش مشکلات پر میونسپل کارپوریشن کے ایوان میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک کارپوریٹر نے مطالبہ کیا ہے کہ آبی مسائل کے مستقل حل کیلئے وارڈ وار خصوصی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کا بحران اب کسی ایک سیاسی جماعت یا طبقے کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری ممبئی کے شہری اس سے متاثر ہیں۔ انہوں نے کشوری تائی پیڈنیکر کی جانب سے پانی کٹوتی کے سلسلے میں پیش کئے گئے مطالبے کی حمایت کرتے ہوئے انتظامیہ سے فوری اور ٹھوس اقدامات کا مطالبہ کیا۔ کارپوریٹر نے کہا کہ عوامی نمائندوں کو صبح ساڑھے چار بجے سے ہی پانی کی شکایات کے سلسلے میں شہریوں کے فون آنے شروع ہوجاتے ہیں، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسئلہ کس قدر سنگین ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل کمشنر بھی پانی کے مسئلے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں، تاہم مستقبل میں ممبئی کو آبی بحران سے بچانے کیلئے طویل مدتی منصوبہ بندی ناگزیر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جب عام شہری پانی کی قلت کا سامنا کر رہے ہیں تو سوئمنگ پولز کو فراہم کئے جانے والے پانی کی عارضی طور پر روک دی جائے اور اس پانی کو شہری ضروریات کیلئے استعمال کیا جائے۔ انہوں نے ایم آئی ایس کے حوالے سے 290 ایم ایل ڈی پانی کی گنجائش کا ذکر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ اتنی بڑی گنجائش اور وسیع نیٹ ورک موجود ہونے کے باوجود کئی علاقوں تک مطلوبہ مقدار میں پانی کیوں نہیں پہنچ رہا ہے۔ ان کے مطابق مسئلہ صرف پانی کی دستیابی کا نہیں بلکہ اس کی تقسیم اور آبی نیٹ ورک کی کارکردگی کا بھی ہے۔ ممبئی میں برسوں قبل بچھائی گئی مختلف سائز کی پانی کی پائپ لائنیں اب پرانی ہوچکی ہیں اور کئی مقامات پر انہیں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، لیکن آر سی سی سڑکوں کی تعمیر کے سبب پائپ لائنوں کی تبدیلی کا کام متاثر ہورہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سڑکوں کی تعمیر اور آبی سربراہی کے محکمے کے درمیان بہتر تال میل قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایم آئی ایس وارڈ گنجان آبادی والا علاقہ ہونے کے باوجود کملہ رامن نگر، آدرش نگر سمیت کئی علاقوں میں آج بھی مناسب آبی نیٹ ورک موجود نہیں ہے، اس لئے ایسے علاقوں میں ترجیحی بنیاد پر پائپ لائن بچھائی جائے۔ کارپوریٹر نے تجویز دی کہ بڑے منصوبوں کی طرح پانی کی تقسیم اور سربراہی کے نظام کیلئے بھی وارڈ وار کنسلٹنٹ مقرر کئے جائیں، جو ہر وارڈ میں پائپ لائنوں، پانی کے رساؤ، غیر قانونی کنکشن، پانی چوری اور تقسیم کے نظام کا مکمل سروے کریں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بعض مقامات پر گھریلو استعمال کیلئے فراہم کی جانے والی چھوٹی پائپ لائنوں سے تجارتی سرگرمیوں کیلئے پانی استعمال کیا جارہا ہے۔ ہوٹلوں، لاجز اور دیگر تجارتی اداروں میں قواعد کی خلاف ورزی اور غیر قانونی کنکشن کی شکایات کی جانچ کرکے قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ انہوں نے آلودہ پانی کے مسئلے پر بھی شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آلودہ پانی سے اسہال اور گیسٹرو جیسی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں اسپتالوں پر بھی اضافی بوجھ پڑتا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر کملہ رامن نگر کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہاں بڑی تعداد میں شہری گزشتہ کئی ماہ سے آلودہ پانی کی شکایت کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیمروں اور دیگر تکنیکی ذرائع سے جانچ کے باوجود اگر آلودگی کے منبع کا پتہ نہیں چل رہا ہے تو انتظامیہ کو اس کیلئے خصوصی ٹیم تشکیل دینی چاہئے۔ کم بارش اور موسمی حالات کے باعث پانی کی دستیابی متاثر ہونے کے پیش نظر انہوں نے آنے والے مہینوں میں مزید کٹوتی سے شہریوں کو بچانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے میونسپل کمشنر سے مطالبہ کیا کہ آبی مسائل کے حل کیلئے خصوصی ٹاسک فورس یا کمیٹی تشکیل دی جائے، جو وارڈ اور علاقہ وار پانی کی مشکلات کا سروے کرکے پائپ لائن، رساؤ، غیر قانونی کنکشن، آلودہ پانی اور آبی نیٹ ورک کی خامیوں کی نشاندہی کرے اور ہر مسئلے کے حل کیلئے وقت مقررہ کے ساتھ عملی منصوبہ تیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کا بحران امیر، غریب، جھوپڑپٹی یا عمارت میں رہنے والے کسی ایک طبقے تک محدود نہیں بلکہ پوری ممبئی کا مسئلہ ہے، اس لئے انتظامیہ کو فوری طور پر جامع اور طویل مدتی منصوبہ بندی کے ذریعے آبی بحران کا مستقل حل تلاش کرنا چاہئے۔

۱۲۲/سالہ قدیم ایرانی ہوٹل کیانی کا لائسنس معطل

فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی کارروائی، فریج میں خون، کچن میں زندہ مکھیاں اور مردہ کاکروچ

ممبئی: ممبئی کے تاریخی اور معروف ایرانی ہوٹل کیانی اینڈ کمپنی کے فوڈ لائسنس کو مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے سنگین حفظانِ صحت کی خلاف ورزیوں کے بعد فوری طور پر معطل کردیا ہے۔ تقریباً ۱۲۲ سال قدیم اس ہوٹل میں محکمہ کے معائنے کے دوران ایسے چونکا دینے والے حالات سامنے آئے جنہوں نے غذائی اشیاء کی تیاری اور ذخیرہ کرنے کے انتظامات پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ حکام کے مطابق ہوٹل کے باورچی خانے اور غذائی اشیاء رکھنے کے مقامات پر بلیاں، چوہوں کی بیٹ، زندہ مکھیاں اور مردہ کاکروچ پائے گئے، جبکہ ایک ریفریجریٹر میں بڑی مقدار میں خون جمع ہونے کا بھی انکشاف ہوا۔ اس کے علاوہ غذائی اشیاء کی تیاری کے مقام پر گٹر کا مین ہول کھلا ہوا پایا گیا، کچی اور تیار غذائی اشیاء کو الگ رکھنے کے ضابطوں کی خلاف ورزی کی جارہی تھی اور بعض اشیاء فرش پر رکھی ہوئی تھیں۔ خام آٹے کو اخبار سے ڈھانپنے اور ملازمین کی جانب سے ضروری حفاظتی لباس اور صفائی کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کی شکایات بھی سامنے آئیں۔ ایف ڈی اے نے ان خامیوں کو صارفین کی صحت کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کے تحت ہوٹل کا لائسنس فوری طور پر معطل کردیا اور انتظامیہ کو کھانے پینے کی اشیاء کی خریداری، تیاری، ذخیرہ، فروخت اور تقسیم بند کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ کارروائی ریاست بھر میں تہواروں کے پیش نظر چلائی جارہی خصوصی غذائی تحفظ مہم کا حصہ ہے، جس کے دوران ممبئی کے متعدد معروف ہوٹلوں اور غذائی کاروباری اداروں کا معائنہ کیا گیا۔ ایف ڈی اے نے کولابہ سویٹ مارٹ میں چھپکلیاں، کاکروچ، مکھیاں اور کیڑے پائے جانے کے بعد اس کے خلاف بھی کارروائی کی، جبکہ لوئر پریل میں واقع سب وے کے ایک مرکز کا لائسنس خراب ریفریجریٹر، پھپھوندی جیسی تہہ، بدبو، زندہ کاکروچ اور صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث معطل کیا گیا۔ اس کے علاوہ دھاراوی کے ارون والاس فرسان اور پریل کے روچی ویج ریسٹورنٹ سمیت دیگر اداروں کے خلاف بھی حفظانِ صحت کی خلاف ورزیوں پر کارروائی کی گئی ہے۔ ایف ڈی اے نے رائل چائنا سمیت بعض دیگر اداروں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کرنے کی بھی اطلاع دی ہے۔ محکمہ کے مطابق ۲۳ سے ۲۷ ستمبر کے درمیان ریاست گیر مہم کے تحت ۳۰ غذائی کاروباری اداروں کے لائسنس یا رجسٹریشن معطل کیے گئے، جبکہ تقریباً ۵۰ ہزار ۶۰۱ کلوگرام غیر معیاری غذائی اشیاء ضبط کی گئیں، جن کی مالیت ایک کروڑ ۱۹ لاکھ روپے سے زیادہ بتائی گئی ہے۔

الیکشن افسران کو مزید اختیارات دینے کا مطالبہ

ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی کے دوران مہاراشٹر چیف الیکٹورل افسر کی الیکشن کمیشن سے درخواست

ممبئی: مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر نے الیکشن کمیشن کے ڈیجیٹل انتخابی نظام 'ای سی آئی نیٹ' استعمال کرنے والے افسران کو مزید صوابدیدی اختیارات دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹر اس وقت آئندہ انتخابات کی تیاری کے مرحلے میں ہے اور ایسے وقت میں ریاست کے اعلیٰ انتخابی افسر کی یہ درخواست انتخابی فہرستوں کی تیاری اور نظرثانی کے عمل میں مقامی سطح کے افسران کے اختیارات سے متعلق اہمیت اختیار کرگئی ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر کا کہنا ہے کہ انتخابی امور انجام دینے والے افسران کو ایسے معاملات میں زیادہ فیصلہ کرنے کی آزادی ہونی چاہیے جہاں قانون انہیں صوابدید کا اختیار دیتا ہے، تاکہ انتخابی عمل میں غیر ضروری رکاوٹیں کم ہوں اور فیصلے زیادہ مؤثر انداز میں کیے جاسکیں۔ ای سی آئی نیٹ الیکشن کمیشن کا مرکزی ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے، جس کے ذریعے انتخابی فہرستوں اور دیگر انتخابی امور سے متعلق مختلف نظاموں کو ایک جگہ مربوط کیا گیا ہے۔ تاہم اس نظام میں افسران کو حاصل قانونی اختیارات اور سافٹ ویئر کے ذریعے دستیاب اختیارات کے درمیان فرق پر الیکشن کمیشن کے اندر بھی سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ انتخابی قوانین کے تحت الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کو ووٹر فہرست تیار کرنے، دعووں اور اعتراضات کی سماعت کرنے اور نام شامل یا خارج کرنے سے متعلق فیصلے کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے۔ اس پس منظر میں مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ڈیجیٹل نظام کسی افسر کے قانونی اور صوابدیدی اختیارات کو محدود نہیں کرنا چاہیے۔ یہ معاملہ اس لیے بھی اہم ہے کہ ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی کے دوران بڑی تعداد میں ووٹروں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں اور ان کے دستاویزات کی جانچ کا عمل جاری ہے۔ حال ہی میں مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر کی درخواست کے بعد الیکشن کمیشن نے نوٹس پانے والے بعض ووٹروں کے لیے طریقۂ کار میں نرمی کرتے ہوئے بوتھ لیول افسران کو گھروں پر جاکر دستاویزات جمع کرنے اور انہیں ای سی آئی نیٹ پر اپ لوڈ کرنے کی اجازت دی ہے، جس کے بعد عام حالات میں ایسے ووٹروں کو ذاتی طور پر الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے دفتر میں حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مجرم قرار، عوامی نمائندوں کو سلام کرنا ضروری نہیں!

ارکانِ اسمبلی اور اراکینِ پارلیمنٹ کے احترام کے لیے ریاستی حکومت کے نئے رہنما خطوط

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست کے تمام سرکاری دفاتر میں اراکینِ اسمبلی اور اراکینِ پارلیمنٹ کے ساتھ برتاؤ، ان کی ملاقاتوں اور سرکاری پروگراموں میں شرکت سے متعلق رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے افسران کو ان کی سختی سے پابندی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان ہدایات کے تحت سرکاری افسران کو عوامی نمائندوں کے ساتھ احترام اور شائستگی سے پیش آنے، ان کی شکایات اور درخواستوں کو توجہ سے سننے اور مقررہ ضابطوں کے مطابق فوری کارروائی کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ تاہم کسی فوجداری یا دیگر مقدمے میں مجرم قرار دیے گئے عوامی نمائندوں کو کھڑے ہوکر استقبال کرنے کی پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی رکنِ اسمبلی یا رکنِ پارلیمنٹ کسی انکوائری یا سماعت میں فریق یا اپیل کنندہ کی حیثیت سے پیش ہو یا انتخابی عمل، مثلاً نامزدگی داخل کرنے، جانچ پڑتال یا سماعت کے سلسلے میں سرکاری دفتر پہنچے تو افسران کے لیے کھڑے ہوکر استقبال کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ ایسے مواقع پر انہیں قانون اور ضابطوں کے مطابق عام شہریوں جیسا برتاؤ دینے کی ہدایت دی گئی ہے، تاہم کسی قسم کے امتیازی سلوک کی اجازت نہیں ہوگی۔ حکومت نے عوامی نمائندوں کی جانب سے بھیجے گئے خطوط اور مراسلات کا زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر جواب دینا لازمی قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ماہ کے پہلے اور تیسرے جمعرات کو دو گھنٹے کا وقت مخصوص کیا جائے گا، جس کے دوران اراکینِ اسمبلی اور اراکینِ پارلیمنٹ سرکاری افسران سے ملاقات کرکے اپنے حلقوں اور عوامی مسائل سے متعلق امور پر تبادلۂ خیال کرسکیں گے۔ یہ وقت عام دفتری ملاقاتوں کے علاوہ ہوگا اور متعلقہ دفاتر کو اس کا پیشگی اعلان کرنا ہوگا۔ حکومت کا یہ فیصلہ اسمبلی کی خصوصی اختیارات کمیٹی کی ناراضگی کے بعد سامنے آیا ہے۔ کمیٹی نے یکم ستمبر کے اجلاس میں سابقہ ہدایات پر مناسب عمل درآمد نہ ہونے پر سخت برہمی ظاہر کی تھی۔ حکومت نے سرکاری تقریبات، خصوصاً سنگِ بنیاد رکھنے اور افتتاحی پروگراموں کے لیے بھی پروٹوکول دہراتے ہوئے ہدایت دی ہے کہ متعلقہ ضلع کے مرکزی اور ریاستی وزراء، نگراں وزیر، تمام جماعتوں کے اراکینِ اسمبلی و پارلیمنٹ، میئر، ضلع پریشد اور میونسپل کونسل کے صدور اور سرپنچوں کو مدعو کیا جائے۔ ان کے نام دعوت ناموں میں درست طور پر درج کرنے اور سرکاری ضابطۂ کار کے مطابق نشستوں کا انتظام کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔

انٹلیا بم کیس:

سچن واز ے کو راحت

این آئی اے عدالت سے ضمانت منظور

ممبئی: خصوصی این آئی اے عدالت نے 2021 کے انٹلیا بم دھمکی معاملے اور منسکھ ہیرن قتل کیس میں سابق ممبئی پولیس افسر سچن وازے کو ضمانت دے دی۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ استغاثہ غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون کے تحت دہشت گردی کا ابتدائی مقدمہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے اور ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ امبانی خاندان کو واقعی دہشت زدہ کیا گیا تھا۔ 25 فروری 2021 کو جنوبی ممبئی میں مکیش امبانی کی رہائش گاہ انٹلیا کے قریب دھماکہ خیز مواد سے لدی ایک گاڑی برآمد ہوئی تھی، جبکہ چندروز بعد گاڑی کے مالک منسکھ ہیرن کی لاش برآمد ہوئی تھی۔ قومی تحقیقاتی ایجنسی نے الزام عائد کیا تھا کہ وازے اس سازش کا اہم کردار تھا اور گاڑی کھڑی کرنے کے ساتھ ہیرن کے قتل کی سازش میں بھی ملوث تھا۔ وازے کو مارچ 2021 میں گرفتار کیا گیا تھا اور وہ طویل عرصے سے عدالتی حراست میں تھا۔

بیسٹ کا بجلی سپلائی نیٹ ورک مضافاتی علاقوں تک پھیلانے کا منصوبہ

مشرقی و مغربی مضافات میں توسیع کے امکانات کا تکنیکی جائزہ، دھاراوی میں بجلی سپلائی کی تجویز کی مخالفت

ممبئی: برہن ممبئی الیکٹریسٹی سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ (بیسٹ) پہلی مرتبہ اپنی بجلی کی تقسیم کا نیٹ ورک جزیرہ نما شہر سے باہر ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں تک پھیلانے کی تیاری کررہی ہے۔ بیسٹ انتظامیہ نے اس سلسلے میں افرادی قوت، بنیادی ڈھانچے اور سرمایہ کاری کی ضرورت سمیت مختلف پہلوؤں کا تکنیکی جائزہ لینے کا فیصلہ کیا ہے، جس کی رپورٹ ایک ماہ میں تیار کی جائے گی۔ یہ پیش رفت اڈانی الیکٹریسٹی ممبئی لمیٹڈ کی جانب سے دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کے تحت علاقے میں بجلی سپلائی کی اجازت کے لیے مہاراشٹر الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن سے رجوع کیے جانے کے بعد ہوئی ہے۔ بیسٹ کمیٹی کے اجلاس میں مختلف جماعتوں کے ارکان نے اڈانی کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے انتظامیہ سے کمیشن کے سامنے اس کی مخالفت کرنے کا مطالبہ کیا۔ بیسٹ فی الحال کف پریڈ اور کولابہ سے سیون اور ماہم تک کے علاقے میں تقریباً 10.80 لاکھ صارفین کو بجلی فراہم کرتی ہے، جن میں 4 سے 5 لاکھ تجارتی صارفین شامل ہیں۔ دھاراوی میں بھی برسوں سے بیسٹ کی بجلی سپلائی جاری ہے اور وہاں تقریباً 90 ہزار بجلی صارفین اور تقریباً 10 لاکھ آبادی موجود ہے۔ بیسٹ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ممبئی میں بڑے پیمانے پر جاری تعمیر نو کے باعث نئے صارفین شامل کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں اور تکنیکی جائزے کے بعد صارفین کی تعداد میں تقریباً 8 سے 10 فیصد اضافے کا ہدف طے کیا جاسکتا ہے۔ مضافاتی علاقوں میں توسیع کی صورت میں بیسٹ کو اڈانی الیکٹریسٹی اور ٹاٹا پاور جیسی نجی بجلی کمپنیوں سے براہ راست مقابلہ کرنا ہوگا۔ بیسٹ کمیٹی کے رکن آر سی گپتا نے کہا کہ نجی بجلی تقسیم کار کمپنیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بیسٹ کے نظام کو مزید مضبوط اور جدید بنانے کی ضرورت ہے۔ دھاراوی میں بجلی سپلائی سے متعلق اڈانی کی درخواست پر مہاراشٹر الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن سماعت کے بعد فیصلہ کرے گا۔

ریسٹورنٹ میں مسالہ ڈوسا سے مرا ہوا چوہا برآمد

ممبئی: بوریولی ویسٹ کے ایک ریسٹورنٹ میں مسالا ڈوسے کے اندر مرا ہوا چوہا ملنے سے کھلبلی مچ گئی۔ اطلاعات کے مطابق ایک گاہک نے میسور مسالا ڈوسا منگوایا تھا اور اس کے بھائی نے ڈوسے کے ایک دو لقمے کھائے۔ اسی دوران ڈوسے کے اندر مرا ہوا چوہا نظر آیا، جسے دیکھ کر اسے قے ہوگئی۔ واقعے کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر سامنے آئی ہے، جس میں ڈوسے کے اندر مرا ہوا چوہا دکھائی دے رہا ہے۔ گاہک نے فوری طور پر بوریولی پولیس میں ریسٹورنٹ کے خلاف شکایت درج کرائی اور واقعے کی مکمل تحقیقات کے ساتھ کھانے کے معیار، صفائی اور فوڈ سیفٹی انتظامات کی جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ واقعے کے بعد سوشل میڈیا پر بھی ریسٹورنٹ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

۲/اکتوبر کو نو یو پی آئی ڈے

۲۸ تاجر تنظیموں کی حمایت

ممبئی: مجوزہ 0.04 فیصد مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ کے خلاف فیڈریشن آف ریٹیل ٹریڈرز ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے 2 اکتوبر کو 'نو یو پی آئی ڈے' کے تحت منعقد کیے جانے والے احتجاج کی کم از کم 28 تاجر و کاروباری تنظیموں نے حمایت کی ہے، جبکہ مزید تنظیموں کے شامل ہونے کی توقع ہے۔ مہاراشٹر چیمبر آف کامرس، انڈسٹری اینڈ ایگریکلچر نے بھی مہم کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے وابستہ 500 تنظیمیں بھی اس مہم کی حمایت کریں گی، تاہم یہ تعداد احتجاج میں شریک تنظیموں کی حتمی تعداد نہیں ہے۔ تاجر تنظیموں کا کہنا ہے کہ معمولی سی لین دین فیس بھی کم منافع پر کاروبار کرنے والے تاجروں کے اخراجات میں اضافہ کرے گی۔ فیڈریشن کے صدر ویرن شاہ نے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو دی گئی عرضداشت میں کرایوں، تنخواہوں، بجلی، ٹیکس، قانونی تقاضوں، ترسیل اور آن لائن پلیٹ فارموں سے مسابقت سمیت بڑھتے کاروباری اخراجات کا حوالہ دیتے ہوئے مجوزہ فیس واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایس سی ریزرویشن احتجاج: جنوبی ممبئی میں ٹریفک نظام درہم برہم!

سکل ماتنگ سماج کے ہزاروں مظاہرین سی ایس ایم ٹی کے اطراف جمع، میٹرو سنیما روڈ بند، کئی اہم راستوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں،

ممبئی: درج فہرست ذاتوں (ایس سی) کے ریزرویشن میں ذیلی زمرہ بندی کے مطالبے پر سکل ماتنگ سماج کی جانب سے منگل کو جنوبی ممبئی میں منعقدہ احتجاج کے سبب شہر کا ٹریفک نظام بری طرح متاثر ہوا۔ ہزاروں مظاہرین کے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمنس (سی ایس ایم ٹی) کے اطراف جمع ہونے سے اہم شاہراہوں پر گاڑیوں کی آمدورفت متاثر ہوئی اور کئی علاقوں میں ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ مظاہرے کے لیے انتظامیہ سے آزاد میدان میں اجازت حاصل کی گئی تھی، تاہم شرکاء کی بڑی تعداد آزاد میدان سے باہر نکل کر اطراف کی سڑکوں پر جمع ہوگئی، جس کے نتیجے میں ٹریفک پولیس کو فوری طور پر راستوں کی بندش اور گاڑیوں کے رخ میں تبدیلی جیسے اقدامات کرنے پڑے۔ صورتحال کے پیش نظر میٹرو سنیما روڈ کو بند کردیا گیا، جبکہ جنوبی ممبئی کے دیگر اہم راستوں پر بھی ٹریفک کی روانی متاثر رہی۔ مظاہرین کا بنیادی مطالبہ درج فہرست ذاتوں کے ریزرویشن میں ذیلی زمرہ بندی نافذ کرنا ہے، تاکہ ماتنگ سماج کو ریزرویشن کے فوائد میں مناسب حصہ مل سکے۔ احتجاج میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کے باعث سی ایس ایم ٹی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں معمول کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔ دفاتر جانے والے ملازمین، مسافروں اور دیگر شہریوں کو آمدورفت میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹریفک پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے متاثرہ راستوں پر گاڑیوں کی نقل و حرکت محدود کرتے ہوئے متبادل راستوں کی جانب موڑنے کا انتظام کیا۔ مظاہرے کے باعث جنوبی ممبئی میں ٹریفک کی صورتحال کشیدہ رہی اور شہریوں کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے اضافی وقت لگا۔

سی ایس ایم ٹی پر 75 روزہ بلاک

8/طویل فاصلے کی ٹرینیں متاثر

ممبئی: وسطی ریلوے نے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمنس کی ازسرنو ترقی کے کام کے پیش نظر یکم اکتوبر سے 15 دسمبر تک 75 روزہ ٹریفک اور بجلی بلاک کا اعلان کیا ہے، جس کے باعث طویل فاصلے کی 8 ٹرینوں کی آمد و روانگی متاثر ہوگی۔ ان میں سے 7 ٹرینوں کا سفر سی ایس ایم ٹی کے بجائے دادر میں ختم ہوگا، جبکہ ایک ٹرین تھانے تک ہی چلائی جائے گی۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ انتظام تاریخی ٹرمنس کی تعمیر نو کے جاری کام کے تحت کیا جارہا ہے، جس کے باعث مسافروں کو سفر سے قبل اپنی ٹرین کے مقررہ اسٹیشن اور اوقات کی جانچ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ساحل کے والدین کو رام داس اٹھاولے کی یقین دہانی

مرکزی وزیر نے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا وعدہ کیا

ممبئی: مرکزی وزیر مملکت رام داس اٹھاولے نے آئی آئی ٹی بمبئی کے طالب علم ساحل واکوڑے کے والدین سے فون پر بات کرکے انہیں انصاف کی یقین دہانی کرائی اور کہا کہ ان کے بیٹے کی موت کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ ساحل کے والدین آزاد میدان میں بھوک ہڑتال پر ہیں اور بیٹے کی موت کے حالات کی مکمل تحقیقات کے ساتھ ایف آئی آر میں نامزد پروفیسر سوریہ نارائن ڈولا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ پولیس کی کرائم برانچ معاملے کی تحقیقات کررہی ہے اور اب تک تقریباً 20 افراد کے بیانات ریکارڈ کیے جاچکے ہیں، جبکہ ساحل کے موبائل فون تک رسائی حاصل کرنے کی بھی کوشش جاری ہے۔ 22 سالہ ساحل 18 ستمبر کو ہاسٹل کے کمرے میں مردہ پایا گیا تھا، اس سے چند گھنٹے قبل اسے امتحان کے دوران موبائل فون پر چیٹ جی پی ٹی استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر پکڑا گیا تھا۔ والدین نے ادارے میں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا الزام عائد کیا ہے، جبکہ آئی آئی ٹی بمبئی نے معاملے کی داخلی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

وسندھرا تال میں ارلی وارننگ سسٹم نصب کیا جائے گا

اتراکھنڈ میں برفانی جھیلوں کی نگرانی سے نئی تکنیکی طاقت حاصل ہوگی، چیف سکریٹری نے سائنسی ٹیم کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

دہرہ دون: اتراکھنڈ میں برفانی جھیلوں سے پیدا ہونے والے ممکنہ گلیشیل لیک آؤٹ برسٹ فلڈ (جی ایل او ایف) کے خطرے کو کم کرنے اور بلند ہمالیائی علاقوں میں برفانی جھیلوں کے لیے نگرانی اور قبل از وقت وارننگ کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم اقدام شروع کیا گیا ہے۔ ریاست میں برفانی جھیلوں کے لیے قبل از وقت وارننگ سسٹم کی تنصیب کا آغاز چمولی ضلع کے وسندھرا تال سے کیا جا رہا ہے۔ چیف سکریٹری جناب آنند بردھن نے منگل کو سکریٹریٹ سے ایک سائنسی اور تکنیکی ٹیم کو ہری جھنڈی دکھا کر وسندھرا تال میں مانیٹرنگ اور قبل از وقت وارننگ سسٹم قائم کیا اور ٹیم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام مستقبل میں خطرات کو سمجھنے اور گلیشیئر کے خطرات کو کم کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جدید ترین سینسرز، سیٹلائٹ کمیونیکیشنز، اور ریئل ٹائم ڈیٹا مانیٹرنگ سے برفانی جھیلوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی۔ یہ پہلی سائنسی ٹیم ہے جس نے اتراکھنڈ کے بلند ہمالیائی علاقے کا دورہ کیا ہے تاکہ برفانی جھیلوں کی نگرانی اور ابتدائی وارننگ کا نظام قائم کیا جا سکے۔ یہ مہم 29 ستمبر سے 15 اکتوبر 2026 کے درمیان طے کی گئی ہے۔ اسی دوران عزت مآب وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے مہم میں شامل تمام سائنسدانوں، ماہرین اور سیکورٹی فورسز کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اپنے پیغام میں عزت مآب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ چونکہ اتراکھنڈ بلند ہمالیائی خطہ میں واقع ہے، اس لیے برفانی جھیلوں کی نگرانی کرنا اور ان سے جڑے ممکنہ خطرات سے چوکنا رہنا ہمارے لیے انتہائی اہم ہے۔ وسندھرا تال میں قبل از وقت وارننگ سسٹم کا قیام تکنیکی اور سائنسی نقطہ نظر سے ریاست کی آفات سے نمٹنے کی تیاری کو مزید مضبوط کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ ریاستی حکومت سائنسی اداروں، ماہرین اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں شامل تمام محکموں کے ساتھ تال میل کے ذریعے ہمالیائی علاقوں میں جدید نگرانی اور ابتدائی وارننگ کے نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ مہم اتراکھنڈ اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے ذریعہ نیشنل گلیشیل لیک آؤٹ برسٹ فلڈ رسک ریڈکشن پروگرام کے تحت چلائی جا رہی ہے۔ مہم کی ٹیم میں سینٹرل بلڈنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (سی بی آر آئی)، روڑکی، اور واڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہمالین جیولوجی، دہرادون کے سائنسدان اور تکنیکی ماہرین شامل ہیں۔ ریاستی ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (SDRF)، نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (NDRF)، اور انڈو تبت بارڈر پولیس (ITBP) کے اہلکار بھی ہمالیائی اور ناقابل رسائی علاقوں میں سیکورٹی، نقل و حمل اور فیلڈ سپورٹ کے لیے مہم ٹیم کے ساتھ ہوں گے۔ USDMA مہم کے لیے ضروری ہم آہنگی اور لاجسٹک مدد فراہم کر رہا ہے۔ USDMA نے USDMA کے ساتھ مواصلات اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے ٹیم کو سیٹلائٹ فونز اور لوارتھ آربٹ آلات فراہم کیے ہیں۔ اس موقع پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی کے سکریٹری جناب ونود کمار سمن، ایڈیشنل چیف ایگزیکیٹو آفیسر ایڈمنسٹریشن، مسٹر پرکاش چندر، ایڈیشنل چیف ایگزیکیٹو آفیسر امپلیمنٹیشن (ڈی آئی جی)، مسٹر راجکمار نیگی، کمانڈنٹ ایس ڈی آر ایف، مسٹر ارپن یادوونشی، ڈائریکٹر سی بی آر آئی، مسٹر پردیپ کمار، سی بی آر آئی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر راجکمار نیگی موجود تھے۔

تکنیکی ڈیٹا کی بنیاد پر خطرے کی تشخیص

دہرہ دون: یہ نظام وسندھرا تال اور اس کے اطراف میں ماحولیاتی اور ہائیڈرولوجیکل تبدیلیوں کی مسلسل نگرانی کے قابل بنائے گا۔ سینسر سے حاصل کردہ ڈیٹا ممکنہ غیر معمولی تبدیلیوں کی نشاندہی کرنے اور متعلقہ حکام کو بروقت الرٹ فراہم کرنے میں مدد کرے گا۔ چیف سکریٹری جناب آنند بردھن نے کہا کہ ہمالیہ کے اونچے خطہ میں برفانی جھیلوں کی سائنسی نگرانی اور جدید ابتدائی وارننگ سسٹم کے قیام سے ریاست کی آفات سے نمٹنے کی تیاری کو مزید تقویت ملے گی۔ وسندھرا تال میں شروع کی جانے والی یہ پہل مستقبل میں دیگر حساس برفانی جھیلوں پر اس طرح کے نظام کے قیام کی ایک اہم بنیاد رکھے گی۔

ارلی وارننگ سسٹم کو مضبوط بنانا ایک ترجیح: کوشک

دہرہ دون: ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی کے وزیر جناب مدن کوشک نے کہا کہ اتراکھنڈ میں برفانی جھیلوں کی سائنسی نگرانی کو مضبوط بنانا ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ وسندھرا تال میں قبل از وقت وارننگ سسٹم کا قیام ریاست میں برفانی جھیلوں سے وابستہ خطرات کی نگرانی کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام پانی کی سطح، موسم، برف کی صورتحال، پانی کے بہاؤ اور دیگر اہم پیرامیٹرز کے بارے میں مسلسل ڈیٹا فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد آفات کے خطرے کو کم سے کم کرنا ہے اور جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے بلند ہمالیائی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی حفاظت کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے مہم جو ٹیم کو کامیاب اور محفوظ مہم پر مبارکباد دی۔

13 جھیلوں کی حساسیت، 6 جھیلوں کا باتھ میٹری سروے مکمل

دہرہ دون: ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی کے سکریٹری جناب ونود کمار سمن نے کہا کہ ریاستی حکومت اتراکھنڈ میں برفانی جھیلوں کی حالت اور ممکنہ برفانی جھیلوں کے پھٹنے والے سیلاب (GLOFs) کے خطرے کے بارے میں مسلسل نگرانی اور سائنسی مطالعہ کر رہی ہے۔ نیشنل ریموٹ سینسنگ سینٹر (NRSC) کے 2023 کے اعداد و شمار کے مطابق، ریاست میں کل 344 برفانی جھیلوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) اور تکنیکی اداروں نے اتراکھنڈ میں 13 برفانی جھیلوں کو ہائی رسک جھیلوں کے طور پر شناخت کیا ہے۔ ان میں باگیشور کی ایک جھیل، چمولی میں چار، پتھوراگڑھ میں چھ، تہری گڑھوال میں ایک اور اترکاشی میں ایک جھیل شامل ہے۔ سکریٹری جناب ونود کمار سمن نے کہا کہ ان ہائی رسک برفانی جھیلوں کی سائنسی اور تکنیکی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر چھ جھیلوں کا غسل میٹرک سروے مکمل کر لیا گیا ہے۔ چمولی ضلع میں سرسوتی تال اور وسندھرا تال پروگلیسی جھیلوں، اترکاشی ضلع میں کیدارتال، اور پتھوراگڑھ ضلع کی درما وادی میں مبانگ، پنگرو، اور سکتی یانکتی جھیلوں کے لیے باتھ میٹرک سروے مکمل ہو چکے ہیں۔ سروے میں جھیلوں کی گہرائی، پانی کے ذخیرہ کرنے کی صلاحیت، اور دیگر اہم ہائیڈروولوجیکل ڈیٹا اکٹھا کیا گیا ہے، جس کا استعمال سائنسی طور پر طوفان کے ممکنہ خطرے کا اندازہ لگانے اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ضروری تیاریوں کو مضبوط کرنے کے لیے کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ برفانی جھیلوں کی نگرانی کے لیے متعلقہ مرکزی اور تکنیکی ایجنسیوں کے ساتھ ریاستی سطح پر تال میل قائم کیا گیا ہے۔ جھیلوں میں پانی کی سطح، سائز میں تبدیلی اور دیگر ممکنہ خطرات کی باقاعدہ نگرانی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ مسٹر سمن نے کہا کہ طوفانی بارشوں سے نشیبی بستیوں، سڑکوں، پلوں، ہائیڈرو پاور پروجیکٹس اور دیگر اہم انفراسٹرکچر کو ممکنہ خطرے کے پیش نظر پیشگی تیاری اور بروقت وارننگ سسٹم کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت کا مقصد سائنسی اعداد و شمار کی بنیاد پر خطرے کی نشاندہی کرنا اور متاثرہ علاقوں میں بروقت ضروری حفاظتی اور بچاؤ کے اقدامات کو یقینی بنانا ہے۔

دہرہ دون کے رینجر گراؤنڈ میں 5 سے 11 اکتوبر تک سجے گا 'سرس فوڈ فیسٹول'

پہاڑی کھانوں اور دستکاریوں کی نمائش کی جائے گی، جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ دھامی کریں گے

دہرہ دون: دہرادون کے تاریخی رینجر گراؤنڈ میں 5 سے 11 اکتوبر تک عظیم الشان "سرس فوڈ فیسٹیول" کا انعقاد کیا جائے گا۔ سات روزہ فیسٹیول کا افتتاح وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کریں گے۔ اس میلے میں اتراکھنڈ کے روایتی پہاڑی کھانوں کے ذائقوں اور شاندار دستکاری کا ایک انوکھا امتزاج دکھایا جائے گا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ نے سرس فوڈ فیسٹیول کی تیاریوں کے سلسلے میں منگل کو وکاس بھون آڈیٹوریم میں تمام متعلقہ لائن محکموں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ایک شاندار اور یادگار تقریب کو یقینی بنانے کے لئے بروقت تیاریاں مکمل کریں۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے بتایا کہ میلے میں 200 سے زیادہ اسٹال لگائے جائیں گے جس میں مختلف محکموں بشمول نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن اور سیلف ہیلپ گروپس شامل ہیں۔ یہ اسٹالز روایتی

پہاڑی کھانوں کے ساتھ ساتھ ریاست کے مشہور دستکاری، ہینڈ لومز اور مقامی مقامی مصنوعات کی نمائش اور فروخت کریں گے۔ میلے کی رونق بڑھانے کے لیے کھانے پینے کے اسٹالز کے درمیان مقابلہ منعقد کیا جائے گا۔ بہترین ذائقہ اور پریزنٹیشن کی بنیاد پر ٹاپ تین پوزیشنز حاصل کرنے والے سٹال آپریٹرز کو نقد انعامات سے نوازا جائے گا۔ مزید برآں، زراعت، باغبانی، صنعت، سیاحت، سلک، اور روزگار جیسے محکمے ایک طے شدہ فہرست کے مطابق اپنے استفادہ کنندگان کے ساتھ بات چیت اور سیمینار منعقد کریں گے۔

تقریب کے خوش اسلوبی سے انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ نے پولیس انتظامیہ کو رینجر گراؤنڈ کے ارد گرد مضبوط سیکورٹی اور ہموار ٹریفک انتظام کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ میونسپل کارپوریشن کو احاطے میں مسلسل صفائی برقرار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور فوڈ سیفٹی اور فائر سیفٹی کے محکموں کو خصوصی چوکسی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میلے میں ہر شام رنگارنگ ثقافتی پروگرام بھی منعقد کیے جائیں گے۔ پروجیکٹ ڈائریکٹر وکرم سنگھ، ضلع ترقیاتی افسر سنیل کمار، چیف ایگریکلچر آفیسر دیویندر سنگھ، ضلع سماجی بہبود افسر دیپانکر گھلدیال، ضلع سپلائی افسر کے. اگروال، ڈسٹرکٹ ٹورازم ڈیولپمنٹ آفیسر جسپال چوہان اور تمام لائن محکموں کے سینئر افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

یکم اکتوبر سے شروع ہوگا کان کنی سیشن: غیر قانونی کان کنی کیلئے زیرو ٹالرینس

کان کنی والے علاقوں میں سی سی ٹی وی اور اینٹی مائننگ ٹاسک فورس 24 گھنٹے سرگرم رہیں گی، ماحولیاتی پہل: سٹون کرشر کے لیے 1000 درخت لگانا لازمی - ڈی ایم

دہرہ دون: ضلع میں آئندہ کان کنی کا سیزن 2026-27 یکم اکتوبر سے شروع ہونے والا ہے۔ کان کنی کے کاموں کو ہموار، باقاعدہ اور شفاف طریقے سے یقینی بنانے کے لیے منگل کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان کی صدارت میں ڈسٹرکٹ مائننگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ ضلع مجسٹریٹ نے عہدیداروں کو سخت ہدایات جاری کیں کہ وہ غیر قانونی کانکنی، نقل و حمل اور ذخیرہ اندوزی پر مکمل طور پر روک لگائیں اور حکومت اور عدالتی ہدایات کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ آبادی والے علاقوں میں عوامی تحفظ اور آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے دریا کی کھدائی اور چینلائزیشن بہت اہم ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے تمام سب ڈویژنل مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ فوری طور پر آفت زدہ علاقوں کی نشاندہی کریں اور معدنیات کی مقدار کا درست اندازہ لگائیں۔

انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ نئی شناخت شدہ لاٹوں کے لیے ٹینڈر کا عمل جلد از جلد مکمل کیا جائے، ضابطوں کے مطابق۔ غیر قانونی کانکنی اور نقل و حمل کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لیے ضلع مجسٹریٹ نے تحصیل سطح پر تشکیل دی گئی اینٹی مائننگ ٹاسک فورس کو فعال کرنے اور کان کنی والے علاقوں میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کو فعال رکھ کر باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے گاڑیوں کی فٹنس، ڈرائیوروں کی شناخت اور کان کنی کے کاموں میں مصروف کارکنوں کی حفاظت اور سہولیات پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔ انہوں نے مائننگ گاڑیوں میں ریڈیم اور فوگ لائٹس کی لازمی تنصیب، سٹون کرشر میں وزنی مشینوں کی فراہمی اور گھوڑوں، خچروں اور ٹریکٹر ٹرالیوں کا باقاعدہ معائنہ کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کان کنی والے علاقوں میں ماحولیاتی تحفظ اور بچوں کی تعلیم کے انتظامات پر سختی سے عمل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سٹون کرشر آپریٹرز کو کم از کم 1000 درخت لگانے کی بھی ہدایت کی۔

ڈسٹرکٹ مائننگ آفیسر نے بتایا کہ کان کنی کے تین لیز پرائیویٹ اراضی کے لیے، چار فاریسٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے لیے، آٹھ گڑھوال منڈل وکاس نگم لمیٹڈ کے لیے، ایک ای ٹینڈرنگ کے لیے، اور 14 میسرز کیلاش ریور بینڈ ایل ایل پی کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ ان لاٹوں کے لیے کل کان کنی کا رقبہ 659.81 ہیکٹر مختص کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فی الحال 69 میں سے 30 لاٹوں پر کان کنی کا کام جاری ہے، جس سے ?31.26 کروڑ کی آمدنی ہوئی ہے۔ باقی لاٹوں کے لیے ضروری کارروائی جاری ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) اسمرتی پرمار، ایس پی سواتنتر سنگھ، ایس ڈی ایم ونود کمار، ایس ڈی ایم رویندرا جوانٹھا، ڈسٹرکٹ مائننگ آفیسر ایشوریہ شاہ، جی ایم وی این منیجر کسم چوہان، سی او وویک سنگھ، آر ٹی او سے روشنی پنت، تمام ایس ڈی ایم، مائننگ کمیٹی کے دیگر ممبران اور دیگر متعلقہ ضلعی افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

کابینی وزیر جوشی نے 'آنگن کا ملن' پروگرام میں حصہ لیا، آنگن واڑی کارکنوں اور آشا بہنوں کو اعزاز سے نوازا

دہرہ دون: کابینی وزیر گنیش جوشی نے آج پرائمری اسکول، غازی والا میں منعقد "آنگن کا ملن" پروگرام میں شرکت کی، جو وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کی یاد میں چلائے جانے والے "سیوا سنکلپ ابھیان" کے ایک حصے کے طور پر چلائے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر کابینی وزیر گنیش جوشی نے آنگن واڑی کارکنوں، معاونین اور آشا بہنوں کو ان کے شاندار کام کے لیے اعزاز سے بھی نوازا۔ پروگرام کے دوران، اس نے حاملہ خواتین کے لیے بے بی شاور کیا اور استفادہ کنندہ خواتین اور نوعمر لڑکیوں میں مہالکشمی کٹس، بے بی کٹس، اور نیوٹریشن کٹس تقسیم کیں۔ وزیر نے آنگن واڑی سنٹر میں چھوٹے بچوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی لمبی اور صحت مند زندگی کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا یوم پیدائش پورے ملک اور ریاست میں خدمت کے عمل کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے "لڑکی کو بچائیں، لڑکی کو تعلیم دیں" کا پیغام دیا ہے اور خواتین کا احترام اور انہیں بااختیار بنانا ہماری ترجیح ہے۔

کابینی وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس" کے نعرے کے ساتھ عوامی بہبود کے لیے کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنگن واڑی مراکز بچوں کی ترقی اور اقدار کے لیے پرائمری اسکول ہیں۔ آنگن واڑی کارکنان بچوں کی دیکھ بھال، غذائیت اور ابتدائی تعلیم میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنگن واڑی کارکن، ماؤں سے دوسری ماں کے طور پر، بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی مجموعی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ ہماری ثقافت کہتی ہے کہ جہاں خواتین کی عزت ہوتی ہے وہیں خوشی اور خوشحالی رہتی ہے۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ ایک خاندان، سماج اور قوم کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ماں صحت مند ہو، بیٹی تعلیم یافتہ ہو، اور خواتین خود انحصار اور بااختیار ہوں۔ اسی جذبے کے ساتھ، آج ہماری استفادہ کرنے والی بہنوں کو مہالکشمی کٹس، بے بی کٹس، اور نوعمر لڑکیوں کے لیے نیوٹریشن کٹس فراہم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک کٹ نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک احساس ہے: ماں کی فکر، نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال، اور ہماری نوعمر لڑکیوں کی بہتر صحت اور تغذیہ کے لیے عزم۔ پروگرام کے دوران آنگن واڑی کارکنوں نے مسوری اسمبلی حلقہ کے تحت آنگن واڑی مراکز کو ضروری سہولیات اور سامان فراہم کرنے کے لیے کابینہ وزیر گنیش جوشی کا شکریہ ادا کیا۔ اعزاز پانے والے یہ تھے: آنگن واڑی کارکنان: مینو دھیمان، دیوکی چھولا، شلپا، دیپ مالا، پونم ادھیکاری۔ آشا کارکن: سنیتا چوہان۔ اس موقع پر گاؤں کی سربراہ پونم رگی، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر جتیندر کمار، لکشمن سنگھ راوت، جتیندر رانا، سنجے شرما، منڈل جنرل سکریٹری کرن، بھوپال سنگھ چوہان، اوتار سنگھ، مایا رانا، سمندر سنگھ، کیدار جوشی، سپنامال، اور دیگر موجود تھے۔

میونسپل کارپوریشن کے افسران 15 دنوں کے اندر صفائی کے نظام کو ہموار کریں

دہرہ دون: ریاستی کابینی وزیر خزانداس نے ودھان سبھا میں اپنے دفتر کے کمرے میں راج پور روڈ اسمبلی حلقہ میں زیر التواء اور جاری کاموں کے سلسلے میں ایک مشترکہ محکمانہ میٹنگ کی صدارت کی۔ وزیر موصوف نے راج پور روڈ اسمبلی حلقہ میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے کئے جا رہے کاموں جیسے صفائی، نالیوں کی صفائی، فوگنگ وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ کچرا اٹھانے اور نالیوں کی صفائی پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کا کام غیر تسلی بخش دکھائی دیتا ہے۔ صفائی کے لیے بار بار درخواستیں دی جا رہی ہیں جس سے عوام کو بے شمار مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے میونسپل کارپوریشن کے افسران کو 15 دنوں کے اندر صفائی کے نظام کو ہموار کرنے کی ہدایت کی۔ وزیر نے محکمہ تعمیرات عامہ کی طرف سے کئے جا رہے کاموں کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے انہیں ہدایت دی کہ وہ 15 اکتوبر تک تمام سڑکوں کو گڑھے سے پاک کرنے کے لئے عزت مآب وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی ہدایت پر سختی سے عمل کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ سڑکوں کو گڑھوں سے پاک کرنے کے لئے جلد ہی ٹنڈرس طلب کر کے کام میں تیزی لائی جائے۔

وزیر نے یو پی سی ایل کے عہدیداروں سے بجلی کی لائنوں کے زیر زمین ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے تاکید کی کہ تمام کام وقت پر مکمل کئے جائیں۔ انہوں نے چوراہوں کی خوبصورتی، ماڈل کالونی کی تعمیر، سیوریج لائن کی تعمیر، ہریدوار روڈ پر فٹ اوور برج کی تعمیر، پینے کے پانی کے منصوبوں، پریڈ گراؤنڈ اور پلٹن بازار کے زیر التواء پروجیکٹوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں پر بھی بات کی۔ انہوں نے تاکید کی کہ تمام منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ اجلاس میں شرکت نہ کرنے والے دو محکموں اسمارٹ سٹی اور ڈرنکنگ واٹر کارپوریشن پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ دونوں محکموں کے لیے جوابدہی کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم کے خواب کو پورا کرنے کے لیے ہمیں اپنے گھروں، محلوں، شہروں اور اپنی ریاست سے شروعات کرنی چاہیے۔ میونسپل کمشنر آلوک کمار پانڈے اور میونسپل کارپوریشن، محکمہ تعمیرات عامہ، یو پی سی ایل اور واٹر انسٹی ٹیوٹ کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

بارش سے تباہ شدہ سڑکوں کے حوالے سے انتظامیہ سخت

دھرادون میں بڑی اور اندرونی سڑکوں پر سائٹ کا معائنہ کیا جائے گا

دہرہ دون: مون سون بارشوں سے دہرادون میونسپل کارپوریشن کے علاقے کے اندر اہم اور رابطہ سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان اور اس کے نتیجے میں سڑکوں پر پڑنے والے گڑھوں کے پیش نظر، ضلع انتظامیہ نے سڑکوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے موثر کارروائی شروع کی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان کی ہدایات پر ضلع کے مختلف علاقوں میں 48 بڑی اور اندرونی سڑکوں کا جائے وقوعہ معائنہ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے مختلف محکموں کے عہدیداروں کو روٹ وار ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ نامزد افسران اپنے تفویض کردہ راستوں کا سائٹ پر معائنہ کریں گے، تباہ شدہ اور گڑھے والے علاقوں کی نشاندہی کریں گے، اور متعلقہ روڈ ڈیپارٹمنٹ/ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کو ضروری مرمت اور گڑھوں سے پاک سڑکوں کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ راستوں میں دہرادون-مصوری روڈ، راج پور روڈ، ہریدوار بائی پاس، کنوالی روڈ، متوالا سے کرگی چوک، نرنجن پور تا رملا بائی پاس، بالی والا چوک سے آئی ایس بی ٹی، پٹیل نگر، نہرو روڈ، دھرم پور، رائے پور، سہرادھارا، چکرہ روڈ، ٹی سی روڈ، پری ٹاؤن روڈ شامل ہیں۔ اور شہر کے اندر مختلف داخلی سڑکیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہدایت دی ہے کہ سائٹ پر معائنہ کے دوران گڑھوں، تباہ شدہ جگہوں اور ضروری مرمت کی فہرست تیار کی جائے۔ محفوظ اور قابل رسائی ٹریفک کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ محکموں اور عمل درآمد کرنے والے اداروں کی طرف سے ضروری کارروائی کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے نامزد افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے مقرر کردہ راستوں کا معائنہ کریں اور گڑھوں اور تباہ شدہ علاقوں کے بارے میں مکمل معلومات/رپورٹ تصویروں کے ساتھ ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (DDMA)، دہرادون کو دو دن کے اندر فراہم کریں۔ یہ کارروائی، جو مانسون کے بعد سڑکوں کی اصل حالت کا جامع جائزہ لینے اور ان کی فوری مرمت کے لیے کی جا رہی ہے، شہر اور آس پاس کے علاقوں میں سفر کو محفوظ اور ہموار بنانے میں مدد دے گی۔

این آئی سی اتراکھنڈ نے 'عوامی معلومات' پر یک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا

"ایک شناخت، کئی خدمات،" آئی ٹی سکریٹری ڈاکٹر پنکج کمار پانڈے مہمان خصوصی تھے

دہرہ دون: نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (NIC)، اتراکھنڈ اسٹیٹ یونٹ نے، ہوٹل سیفرون لیف، دہرادون میں "عوامی معلومات - ایک شناخت، بہت سی خدمات" پر ایک روزہ ورکشاپ کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ ورکشاپ کا بنیادی مقصد ریاستی حکومت کے اہلکاروں کو نیشنل سنگل سائن آن (SSO) پلیٹ فارم "میری پہچان" کی فعالیت، خصوصیات اور افادیت سے واقف کرانا تھا۔ پروگرام کے افتتاحی سیشن کا آغاز مہمانوں کے استقبال اور چراغاں سے ہوا۔ مسٹر اروند کمار دوھچی، اسٹیٹ انفارمیٹکس آفیسر اور ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (DDG اور SIO)، NIC اتراکھنڈ اسٹیٹ یونٹ نے استقبالیہ خطبہ دیا، ورکشاپ کے مقاصد اور ریاست میں مختلف شہری-مرکزی خدمات میں "عوامی معلومات" کو لاگو کرنے کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ "میری پہچان" "ایک قومی سنگل سائن آن پلیٹ فارم ہے جو شہریوں کو ایک صارف کی سند کے ذریعے ملک بھر میں عوامی اور نجی خدمات کی وسیع رینج تک بغیر کسی رکاوٹ کے رسائی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ "میری پہچان" کا آغاز عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے جولائی 2022 میں گاندھی نگر، گجرات میں کیا تھا، اور تب سے 3,000 سے زیادہ پروجیکٹ پلیٹ فارم سے منسلک ہو چکے ہیں، روزانہ 5.5 ملین سے زیادہ لین دین پر کارروائی ہوتی ہے، اور 20 ملین سے زیادہ صارفین اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ شری وی ٹی وی رمن، سائنٹسٹ-جی/ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل اور گروپ کوآرڈینیٹر، این آئی سی ہیڈکوارٹر، نئی دہلی، نے افتتاحی خطاب کیا۔ انہوں نے سنگل سائن آن پلیٹ فارم کو شہری خدمات کے لیے محفوظ قرار دیا۔

تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر پنکج کمار پانڈے، آئی اے ایس، سکریٹری (آئی ٹی) حکومت اتراکھنڈ تھے۔ اپنے خطاب میں، انہوں نے ڈیجیٹل گورننس اور شہریوں پر مبنی خدمات کی تیز تر فراہمی کے میدان میں "جن پریچے" جیسے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کیا، اور تمام ریاستی محکموں سے اس پلیٹ فارم کو تیزی سے اپنانے کی اپیل کی۔ افتتاحی سیشن مسٹر دیال کھنڈیلوال، سائنسدان-جی/ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل، این آئی سی ہیڈکوارٹر، نئی دہلی کے شکریہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ افتتاحی سیشن کے بعد تکنیکی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے، جناب سنجے شرما، سینئر ڈائریکٹر (آئی ٹی)، جن پرچائے ڈویژن، این آئی سی نے "SSO" جان پریچے" پر ورکشاپ کا خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد جناب امیت کمار، جوائنٹ ڈائریکٹر (آئی ٹی) نے "جن پریچے کی ویلیو ایڈڈ سروسز" کے بارے میں معلومات پیش کیں۔

سنبھل تشدد: مُلاّ افروز کی 'این ایس اے' حراست منسوخ

سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت پر 10 لاکھ کا لگایا جرمانہ

سنبھل : (پی این ایس) سنبھل تشدد معاملے میں سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت پر سخت کارروائی کی ہے۔ سپریم کورٹ نے سنبھل تشدد معاملے کے ملزم مُلاّ افروز کی 'نیشنل سیکورٹی ایکٹ' (این ایس اے) کے تحت 'پریوینٹو ڈیٹینشن' منسوخ کر دی ہے۔ عدالت نے الٰہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو بھی منسوخ کر دیا، جس میں مُلاّ افروز کی حراست کو برقرار رکھا گیا تھا۔ اتنا ہی نہیں سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت پر 10 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو کی بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ پورے معاملے میں سب سے اہم سوال پولیس حراست میں دیے گئے مبینہ اعترافی بیان کو لے کر تھا۔ مُلاّ افروز کی جانب سے سپریم کورٹ میں دلیل دی گئی تھی کہ اس کی گرفتاری پولیس حراست میں دیے گئے اعترافی بیان کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ 'پریوینٹو ڈیٹینشن' کے لیے صرف

متعدد مجرمانہ مقدمات کا موجود ہونا کافی نہیں ہوسکتا۔ اتر پردیش حکومت کی جانب سے دلیل دی گئی کہ دستیاب مواد سے یہ خدشہ ظاہر کیا گیا کہ مُلاّ افروز مستقبل میں تشدد کو ہوا دے سکتا ہے یا امن وسلامتی کو متاثر کرسکتا ہے، لیکن سپریم کورٹ نے پولیس حراست میں دیے گئے مبینہ قبول نامے کو 'پریوینٹو ڈیٹینشن' کی درست بنیاد ماننے سے انکار کردیا۔ سپریم کورٹ نے صاف کہا کہ پولیس حراست میں دیے گئے مبینہ قبول نامے کی بنیاد پر این ایس اے حراست کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ 24 نومبر 2024 کو سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے عدالتی سروے کے دوران ہوئے تشدد سے متعلق ہے۔ تشدد میں 4 افراد کی موت ہوئی تھی۔ مُلاّ افروز کو اس تشدد کا مبینہ مرکزی ملزم بتایا گیا تھا۔ تشدد کے تقریباً 54 دنوں کے بعد اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ بعد میں اسے الٰہ آباد ہائی کورٹ سے ضمانت مل گئی تھی۔ اس کے باوجود 13 اکتوبر 2025 کو اس کے خلاف نیشنل سیکورٹی ایکٹ (این ایس اے) کے تحت 'پریوینٹو ڈیٹینشن' کا حکم جاری کیا گیا۔ فیصلہ سنانے کے وقت جسٹس دتا نے اپنے لاکلرک کو خراج عقیدت پیش کیا، جن کا 27 ویں سالگرہ سے قبل ہی انتقال ہوگیا تھا۔ جسٹس دتا نے یہ فیصلہ ان کے نام وقف کیا۔ قابل ذکر ہے کہ 8 ستمبر کو فیصلہ محفوظ رکھتے وقت بنچ نے مبینہ حراستی اعترافی بیان کی مطابقت اور اہمیت پر سوال اٹھائے تھے، اور پوچھا تھا کہ کیا ایسا اعترافی بیان پریوینٹو ڈیٹینشن کا حکم جاری کرنے کے لیے ضروری شخصی اطمینان کی بنیاد بن سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ کا طلبہ کو کتابوں سے جڑنے کا مشورہ

یوگی آدتیہ ناتھ کا چلڈرن فیئر ایوارڈ تقریب سے خطاب

گورکھپور: (پی این ایس) چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے اے آئی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے درمیان طلباء کو کتابوں سے جڑے رہنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی کام کو آسان بنا سکتا ہے اور سوالات کے جوابات دے سکتا ہے، لیکن یہ نہیں سکھا سکتا کہ سوال کیسے پوچھیں۔ کتابیں تجسس پیدا کرنے اور سوچنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وزیراعلیٰ پیر کو دگ وجے ناتھ پوسٹ گریجویٹ کالج میں چلڈرن فیئر ایوارڈ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کو ٹیکنالوجی کا استعمال ضرور کرنا چاہیے لیکن اسے عوامی اور قومی فلاح کے لیے استعمال تک محدود رکھنا چاہیے۔ کتابیں علم کا ایک ذریعہ ہیں جو طلباء کو کسی موضوع کو گہرائی سے سمجھنے اور اس کے بارے میں نئے سوالات اٹھانے کی اجازت دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر میدان میں اے آئی کا چرچا ہو رہا ہے۔ ٹیکنالوجی تیزی سے بدل رہی ہے اور اس کے ذریعے بہت سے مشکل کام آسان ہو گئے ہیں۔ طلباء اسے مطالعہ کرنے اور اپنے علم میں اضافے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن انہیں اپنی سوچ کی جگہ ٹیکنالوجی کو نہیں آنے دینا چاہیے۔ آسانی سے جوابات حاصل کرنا اور صحیح سوالات پوچھنا دو

مختلف چیزیں ہیں۔ اگر طلباء متجسس رہیں تو نئی دریافتوں اور اختراعات کی راہیں کھلیں گی۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ نے تمام حاضرین سے ماحول کی حفاظت، صفائی ستھرائی برقرار رکھنے، ٹریفک قوانین پر عمل کرنے اور منشیات سے دور رہنے کا حلف دلایا۔ انہوں نے مختلف مقابلوں میں جیتنے والے طلباء کو انعامات سے بھی نوازا۔ ممبر پارلیمنٹ روی کشن شکلا، میئر ڈاکٹر منگلیش شریواستو، ایم ایل اے وپن سنگھ، مدن موہن مالویہ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے وائس چانسلر پروفیسر انوپما شرما کوشک، اور دگ وجے ناتھ پوسٹ گریجویٹ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر او پی سنگھ، نمایاں حاضرین تھے۔ طلباء کو کھیلوں کو آگے بڑھانے کی ترغیب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت تعلیم، ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ کے ساتھ ساتھ کھیلوں کو بھی فروغ دے رہی ہے۔ اولمپکس، ایشین گیمز، اور کامن ویلتھ گیمز میں میڈل جیتنے والوں کو کافی نقد انعامات اور براہ راست سرکاری ملازمتیں دی جاتی ہیں۔ اب تک 550 کھلاڑیوں کو سرکاری نوکریاں دی جا چکی ہیں۔ مزید 500 کھلاڑیوں کی براہ راست بھرتی اگلے ہفتے شروع ہو گی۔ وزیر اعلیٰ نے طلباء کو ناکامی سے خوفزدہ نہ ہونے کا درس دیتے ہوئے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی مثال دی۔ انہوں نے کہا کہ کلام لڑاکا پائلٹ بننا چاہتے تھے لیکن وہ منتخب نہیں ہوئے۔ اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور بعد میں ملک کے میزائل مین بن گئے۔

جھانسی میں دردناک حادثہ: ندی میں ایک کو بچانے کی چکر میں پانچ ڈوبے

سبھی کی موت، شردھا کی رسم کے دوران پیش آیا حادثہ

جھانسی: (پی این ایس) جھانسی ضلع کے رانی پور علاقے کے دیوی سنگھ پورہ گاؤں میں ایک دردناک حادثہ پیش آیا ہے۔ ایک خاندان کے پانچ افراد جو شردھا کی رسومات کے لیے سکھنائی ندی گئے تھے ڈوب گئے۔ جس سے افراتفری پھیل گئی۔ پانچوں ایک دوسرے کو

بچانے کے چکر میں ڈوب گئے۔ اس حادثے سے جائے وقوعہ پر کہرام مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور غوطہ خور جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ مقامی لوگوں اور غوطہ خوروں کی مدد سے تمام متاثرین کو ندی سے نکال کر فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا تاہم ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تمام لوگ شردھا کی رسم کے لیے سکھنائی ندی گئے تھے۔ اسی دوران ابھینے ڈوبنے لگا۔ ایک ایک کر کے دوسرے اسے بچانے کے لیے پانی میں کود پڑے۔ چند منٹوں میں پانچوں گہرے پانی میں ڈوب گئے۔ ان میں ارپت (12)، انوپ تیواری (45)، ابھینے تیواری (26)، شریانش تیواری (21)، اور پشکر شکلا (23) شامل ہیں۔ یہ تمام نوجوان ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی موت کی خبر نے ان کے اہل خانہ کو شدید غم میں مبتلا کر دیا ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور معاملے کی تفتیش شروع کر دی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (RA) ڈاکٹر اروند کمار کے مطابق لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ مقامی انتظامیہ نے متاثرین کے اہل خانہ کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اس واقعہ نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

آگرہ میں سی ای سی گیانیش کمار کے گھر کے باہر پولیس فورس تعینات، 6 کانگریسی گرفتار

آگرہ: پولیس نے پیر کے روز آگرہ میں چیف الیکشن کمشنر (CEC) گیانیش کمار کی آبائی رہائش گاہ پر ہونے والے احتجاج کے سلسلے میں کانگریس کے 6 کارکنوں کو گرفتار کیا ہے۔ گارڈ اہلکاروں کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی گئی اور مقدمے میں کئی سنگین الزامات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ایف آئی آر میں آٹھ افراد کو نامزد کیا گیا ہے، جبکہ تقریباً 20 نامعلوم

افراد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کلکٹریٹ کے بعد رہائش گاہ پر پہنچے کارکنان: پیر کے روز، کانگریس کارکنوں نے پہلے پیدل مارچ کرتے ہوئے کلکٹریٹ کا رخ کیا اور ایک میمورنڈم (یادداشت) پیش کیا۔ اس کے بعد، کچھ کارکن گیانیش کمار کی آبائی رہائش گاہ کی طرف گئے۔ مظاہرین میں کانگریس کی ریاستی تنظیم کے جنرل سیکریٹری انل یادو اور متھرا کے ضلعی صدر مکیش دھنگر شامل تھے۔ ان دو رہنماؤں سمیت کل چھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان سب کو منگل کے روز عدالت میں پیش کیا گیا اور بعد ازاں 3 اکتوبر تک عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا۔ ہری پربت تھانہ میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ احتجاج کے دوران وجے نگر میں واقع رہائش گاہ کے مرکزی گیٹ اور دیواروں پر کالک (سیاہی) پوتی گئی تھی۔ اسپرے پینٹ کا استعمال کرتے ہوئے قابلِ اعتراض نعرے بھی لکھے گئے تھے۔ پولیس کے مطابق، مظاہرین نے وہاں تعینات ہوم

سنبھل: سابق ایم پی مرحوم شفیق الرحمٰن برق پر نازیبا تبصرہ

بی جے پی لیڈر کے میڈیا پوسٹ سے ماحول گرم

سنبھل: (پی این ایس) بی جے پی کے سابق علاقائی نائب صدر راجیش سنگھل نے سوشل میڈیا پوسٹ سے سیاسی ماحول کو گرما دیا۔ انہوں نے مرحوم سابق ایم پی شفیق الرحمٰن برق کو طالبان کا حامی قرار دیا اور ان پر مندروں اور شری کالکی دھام کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام لگایا۔ سنگھل نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ شری کالکی دھام کے ہیڈ پجاری آچاریہ پرمود کرشنم کو جان سے مارنے کی دھمکیاں ملی ہیں۔ انہوں نے آچاریہ کرشنم کی سیکورٹی بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ سنگھل نے الزام لگایا کہ سابق ایم پی شفیق الرحمٰن نے پہلے سنبھل میں شری کالکی دھام سمیت کئی مندروں کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ بی جے پی لیڈر نے یہ بھی الزام لگایا کہ موجودہ

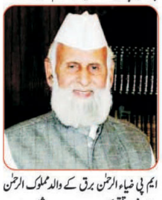

ایم پی ضیاء الرحمٰن برق کے والد مملوک الرحمٰن برق انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر جاری بیانات کی وجہ سے انتظامیہ نے بی جے پی لیڈر راجیش سنگھل، ایم پی کے والد مملوک الرحمٰن برق، جامع مسجد کمیٹی کے سربراہ اور اے آئی ایم آئی ایم لیڈران ظفر علی اور شکیل احمد کو نوٹس جاری کر کے ان پر پابندی لگا دی ہے۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سوشل میڈیا یا عوامی مقامات پر بیانات نہ دیں۔ اکھلیش یادو کا موقف پوری طرح سے مثبت ہے۔ اتر پردیش میں بھارت اتحاد کے تحت مل کر الیکشن لڑیں گے۔ بی جے پی سے پاک حکومت فرقہ پرست طاقتوں کو کمزور کرے گی۔ یہ بات سنبھل سے ایس پی ایم پی ضیاء الرحمٰن برق نے کہی۔ انہوں نے یہ بات پیر کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر لکھی۔

لکھنؤ: ریاستی وزیر برائے اعلیٰ تعلیم یوگیندر اپادھیائے نے آشیانہ واقع ہائر ایجوکیشن کونسل اور ہائر ایجوکیشن ڈائرکٹوریٹ کیمپ دفتر کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ کیا

ہماری پارٹی کسی کی چوکھٹ پر نہیں جا رہی ہے: چندر شیکھر

سنبھل: (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی نے منگل کو ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا۔ تقریب کے لیے سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ پریس کانفرنس کے دوران پارٹی کے قومی صدر اور ایم پی چندر شیکھر آزاد نے پریس کانفرنس کی۔ سنبھل میں آزاد سماج پارٹی کے ضلع صدر شہزاد عالم کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس کے دوران پارٹی کے قومی صدر اور ایم پی چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ پارٹی نے اتر پردیش میں 87 انچارجوں کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن پہلے بریلی میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا، اور آج چندوسی میں پروگرام ہو رہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ اتحاد کے سوال پر چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ ان کی پارٹی کسی کی چوکھٹ پر نہیں جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس کے ساتھ عوام کا اتحاد ہے اسے کسی کی چوکھٹ پر جانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی بھی اپوزیشن پارٹی جو بی جے پی کو شکست دینے کی

بات کرتی ہے اسے ایم ایل سی انتخابات میں اپنی طاقت دکھانی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ساڑھے 9 سالوں میں لوگوں کو کھانا، کپڑا اور رہائش فراہم نہیں کی گئی۔ نوجوان بے روزگار ہیں، اسکول بند ہو رہے ہیں، اور شراب کی دکانیں کھل رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بھرتی پیپر مسلسل لیک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اگر آپ سنبھل کا اخبار اٹھائیں تو آپ کو روزانہ تین چار قتل کی خبریں ملیں گی۔ انہوں نے سوال کیا کہ بی ٹیم کو الیکشن سے صرف دو سال پہلے کیوں یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ای وی ایم کے بارے میں بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ وہ خود ای وی ایم کے مخالف ہیں اور انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرائے جانے چاہئیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی سے پورے الیکشن کو منسوخ کرنے کے لیے کہا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھیم آرمی اور نگینہ کے لوگوں کی حمایت پر بھروسہ کرتے ہوئے دوبارہ الیکشن لڑنے کے لئے تیار ہیں۔

سبرت نے پاپا کو کیوں مارا، مجھے کیوں پھنسایا: شالو

کانپور: (پی این ایس) کانپور جیل سے گھر باہر آتے ہوئے فون پر شالو کی تکلیف زبان سے باہر آ گئی۔ سبرت کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے، شالو نے کہا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی ہیں کہ سبرت نے پاپا کو کیوں مارا یا اسے کیوں پھنسایا۔ اس نے گارڈ کو کبھی نہیں بتایا کہ شبھم نام کا آدمی آ رہا ہے۔ اس نے سادگی سے کہا، میرا اسٹاف آ رہا ہے، اسے آنے دو۔ سبرت کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، کیونکہ شوہر اور بیوی کا رشتہ اعتماد کے گہرے بندھن پر مبنی ہے، اور سبرت نے اسی رشتے کو توڑ دیا۔ بھگوان بھی شاید اسے معاف نہیں کرے گا۔ شالو کے مطابق، وہ اس وقت اپنے بیٹے جئے کے بارے میں فکر مند ہے، جو ابھی تک کچھ نہیں جانتا۔ جب سبرت سے اپنے والد کے ساتھ تعلقات کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ رشتہ اس قدر خراب ہو گیا ہے۔ تاہم ریمانڈ کے دوران سبرت نے انہیں بتایا تھا کہ وہ بے قصور ہے۔ شالو کا نام ونیت منوچا کی وصیت میں نہیں ہے، اور سبرت اب جیل میں ہے۔ ونیت کی بیوی پنیتا کی بہو شالو کے ساتھ نہیں جمتی، نتیجتاً شالو اور سبرت کے بیٹے جئے کی جائیداد کی وراثت کا سوال اٹھتا ہے۔ شالو کے بھائی دھیرج کا کہنا ہے کہ گھر والے مل بیٹھ کر اس معاملے پر بات کریں گے۔ مزید برآں، قانونی مشورہ لینے کے بعد وصیت پر بھی جلد تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ جئے کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

رام مندر عطیہ چوری: چارج شیٹ میں اٹھائے چمپت رائے پر سوال؟

ایودھیا: (پی این ایس) رام مندر کے چڑھاوا چوری کے معاملے میں داخل کی گئی چارج شیٹ نے ٹرسٹ کے اس وقت کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کے کردار پر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس نے اسے ملزم کے طور پر نامزد نہیں کیا ہے، لیکن چارج شیٹ میں درج ان کے بیان کے مطابق، اسے 4 جون کی رات تقریباً 9:45 بجے چوری کی معلومات، ویڈیو اور تقریباً 2.25 لاکھ روپے کی رقم سے متعلق ایک پیغام موصول ہوا۔ اگلے دن اسے چوری سے متعلق ویڈیوز بھی دکھائی گئیں۔ اس سے سوال اٹھتے ہیں کہ پولیس کو اطلاع ملنے کے بعد کب اور کس سطح پر اطلاع دی گئی اور کارروائی میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی۔ چارج شیٹ کے مطابق 4 جون کی رات کو گنتی افسر آنند کمار چودھری نے چمپت رائے کے موبائل فون پر ایک ویڈیو اور تحریری پیغام بھیجا تھا۔ اس پیغام میں عطیہ کی رقم سے تقریباً 2.25 لاکھ روپے کی چوری کی اطلاع دی گئی۔ ویڈیو میں نوٹوں کے بنڈل دکھائے گئے۔ تفتیش میں گنتی کے کمرے کے باتھ روم سے اس رقم کی برآمدگی کا بھی ذکر ہے۔ 5 جون کو معاملہ مزید واضح ہو گیا۔ چارج شیٹ کے مطابق ایودھیا پہنچنے کے بعد چمپت رائے نے ٹرسٹ کے عہدیداروں سے ملاقات کی۔ گنتی کے کمرے کی ویڈیوز انہیں ان کی رہائش گاہ پر لیپ ٹاپ کے ذریعے دکھائی گئیں۔ فوٹیج میں چڑھاوے کی گنتی کے دوران مبینہ طور پر نوٹوں کے بنڈلوں سے پیسے نکالے جانے کی تصاویر کا انکشاف ہوا ہے۔ اس کے باوجود 25 جون کو ایف آئی آر درج کی گئی۔ تقریباً تین ہفتوں کا یہ وقفہ اب اس کیس میں ایک اہم سوال بن گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ 4 جون کی رات چمپت رائے کو اطلاع ملنے کے بعد اس نے سب سے پہلے کس کو اطلاع دی؟ کیا پولیس کو فوری اطلاع دی گئی؟ اگر نہیں تو ٹرسٹ کی سطح پر معاملے کی تحقیقات یا تصدیق کا فیصلہ کس نے کیا؟

5 جون کو ویڈیو دیکھنے کے بعد کیا ایکشن لیا گیا؟ چارج شیٹ میں گنتی کے کمرے میں انتظامات، ملازمین کے فرائض، چابیاں اور نذرانہ جمع کرنے کے عمل کا بھی ذکر ہے۔

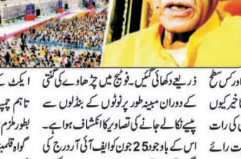

پولیس نے الزامات کی حمایت میں ثبوت کے طور پر سی سی ٹی وی فوٹیج، موبائل فونز اور سی ڈی آر کے تجزیہ اور بازیافت کا حوالہ دیا۔ چارج شیٹ میں کہا گیا ہے کہ آٹھ ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند کی مختلف دفعات اور بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ کے تحت الزامات ثابت ہو چکے ہیں۔ تاہم چمپت رائے کو موجودہ چارج شیٹ میں بطور ملزم نامزد نہیں کیا گیا ہے۔ اس کا بیان بطور گواہ قلمبند کیا گیا ہے۔ چارج شیٹ میں یہ بھی نہیں ہے کہ اس نے چوری میں مدد کی، کسی ملزم کی حفاظت کی، یا تفتیش کو متاثر کیا۔ تاہم، ابتدائی معلومات سے لے کر ایف آئی آر درج کرنے تک کی ٹائم لائن بہت اہم ہے۔

سڑک حادثے میں ڈی ایف او سمیت دو افراد کی موت

لکھنؤ: (پی این ایس) آگرہ لکھنؤ ایکسپریس وے پر منگل کی صبح ایک جھپکی دو لوگوں کیلئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ سنگ میل 68.800 (ناگلہ کھنگر پولیس اسٹیشن ایریا) پر ایک کنٹرول سے باہر اسکارپیو-N ڈیوائیڈر کو توڑ کر مخالف لین میں داخل ہوئی، اور آنے والی XUV700 سے ٹکرا گیا۔ اس خوفناک حادثے

میں اٹاوہ کے ڈی ایف او (ڈسٹرکٹ فاریسٹ آفیسر) وکاس نائک اور ان کے ڈرائیور دیونش کی سیفئی پی جی آئی میں علاج کے دوران موت ہوگئی، جب کہ چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق، منگل کی صبح تقریباً 10:30 بجے، ہریانہ سے لکھنؤ جانے والی ایک اسکارپیو این کو لکھنؤ کے راجکوٹ مین روڈ کی رہنے والی ڈیبورا وری یوگ گوترا ڈی سوزا چلا رہی تھی۔ گاڑی میں ان کی 65 سالہ بیوی بھی سوار تھی۔ سنگ میل 68.800 کے قریب، ڈرائیور کو اچانک نیند آ گئی، جس کی وجہ سے تیز رفتار اسکارپیو کنٹرول کھو بیٹھی۔ گاڑی بائیں ہاتھ کا ڈیوائیڈر توڑ کر دائیں ہاتھ کی لین میں گھس گئی۔

فتح پور میں دھماکہ: آدھے گھنٹے تک دھند رہی برقرار

11 قریبی گھروں میں دراڑیں، 4 ہلاک

فتح پور: (پی این ایس) پیر کی شام فتح پور کے ماواں قصبے میں ایک زوردار دھماکے سے قریبی 11 مکانات بھی متاثر ہوئے۔ کئی گھروں میں دراڑیں پڑ گئیں، جبکہ شہتیروں میں شگاف پڑ گئے اور پلاسٹر اکھڑ گیا۔ دھماکے کے بعد تقریباً آدھے گھنٹے تک جائے وقوعہ پر دھند چھائی رہی جس سے راحت بچاو کارروائیاں شروع نہیں ہوسکیں۔ دھند ختم ہونے کے بعد ہی لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ سکے۔ جائے وقوعہ کے مغرب میں ننکو سنگھ اور چونی سنگھ کے مکانات کو نقصان پہنچا۔ شمال میں روپ کشور سنگھ عرف روپا، جنوب میں شیومول سنگھ اور انمول سنگھ اور مشرق میں رامو گپتا کے مکانات کو نقصان پہنچا۔ مغرب میں رام کرشن دوبے اور شیلو دوبے کے گھر بھی متاثر ہوئے۔ رامو گپتا کی بائک اور کار کو بھی ملبے سے نقصان پہنچا۔ دھماکے کے بعد تقریباً آدھے گھنٹے تک افراتفری پھیلی رہی۔ فتح پور میں ایل پی جی سلنڈر کے استعمال میں معمولی لاپروائی بھی بڑے حادثات کا باعث بن رہی ہے۔ بہت سے معاملات میں گھر والوں کے ساتھ گیس ایجنسیوں کی لاپرواہی بھی ایک عنصر ہے۔ سلنڈر پن میں ہلکی سی رساو کے نتیجے میں

اکثر استعمال کے دوران ہلکی سی لیک ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی فوری جانچ نہ کی جائے تو یہ رساو آگ کا سبب بن سکتا ہے۔ سی ایف او جسبیر سنگھ نے بتایا کہ پچھلے حادثات میں گیس سلنڈر لیک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ سلنڈر میں سپلائی پن کے قریب اکثر ہلکی سی لیک ہوتی ہے۔ اگر رساو بڑھ جائے تو آگ لگ سکتی ہے۔ سلنڈر میں آگ لگنے کے بعد، جب درجہ حرارت نمایاں طور پر بڑھ جاتا ہے تو یہ پھٹ جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں خاندانوں کو ایجنسی سے معائنہ کرنے کے بعد ہی سلنڈر کا استعمال کرنا چاہیے۔ ملواں حادثہ کا ملبہ ہٹانے کے بعد سلنڈروں کی حالت واضح ہو جائے گی۔ یہ بھی معلومات اکٹھی کی جائیں گی کہ سلنڈر کس گیس ایجنسی کا تھا۔ تاہم اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ سلنڈر بھارت گیس ایجنسی کا تھا۔ پانچ ماہ بعد جائے حادثہ سے تقریباً تین کلومیٹر دور فتح پور میں کھانا پکانے کے گیس سلنڈر کے دھماکے نے ایک بار پھر لوگوں کو چونکا دیا۔ پیر کے حادثے میں چار لوگوں کی موت سے آس پاس کے لوگوں کو صدمہ پہنچا۔ اس واقعہ نے کلیان پور تھانہ علاقہ کے پلکھنی گاؤں میں 17 مئی کو ہونے والے سلنڈر حادثے کی یادیں بھی تازہ کر دیں۔ پلکھنی میں کھانا پکانے کے دوران گیس پائپ لیک ہونے سے آگ بھڑک اٹھی۔

صحت کی خدمات اور سہولیات کا جائزہ لینے کو ضلع اسپتال پہنچے ڈی ایم

اسپتال میں صفائی کے نظام میں کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہ ہونے کی تاکید کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) انوجے جھانے مرادآباد ضلع اسپتال کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران، انہوں نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا بغور معائنہ کیا، جن میں او پی ڈی، کیش کاؤنٹر، این سی ڈی اسکریننگ روم، آبھا/رجسٹریشن کاؤنٹر، ادویات کی تقسیم کا کمرہ، کچن، نیوٹریشن ری ہیبلیٹیشن سینٹر (این آر سی)، وارڈز اور دیگر سہولیات شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے متعلقہ ڈاکٹروں اور عملے سے صحت کی سہولیات کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں، اور ہسپتال میں فراہم کی جانے والی صحت کی خدمات کی اصل صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے مریضوں اور ان کے اہل خانہ سے براہ راست بات چیت کی۔

ڈی ایم نے کیش کاؤنٹر پر معائنہ کے وقت تک جاری کردہ رسیدوں کا جائزہ لیا اور رسیدوں کے مقابلے میں جمع کی گئی نقدی کا موازنہ کیا۔ رسیدیں اور نقدی معاہدے میں پائی گئی۔ اس دوران انہوں نے ایک شخص کو فون کیا جو اپنے 7 سالہ بچے کا علاج کر کے واپس آیا تھا اور ڈاکٹر سے علاج اور ضروری ادویات کی دستیابی کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کے بعد ڈی ایم نے این سی ڈی پروگرام کے تحت کی جانے والی اسکریننگ کے بارے میں جانکاری حاصل کی اور ہدایت دی کہ غیر متعدی بیماریوں کی مؤثر اسکریننگ کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلڈ پریشر اور شوگر کی جانچ کے ساتھ ساتھ چھاتی کے کینسر، سروائیکل کینسر اور منہ کے کینسر کی اسکریننگ پر بھی خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ممکنہ بیماریوں کی جلد نشاندہی کی جاسکے اور ضروری علاج و مشاورت فراہم کی جاسکے۔

اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ابھا کاؤنٹر/رجسٹریشن کاؤنٹر کا معائنہ کیا اور وہاں تعینات ملازم سے رجسٹریشن سسٹم کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہسپتال کے تمام رجسٹریشن کاؤنٹرز پر QR کوڈز دستیاب کرائے جائیں، تاکہ مریض اور ان کے اہل خانہ QR کوڈز کا استعمال کرتے ہوئے آسانی سے ڈیجیٹل ادائیگی کر سکیں اور مقررہ ادائیگیوں میں غیر ضروری تکلیف سے بچ سکیں۔ بعد ازاں انہوں نے ہسپتال کی مختلف بیرونی مریضوں کی خدمات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے پیڈیاٹرک او پی ڈی، سرجیکل او پی ڈی، ای این ٹی او پی ڈی، آرتھوپیڈکس او پی ڈی، اور آپتھلمولوجی او پی ڈی کا معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران تمام متعلقہ ماہر ڈاکٹرز اپنے متعلقہ او پی ڈیز میں موجود مریضوں کا معائنہ اور علاج کرتے پائے گئے۔ ضلع مجسٹریٹ نے ڈاکٹروں سے مریضوں کی تعداد اور علاج کے انتظامات کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے او پی ڈی میں آنے والے مریضوں اور ان کے اہل خانہ سے بھی بات چیت کی تاکہ ڈاکٹروں کی طرف سے فراہم کی جانے والی صحت کی خدمات اور ہسپتال کے انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں۔ مریضوں اور ڈاکٹروں سے موصول ہونے والی معلومات تسلی بخش پائی گئیں۔ ڈی ایم نے نیوٹریشن ری ہیبلیٹیشن سنٹر (NRC) کا معائنہ کیا۔ انہوں نے سنٹر میں داخل بچوں اور ان کی ماؤں سے بات چیت کی اور انہیں فراہم کی جانے والی خوراک اور دیگر سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے این آر سی کے انتظامات کا بھی جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران این آر سی اور باورچی خانے کی سہولیات تسلی بخش پائی گئیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ افسران کو صفائی ستھرائی برقرار رکھنے کی ہدایت دی تاکہ مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آئی پی ڈی ایریا کے معائنہ کے دوران سیڑھیوں پر کچھ گندگی پائی گئی۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ فوری کارروائی کریں اور ہسپتال کی سیڑھیوں سمیت تمام عوامی اور قابل رسائی علاقوں کی مسلسل صفائی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتال میں صفائی کے نظام میں کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے اور صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ صفائی کی مسلسل مانیٹرنگ کو بھی یقینی بنایا جائے۔ معائنہ کے دوران ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہسپتال میں مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات، ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل اسٹاف کی موجودگی، ادویات کی تقسیم، ٹیسٹ اور اسکریننگ، کھانے کے انتظامات، صفائی ستھرائی اور موقع پر مریضوں کے لیے سہولیات کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر پردیپ ورشنی اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جناب راجندر کمار موجود رہے۔

مسلمانوں کے عصری تعلیم یافتہ طبقے کو اپنی ترجیحات درست کرنے کی اشد ضرورت

مدرسہ کنزالعلوم ٹڈولی میں عظیم الشان فکری کانفرنس

دیوبند عارف عثمانی)

مدرسہ کنزالعلوم ٹڈولی گنگوہ ضلع سہارنپور کے احاطے میں "دور حاضر اور ہماری ترجیحات" کے عنوان سے ایک تعلیمی و فکری نافع، ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال اور مغربی تہذیب کے اثرات سے اپنے خاندانی نظام کو بچانے پر خصوصی زور دیا۔

پروگرام کے سرپرست مولانا سید حبیب مظاہرہ کرنے پر اکابرین کے ہاتھوں خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد داؤد کی تلاوت اور محمد ثاقب کی نعت پاک سے ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض مفتی محمد

کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا، جس کی صدارت ناظم مدرسہ مولانا محمد عامر نے کی۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا محمد سلمان بجنوری استاد حدیث دارالعلوم دیوبند و نائب صدر جمعیت علماء ہند نے اپنے کلیدی خطاب میں ڈیجیٹل دور کے چیلنجز پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں، بالخصوص عصری تعلیم یافتہ طبقے کو اپنی ترجیحات درست کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے علم اللہ مدنی لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیمی و اخلاقی تربیت، مسلم معاشرے میں مدارس اسلامیہ کے کلیدی کردار اور نوجوان نسل میں بڑھتی ہوئی نشہ خوری کی روک تھام جیسے حساس موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی۔ ڈاکٹر نور نواز خان اوکھلا نے بھی اہم خطاب ہوا۔ اس موقع پر مدرسہ کنزالعلوم کے شعبہ حفظ و ناظرہ کے اساتذہ کرام مولانا محمد عمیر، قاری محمد مستقیم اور قاری محمد مستقیم جوگی پورہ کو امتحانات میں مثالی تعلیمی کارکردگی کا پرویز نے انجام دیے۔ آخر میں جامعہ کے مہتمم مولانا محمد عامر نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مفتی محمد اسجد ابراہیمی نگراں دارالقرآن دارالعلوم دیوبند، مفتی محمد انعام صدر جمعیت علماء لدھیانہ، مولانا محمد اطہر زاہدی، مولانا محمد طیب، مولانا محمد عاقل، مولانا محمد واصل، حافظ محمد منظور، مفتی محمد ناظم، مفتی شعیب، مفتی بلال، محمد کلیم قاسمی ہریدواری سمیت دیگر افراد شریک رہے۔

روڈ بلاک کرنے والے دکانداروں کے خلاف کارروائی، کاٹے گئے چالان

خلاف ورزی کرنے والوں سے موقع پر نقد جرمانہ بھی وصول کیا گیا

دیوبند عارف عثمانی)

نگر نگم کی ٹیم نے آج شہر کے علاقے خالصی لائن میں انسداد تجاوزات مہم کا آغاز کرتے ہوئے سڑکوں اور پبلک گلیوں پر قبضہ کرنے والے دکانداروں کے خلاف کارروائی کی۔ جیسے ہی مہم شروع ہوئی، سڑک کے کنارے موجود سامان کو صاف کرنے اور ہٹانے کا عمل تیز ہوگیا۔ نگر نگم کی ٹیم نے سڑک کے کنارے گاڑیوں اور دکانداروں کی طرف سے اپنی دکانوں کی حدود سے باہر سڑک پر رکھے سامان کو ہٹا دیا۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موقع پر نقد جرمانے بھی جاری کیے گئے۔ دکانداروں کو واضح طور پر ہدایت کی گئی کہ وہ اپنا سامان اپنی دکانوں کے اندر رکھیں۔ مہم کے دوران نگر نگم کی ٹیم نے دکانداروں کو واضح طور پر خبردار کیا کہ سڑکیں اور عوامی جگہیں کسی دکان کی توسیع نہیں ہیں۔ دکاندار اپنا سامان اپنی دکانوں کی مقررہ حدود میں رکھیں اور سڑک پر سامان پھیلا کر ٹریفک میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ حکام نے خبردار کیا کہ اگر دوبارہ تجاوزات پائی گئیں تو قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ تجاوزات ہٹانے کے بعد علاقے کی سڑک نسبتاً کھلی نظر آئی جس سے پیدل چلنے والوں کو راحت ملی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ خالصی لائن جیسے مصروف علاقوں میں سڑک کنارے تجاوزات ہر روز ٹریفک میں خلل ڈالتی ہیں۔ اس لیے باقاعدہ مہم اور موثر نگرانی ضروری ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آج کی کارروائی کے بعد خالصی لائن میں سڑک پر تجاوزات کرنے والوں کی دوبارہ نگرانی کی جائے گی؟ نگر نگم کی کارروائیوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عوامی سڑکوں پر تجاوزات کرنے والوں کو اب کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

بریلی-مرادآباد بلاک ٹیچر حلقہ میں نامزدگی کا عمل شروع

کاغذات نامزدگی 6 اکتوبر تک داخل کیے جائیں گے، ووٹنگ 23 اکتوبر کو، اساتذہ تنظیموں کی تیاریاں شروع

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بریلی-مرادآباد بلاک ٹیچر حلقہ سے ممبر قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) کے انتخاب کے لیے نامزدگی کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس حلقے میں بریلی اور مرادآباد ڈویژن کے نو اضلاع شامل ہیں، جہاں تقریباً 46,000 ٹیچر ووٹر اپنا نمائندہ منتخب کریں گے۔ نامزدگی 6 اکتوبر تک بریلی کے کمشنر کورٹ روم میں مقررہ وقت کے اندر داخل کیے جاسکتے ہیں۔ بریلی ڈویزن کے کمشنر اور ریٹرننگ آفیسر شمبھو کمار کے مطابق کاغذات نامزدگی ریٹرننگ آفیسر یا اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر کے سامنے صبح 00:11 بجے سے سہ پہر 00:3 بجے تک جمع کرائے جاسکتے ہیں۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 7 اکتوبر کو ہوگی، جب کہ امیدوار واپس لینے کی آخری تاریخ 9 اکتوبر ہے۔ سیاسی جماعتوں اور اساتذہ تنظیموں نے بھی الیکشن کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

بی جے پی نے ڈاکٹر ہری سنگھ ڈھلوں کو دوبارہ امیدوار بنایا ہے۔ مرادآباد ڈویژن سے ڈاکٹر سنیل گری، ویملیندر کمار شرما "ول" اور ڈاکٹر راجیو چوہان بھی میدان میں ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے دانش اختر کو امیدوار بنایا ہے۔

اساتذہ کی مختلف تنظیمیں بھی اپنے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل کر رہی ہیں۔ اس حلقے میں بریلی ڈویزن کے چار اضلاع اور مرادآباد ڈویژن کے پانچ اضلاع شامل ہیں۔ اگر الیکشن لڑا جاتا ہے تو ووٹنگ 23 اکتوبر کو صبح 00:8 بجے سے شام 00:4 بجے تک ہوگی۔

بارایسوسی ایشن نے شہید بھگت سنگھ کو یوم پیدائش پر یاد کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مرادآباد نے شہید بھگت سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ تقریب کے دوران وکلاء نے ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کی صدارت ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر چودھری انل پال سنگھ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آزادی میں عظیم انسانوں اور شہداء نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بھگت سنگھ جیسے بہادر شہیدوں کی بدولت آج ہم آزادی کی ہوا میں سانس لے رہے ہیں۔ بھگت سنگھ نے اپنی بہادری اور حوصلے کے ساتھ برطانوی راج کے خلاف جنگ لڑی اور ملک کی آزادی کے لیے مسکراتے ہوئے پھانسی کے پھندے کو قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے اور قوم کے لیے کردار ادا کرنے والوں کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھتی ہے۔

ہمارا ملک بہادر جنگجوؤں سے بھرا ہوا ہے۔ شہید بھگت سنگھ ہندوستان ماتا کے عظیم فرزند تھے۔ ان کی قربانی ہمیشہ اہل وطن کو متاثر کرتی رہے گی۔ بھگت سنگھ آج بھی ہمارے درمیان زندہ ہے اور ہر ہندوستانی کے دل میں بستا ہے۔ اجے گپتا، سابق ڈی جی سی سول، ہر پرساد، سردار پرکاش ویر سنگھ، سوم پال سنگھ، جیویر سنگھ، للت اروڑہ، ستیہ پرکاش بھٹناگر، دھرو سکسینہ، چیتنیا پال سنگھ، گنجن سکسینہ، راگنی ٹھاکر، گلفشا، بھیم سنگھ سینی، لکشمن سنگھ پرجاپتی وغیرہ نے سیمینار پرجاپتی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ ملک کو آزادی طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد ملی ہے۔ سب نے ملک کی آزادی اور اتحاد و سالمیت کو برقرار رکھنے کا عہد کیا۔ پروگرام کی نظامت گوپال کرشنا نے کی۔

پنشنرز کو ٹریژری آنے کی ضرورت نہیں

وہ گھر بیٹھے اپنا لائف سرٹیفکیٹ آن لائن جمع کرا سکتے ہیں

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ انوجے جھانے مرادآباد ٹریژری سے پنشن حاصل کرنے والے تمام پنشنرز اور فیملی پنشنروں کو مطلع کیا کہ جن پنشنرز کے لائف سرٹیفکیٹ کی میعاد ختم ہونے والی ہے وہ اپنے لائف سرٹیفکیٹ آن لائن جمع کر سکتے ہیں۔ پنشنرز کو اس مقصد کے لیے ذاتی طور پر خزانے میں حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ضلع مجسٹریٹ نے مشورہ دیا کہ پنشنرز کو سب سے پہلے اپنے یا خاندان کے کسی رکن کے اسمارٹ فون پر پلے اسٹور سے AadhaarFaceRD ایپ کو انسٹال کرنا چاہیے۔ اس کے بعد، Pramaan Jeevan ایپ کو انسٹال اور کھولیں۔ مطلوبہ معلومات داخل کرنے کے بعد، لائف سرٹیفکیٹ تیار کیا جا سکتا ہے اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق آدھار پر مبنی چہرے کی تصدیق کے ذریعے آن لائن جمع کرایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس ڈیجیٹل سہولت کے ذریعے پنشنرز اپنے لائف سرٹیفکیٹ گھر بیٹھے ہی خزانے میں آن لائن جمع کرا سکتے ہیں۔ اس سے پنشنرز کو ٹریژری آفس جانے کی ضرورت ختم ہو جائے گی اور وقت اور محنت کی بچت ہو گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے مشورہ دیا کہ جن لوگوں کے لائف سرٹیفکیٹ کی میعاد ختم ہونے والی ہے وہ بروقت اپنے لائف سرٹیفکیٹ آن لائن جمع کر کے اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اسی عمل کو مستقبل میں لائف سرٹیفکیٹ جمع کرانے کے لیے دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بیوی کا گلا کاٹ کر قتل کرنے والا شوہر گرفتار، ساس فرار

دیوبند عارف عثمانی)

نانوتہ تھانہ علاقہ کے محلہ چاہ منزلی میں چار روز قبل ہوئے خاتون غزالہ کے قتل معاملہ کے نامزد اہم ملزم شوہر عرفان کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ملزم کو عدالت میں پیش کیا، جہاں سے اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا۔

واقعہ میں نامزد ملزمہ اور مقتولہ کی ساس انوری تا حال فرار ہے، جس کی گرفتاری کے لیے پولیس مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق شاملی ضلع کے کیرانہ کے محلہ غلام نگر کا رہنے والا عرفان کی تقریباً 12 سال قبل نانوتہ کے رہنے والے اسلام شاہ کی بیٹی غزالہ (32) سے شادی ہوئی تھی۔ غزالہ کی کوئی اولاد نہیں تھی، جس کو لے کر میاں بیوی کے درمیان اکثر تنازع اور مار پیٹ ہوتی رہتی تھی۔ گزشتہ 21 ستمبر کو غزالہ کی چھوٹی بہن نیلوفر کی شادی تھی۔ شادی میں شرکت کے لیے غزالہ اپنے شوہر عرفان کے ساتھ میکے آئی ہوئی تھی۔ شادی کی تقریب مکمل ہونے کے بعد ۲۴ ستمبر کی شام مبینہ طور پر خاندانی تنازع کے دوران عرفان نے میکے میں ہی تیز دھار ہتھیار سے غزالہ کا گلا کاٹ کر قتل کر دیا۔ بیوی کو قتل کرنے کے بعد ملزم نے خود بھی اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کی کوشش کی تھی۔ واقعہ کے بعد مقتولہ کے والد اسلام شاہ نے اپنے داماد عرفان اور اس کی والدہ انوری کے خلاف مقدمہ درج کرایا تھا۔ تھانہ انچارج وکاس چرن نے بتایا کہ پولیس ٹیم نے غزالہ قتل معاملہ کے نامزد ملزم شوہر عرفان کو شیخ الہند مولانا محمود حسن میڈیکل کالج، پلکھنی کے قریب سے گرفتار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ معاملہ میں شریک ملزمہ انوری کی گرفتاری کے لیے بھی پولیس مسلسل کوشش کر رہی ہے۔

کانگریس شہر صدر منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کو ضمانت

دیوبند عارف عثمانی)

کانگریس شہر صدر منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا جنہیں پولس نے ووٹ چوری اور چیف الیکشن کمشنر کی مبینہ آمریت کے خلاف کانگریس کے احتجاج کے دوران گرفتار کیا تھا، کو منگل کو مجسٹریٹ کی عدالت نے ضمانت دے دی۔ ضمانت کے بعد کانگریس کے اہلکار انہیں لینے کے لیے ڈسٹرکٹ جیل پر جمع ہوئے۔

قابل ذکر ہے کہ پیر کو حقیقت نگر کے رام لیلا میدان میں کانگریس کارکنوں کے احتجاج کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی تھی۔

احتجاج کے دوران پولیس نے شہر صدر منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کو حراست میں لے لیا اور بعد میں انہیں گاگلہیڑی پولیس اسٹیشن بھیج دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایم ڈی عمران مسعود اور ایم ایل سی شاہنواز خان کئی دیگر کانگریس عہدیداروں کے ساتھ پولیس اسٹیشن گئے اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے بات کی۔ کانگریس لیڈروں نے دعویٰ کیا کہ بات چیت کے دوران انہیں رہائی کی یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن بعد میں دونوں لیڈروں کو جیل بھیج دیا گیا۔ اس سے کانگریس کارکنوں میں غم و غصہ پھیل گیا ہے۔

منگل کو سٹی مجسٹریٹ کلدیپ سنگھ کی عدالت میں سماعت کے بعد منیش تیاگی اور ہری اوم مشرا کو ضمانت مل گئی۔ ضمانت کی اطلاع ملتے ہی کانگریس کے ضلع صدر سندیپ رانا، کانگریس سیوا دل کے ضلع صدر عمران قریشی، ضلع نائب صدر سردار چندر جیت سنگھ نکو اور دیگر عہدیدار دونوں رہنماؤں کی رہائی کے لیے ضلع جیل پہنچ گئے۔

این ایس او نے یوم دختر پر بیٹیوں کو تحائف سے نوازا

بچیوں کے روشن مستقبل و عمر درازی کی دعا کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) نیشنل سوشل آرگنائزیشن (این ایس او) نے یوم دختر پر چند بیٹیوں کو تحائف سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل و عمر درازی کی دعا کی۔ صدر مرزا ارشد بیگ نے کہا کہ دین اسلام میں بیٹیوں کے لئے وراثت میں حصہ ہے جو ہر مسلمان کو اسے دینا چاہیے۔

حضرت محمدؐ جب مبعوث ہوئے تو عرب میں بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے سے اس برائی کا خاتمہ کرایا۔ آپ محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے دو یا تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھی تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ کیا، اور ان کا اچھی جگہ نکاح کیا، وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ اس موقع پر بیٹیوں کو مبارکباد دینے والوں میں مرزا ارشد بیگ، منصور رحمان، چودھری عبدالصمد، مسرت حفیظ (ایڈ)، عارف اقبال، آس محمد موجود رہے۔

فوڈ پروٹیکشن ٹیم کی چھاپہ مار کارروائی سے دکانداروں میں افراتفری

ملاوٹ خوری کرنے والے دکانداروں کے خلاف اس مہم کو آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا: فوڈ آفیسر

دیوبند عارف عثمانی)

قصبہ نانوتہ میں فوڈ پروٹیکشن ٹیم کی چھاپہ مار کارروائی سے افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا اور دکاندار اپنی دکانیں بند کر کے بھاگ نکلے۔ تفصیل کے مطابق نانوتہ میں ملاوٹی اشیاء خوردنی فروخت کئے جانے کی مسلسل شکایات ملنے کے بعد منگل کے روز فوڈ پروٹیکشن محکمہ کی ٹیم نے اچانک چھاپہ مار کارروائی کی۔ ٹیم کی اس اچانک کارروائی سے نانوتہ کے بازار کے دکانداروں میں افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پرچون، مٹھائی، دودھ کی ڈیری اور دیگر دکانیں ایک کے بعد ایک بند کر دی گئیں۔ فوڈ پروٹیکشن افسر امیش کمار کی قیادت میں نانوتہ کے بازار میں پہنچنے والی ٹیم نے سنجے چوک کے پاس واقع ایک مٹھائی کی دکان پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ اس ٹیم نے یہاں سے برفی کا سیمپل لیا جسے جانچ کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

فوڈ افسر نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کے پورٹل پر علاقہ کے باشندوں نے ملاوٹ خوری کرنے کی شکایات درج کرائی تھی جس کے بعد یہ بڑی کارروائی کی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ جیسے ہی شہر میں فوڈ پروٹیکشن محکمہ کی ٹیم کی چھاپہ مار کارروائی کی خبر پھیلی تو بازار کے تقریباً سبھی دکاندار آنا فانا میں اپنی دکانیں بند کر کے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ٹیم کے نانوتہ سے چلے جانے کے بعد دکانداروں نے ایک کے بعد اپنی دکانیں کھولنی شروع کر دیں۔ فوڈ آفیسر امیش کمار نے کہا کہ عوام کی صحت سے کھلواڑ کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اشیاء خوردنی ملاوٹ سے پاک مہیا کرانے کے لیے ملاوٹ خوروں کے خلاف اس مہم کو آگے بھی جاری رکھا جائے گا۔

ہم غزہ کے معاملے میں غلطی پر تھے، برطانیہ کا قابض اسرائیل کے خلاف مؤقف سخت کرنے کا عزم

برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے اعتراف کیا ہے کہ غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ پر لیبر پارٹی کے موقف کے ناقدین حق پر تھے۔ اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی کاز کے حوالے سے پارٹی کا لائحہ عمل ناکافی تھا، نیز انہوں نے قابض اسرائیل اور یہودی آباد کاروں کے خلاف مزید سخت اور فیصلہ کن اقدامات اٹھانے کا عہد کیا۔

اخبار دی گارڈین نے بتایا ہے کہ ملی بینڈ برطانوی لیبر پارٹی کی کانفرنس سے اپنے خطاب کے دوران اس بات کی تاکید کریں گے کہ پارٹی نے اسرائیل اور فلسطین کے حوالے سے اپنے لائحہ عمل کو از سرنو ترتیب دے دیا ہے، جو برطانوی خارجہ پالیسی میں ایک نمایاں تبدیلی ہے۔

''آپ حق پر تھے''

اخبار کے مطابق ملی بینڈ ان کارکنان اور لیبر پارٹی کے اراکین کو پیغام دیں گے جنہوں نے فلسطینیوں کا مسئلہ اٹھایا تھا، اور وہ کہیں گے ''ہم آپ کو سن رہے ہیں، اور آپ حق پر تھے''، جو اس تنقید کی طرف اشارہ ہے جو غزہ کی جنگ پر پارٹی کے موقف پر کی گئی تھی۔ وزیر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ برطانوی حکومت یہودی آباد کاروں کی سرگرمیوں کے خلاف اقدامات اٹھا کر لاکھوں افراد کے مطالبات کا مثبت جواب دے رہی ہے، اور انہوں نے اشارہ کیا کہ لیبر پارٹی وزیر اعظم اینڈی برہم کی قیادت میں خارجہ پالیسی میں مزید واضح موقف اختیار کرے گی۔

ملی بینڈ نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطین کے معاملے سے ایک ''بنیادی اور وسیع تر سبق'' ملتا ہے کہ بطور ایک پارٹی ہمیں اپنا لائحہ عمل کیسے تبدیل کرنا چاہیے، اور انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پارٹی ان اقدار کے مطابق کام کرے گی جنہیں انہوں نے ''ترقی پسند اقدار'' قرار دیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ ''ہم یہاں موجودہ صورتحال کو قبول کرنے کے لیے نہیں ہیں، بلکہ اندرون و بیرون ملک اسے تبدیل کرنے کے لیے ہیں''، جسے برطانوی خارجہ پالیسی کے ایک زیادہ سخت دور کے آغاز کے طور پر دیکھا گیا۔

آباد کاری کی سرگرمیوں پر پابندیاں

''دی گارڈین'' نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ لیبر پارٹی کی کانفرنس حزب اختلاف میں پارٹی کے آخری سال کے دوران اور حکومت سنبھالنے کے ابتدائی دور میں بھی، سابق وزیر اعظم کیر سٹارمر کے اسرائیل اور فلسطین سے متعلق موقف کی وسیع پیمانے پر مخالفت کا میدان بنی رہی۔ وزیر خارجہ کا منصب سنبھالنے کے بعد سے، ملی بینڈ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کے بڑھتے ہوئے تشدد کے پیش نظر اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت پر وسیع پابندیوں کا اعلان کیا، جب کہ فرانس اور کینیڈا سمیت 12 ممالک نے ایسے ہی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ ملی بینڈ نے ان پابندیوں کو اس طریقے میں ''فیصلہ کن تبدیلی'' سے تعبیر کیا جس کے ذریعے لیبر پارٹی مشرق وسطی کی صورتحال سے نمٹ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی حکومت نے ''اپنے لائحہ عمل کو از سرنو ترتیب دے دیا ہے''، اور وہ مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کی طرف سے کی جانے والی نسلی تطہیر، غزہ میں جنگی جرائم کے شواہد، اور فلسطین پر قابض اسرائیل کے قبضے کی مذمت کرتی ہے۔

آباد کاری کی درآمدات پر پابندی

یہ طے پایا ہے کہ ملی بینڈ اس بات کا اعلان کریں گے کہ برطانیہ غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے آنے والے سامان کی درآمد پر پابندی عائد کر دے گا، اس کے ساتھ ساتھ اس سے منسلک برطانوی مالیاتی اور خدماتی ذرائع کو تعطیل کرنے کے لیے بھی کام کیا جائے گا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ برطانوی حکومت اس عمل کی ہرگز اجازت نہیں دے گی جسے انہوں نے ''دو ریاستی حل کی تباہی'' قرار دیا۔

برطانوی وزیر خارجہ غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ کے خلاف احتجاج کرنے والے کارکنان کی طرف سے منظم کی جانے والی مہمات کو بھی خراج تحسین پیش کریں گے، ایسے وقت میں جب حکومت کو پارٹی کانفرنس ہال کے باہر پولیس کی طرف سے متعدد مظاہرین کی گرفتاری کے بعد تنظیم 'فلسطین ایکشن' پر پابندی کے حوالے سے اپنے موقف پر سوالات کا سامنا ہے۔ ملی بینڈ نے کہا کہ برطانوی عوام اور اسرائیل و فلسطین میں امن کے متلاشی افراد کے درمیان یکجہتی کے رشتے ''اتنے مضبوط ہیں کہ انہیں توڑا نہیں جا سکتا''، انہوں نے مزید کہا کہ برطانیہ کے اس اقدام نے دوسرے ممالک کو بھی ایسے ہی اقدامات اٹھانے کے لیے متحرک کیا ہے۔

نئے اتحادوں کی طرف رجحان

برطانوی خارجہ پالیسی کے ایک وسیع تناظر میں، ملی بینڈ نے فرانس اور کینیڈا جیسے ممالک کے ساتھ تعاون کو ''ہم خیالات ممالک'' کے ساتھ نئے تعلقات استوار کرنے کے رجحان کے ایک حصے کے طور پر پیش کیا۔ ''دی گارڈین'' نے ملی بینڈ کے ایک قریبی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ یہ رجحان ان کے دور وزارت کا ایک بنیادی محور ہوگا، اور انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ بڑے عالمی مسائل پر اتحاد بنانے کی برطانیہ کی صلاحیت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ دوسرے ممالک کو اپنے ساتھ ملانے کی کتنی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ طے ہے کہ ملی بینڈ اس بات پر زور دے کر اپنے پیغام کا اختتام کریں گے کہ اسرائیل اور فلسطین کے حوالے سے برطانوی لائحہ عمل کی از سرنو ترتیب اس طریقے کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے جس کے تحت حکومت کام کرنا چاہتی ہے، اور وہ ان امور پر اپنے موقف کے پیچھے دوسرے ممالک کو اکٹھا کرنے کی خواہاں ہے جنہیں وہ اہمیت کی حامل سمجھتی ہے۔

آئرلینڈ میں مقیم فلسطینی کمیونٹی کا نیشنل کونسل کے لیے براہ راست انتخابات کا مطالبہ

آئرلینڈ میں مقیم فلسطینی کمیونٹی اور اس کے سرکردہ حلقوں نے فلسطینی نیشنل کونسل کے لیے آزادانہ اور براہ راست قومی انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ فلسطینی عوام کے نمائندوں کا انتخاب ایک بنیادی حق اور قومی فریضہ ہے، اور انہوں نے تقرری، کوٹہ سسٹم یا عوامی مرضی کو نظر انداز کرنے پر مبنی کسی بھی انتظام کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ مطالبہ آئرلینڈ میں مقیم فلسطینی نخبہ اور فعال شخصیات کے ایک اجتماع کے بعد جاری ہونے والے اختتامی بیان میں سامنے آیا، جو دار الحکومت ڈبلن میں 27 ستمبر سنہ 2026ء کو منعقد ہوا، جس میں فلسطینی عوام کو درپیش پیچیدہ قومی اور سیاسی حالات پر غور کیا گیا، جن میں غزہ کی پٹی کو نسل کشی کی جنگ کا سامنا، قابض دشمن کی طرف سے جاری تسلط، آباد کاری، زمینوں کے انخلا، اور گرفتاریوں کا سلسلہ شامل ہے، اس کے علاوہ حالیہ سیاسی پیش رفت پر بھی بات کی گئی جو بیان کے مطابق فلسطینی صفوں کے اتحاد کو مضبوط بنانے اور جمہوری بنیادوں پر قومی اداروں کی تجدید کا تقاضا کرتی ہے۔ اجتماع میں شریک افراد نے فلسطینی عوام کے واحد اور جائز نمائندے کی حیثیت سے آرگنائزیشن فار لبریشن آف فلسطین اور اس سے جنم لینے والی قومی اتھارٹی کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعادہ کیا، اس بات پر زور دیا کہ تنظیم کے اداروں کی اصلاح، ان کے کردار کو فعال بنانے اور ان کی قانونی حیثیت کی تجدید آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے ہونی چاہیے، جن میں وطن اور ڈائاسپورا دونوں جگہوں کے فلسطینی حصہ لیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ فلسطینی نیشنل کونسل وطن اور ڈائاسپورا کے فلسطینی عوام کی نمائندگی کرتی ہے، اصل اصول یہ ہے کہ اس کے اراکین کا انتخاب آزادانہ اور براہ راست طریقے سے، جمہوری اصولوں اور اقدار کے مطابق ایک انتخابی نظام کے تحت کیا جائے، اس نے تقرری، گروہی کوٹہ سسٹم اور نشستوں کی تقسیم کے لیے کسی بھی پیشگی انتظام کو مسترد کر دیا۔ شرکاء نے تمام فلسطینیوں کو بغیر کسی استثنا یا گروہی وابستگی کی شرط کے نامزدگی اور ووٹنگ کا حق دینے کی ضمانت دینے کا مطالبہ کیا، اور واضح کیا کہ انتخابی عمل کو ایک واضح اور پابند ٹائم ٹیبل کے تحت آزاد، غیر جانبدار اور شفاف انداز میں چلایا جانا لازمی ہے، تاکہ قومی اداروں کی عوامی قانونی حیثیت کی بحالی کو یقینی بنایا جا سکے۔ بیان میں تنظیم کے نظام کار کی اصلاح، اس کے اداروں کی تجدید اور اس کی قانونی حیثیت کو بحال کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا، تاکہ یہ چیلنجز کا مقابلہ کرنے، آزادی، استقلال، واپسی، حقِ خود ارادیت اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے سفر کو جاری رکھنے کے قابل ہو سکے۔ اجتماع میں شریک افراد نے اس بات پر زور دیا کہ انتخابات کے انعقاد میں دشواری کی صورت میں نیشنل کونسل کے کام کو جاری رکھنے کے حوالے سے بنیادی قانون میں کی جانے والی کسی بھی ترمیم کو ایک مستقل طریقہ کار نہیں بننا چاہیے جو انتخابی عمل کو اس کے اصل جوہر سے خالی کر دے، یا انتخابات کے انعقاد کے امکان کو نظر انداز کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی عوام ہی اپنے نمائندوں کے انتخاب کا حق رکھتے ہیں۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ یہ اجتماع کسی خاص شخص یا گروہ کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ فلسطینی کاز کے ساتھ خلوص اور اس عقیدے سے پھوٹتا ہے کہ فلسطین اپنے تمام بیٹوں کا ملک ہے، پی ایل او فلسطینی عوام کی جامع قومی نمائندہ ہے، نیشنل کونسل وطن اور ڈائاسپورا کے فلسطینیوں کی پارلیمنٹ ہے، اور عوام ہی قانونی حیثیت کا اصل سرچشمہ ہیں۔ کمیونٹی اور اس کے فعال حلقوں نے اپنے بیان کے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ فلسطین ہر ایک سے بڑا ہے، اخراج، کوٹہ سسٹم اور تقرری کے لیے کوئی جگہ نہیں، اور آزاد، منصفانہ انتخابات، بیلٹ باکسز اور عوام کی مرضی کو ہی حتمی حیثیت حاصل ہے۔

غزہ کی پٹی کی معیشت اپنی محرک قوتیں کھو بیٹھی، 92 فیصد تنصیبات تباہ ہو چکی ہیں

غزہ: غزہ میں اب ملبے کے ڈھیر صرف جنگ کے تباہ کردہ گھروں کو ہی چھپائے ہوئے نہیں ہیں، بلکہ اس کے پیچھے فیکٹریاں، کارخانے، کھیت اور ایسی اقتصادی تنصیبات بھی دفن ہو چکی ہیں جو لاکھوں خاندانوں کے لیے روزگار کا ذریعہ تھیں، کیونکہ جنگ کے نقصانات نے مختلف پیداواری شعبوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور معیشت کی کام کرنے اور بحال ہونے کی صلاحیت کو انتہائی کمزور کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت و ترقی کے تازہ ترین اعداد و شمار سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے غزہ کی تقریباً 92 فیصد اقتصادی تنصیبات یا تو تباہ ہو چکی ہیں یا انہیں نقصان پہنچا ہے، ایسے وقت میں جب معیشت نے پیداوار، روزگار کے مواقع اور آمدنی فراہم کرنے کی اپنی صلاحیت کا ایک بہت بڑا حصہ کھو دیا ہے۔

خوفناک زوال کا شکار معیشت

خزانہ اور تباہی کے آثار فی کس مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں، جو سنہ 2025ء کے دوران کم ہو کر 212 ڈالر پر آ گئی، جو کہ پیدا ہونے والی معاشی قدر کے لحاظ سے روزانہ تقریباً 58 سینٹس کے مساوی ہے، اور یہ سنہ 2022ء کی سطح کے 17 فیصد سے بھی زیادہ نہیں ہے۔ اس عدد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غزہ کا عام شہری روزانہ 58 سینٹس حاصل کرتا ہے، بلکہ یہ اس سکڑاؤ کے حجم کو ظاہر کرتا ہے جو معیشت کی قیمت پیدا کرنے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت کو لاحق ہوا ہے۔

زرعی اور صنعتی پیداوار میں سے ہر ایک میں تقریباً 94 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ تعمیراتی شعبہ سنہ 2022ء کے مقابلے میں 99 فیصد تک سکڑ گیا، جو پیداوار اور روزگار سے سب سے زیادہ جڑے ہوئے شعبوں کو پہنچنے والے نقصان کے حجم کی ایک واضح علامت ہے۔

زرعی شعبے کے حوالے سے، (انروا) میں فلسطینی عوام کی امداد کے پروگرام کے رابطہ کار، معتصم الاقرع کا کہنا ہے کہ غزہ میں زرعی زمینوں کا 5.1 فیصد سے بھی کم حصہ دستیاب، محفوظ اور غیر نقصان زدہ حالت میں بچا ہے، جبکہ فلسطینی مجموعی ملکی پیداوار میں زراعت کا حصہ جنگ سے پہلے کے 4.17 فیصد سے کم ہو کر 4 فیصد سے بھی نیچے آ گیا ہے۔

وسیع پیمانے پر بے روزگاری اور آسمان چھوتی مہنگائی

معاشی زوال کا یہ اثر صرف تنصیبات اور پیداوار تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ یہ لیبر مارکیٹ تک پھیل گیا، جہاں بے روزگاری بڑھ کر تقریباً 78 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ معتصم الاقرع کا کہنا ہے کہ کام کرنے کی عمر کے 90 فیصد سے زیادہ افراد بالکل بے روزگار ہو چکے ہیں۔ جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک لاکھوں ملازمتوں کے ضیاع کی وجہ سے مقبوضہ علاقوں میں کارکنوں کی مجموعی آمدنی سے تقریباً 8.2 ارب ڈالر ختم ہو چکے ہیں، ایسے میں جب خاندانوں کو اپنی آمدنی کے ذرائع میں شدید کمی کا سامنا ہے۔ نوکریوں کے خاتمے اور پیداوار کے سکڑنے کے ساتھ ساتھ، سنہ 2025ء کے دوران غزہ میں قیمتوں کی عمومی سطح میں سنہ 2022ء کے مقابلے میں 274 فیصد اضافہ ہوا۔ بعض اشیاء کی قیمتیں ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں، کیونکہ آلو کی قیمت جنگ سے پہلے کی سطح سے 20 گنا زیادہ ہو گئی، جس کی وجہ سے خاندانوں کو ایک مشکل ترین مساوات کا سامنا کرنا پڑا: کم روزگار اور آمدنی، اور اس کے مقابلے میں زندگی کی بلند ترین لاگت اور مہنگی قیمتیں۔

معیشت کی بحالی

یہ اشاریے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ غزہ کی معاشی بحران اب محض امداد یا نقدی تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ خود پیداواری صلاحیت کی جڑ تک پہنچ چکا ہے؛ امداد شاید کچھ عرصے کے لیے خوراک فراہم کر سکتی ہے، لیکن یہ نہ تو کوئی نوکری واپس لا سکتی ہے، نہ کسی فیکٹری کو دوبارہ چلا سکتی ہے، اور نہ ہی کسی زرعی زمین کو پیداواری دائرے میں واپس لا سکتی ہے۔

'انروا' کے تخمینے کے مطابق بحالی اور تعمیر نو کی ضروریات کا تخمینہ تقریباً 71.5 ارب ڈالر ہے، جبکہ بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والا براہ راست مالی نقصان تقریباً 35.2 ارب ڈالر ہے، اور اس کے علاوہ تقریباً 22.7 ارب ڈالر کے وسیع معاشی اور سماجی نقصانات ہیں، جو عالمی بینک، یورپی یونین اور اقوام متحدہ کے مشترکہ جائزے کے مطابق ہیں۔

انروا کے قائم مقام سیکرٹری جنرل پیڈرو مانویل مورینو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ''امن کسی تباہ شدہ معیشت کی بنیاد پر تعمیر نہیں ہو سکتا۔'' تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ ''اسرائیل'' کے پاس روکے گئے فلسطینی کلیئرنگ فنڈز کو رہا کیا جائے، جن کی مجموعی مالیت سنہ 2019ء سے لے کر اب تک 3.67 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ فلسطینی بینکاری نظام کے تحفظ اور بین الاقوامی امداد کو پیداواری شعبوں بالخصوص ٹیکنالوجی، توانائی، زراعت اور صنعت کی بحالی کی طرف موڑنے پر زور دیا گیا۔ اس طرح غزہ میں معاشی بحالی کا کام صرف جنگ کے تباہ کردہ ڈھانچے کو دوبارہ تعمیر کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وسیع پیداواری بنیاد کو دوبارہ چالو کرنے کا نام ہے جس نے اپنی کام کرنے کی زیادہ تر صلاحیت کھو دی ہے، ایسے وقت میں جب بے روزگاری پھیل رہی ہے، خاندانوں کی آمدنی کم ہو رہی ہے اور زندگی کی قیمت آسمان چھو رہی ہے۔

غزہ: انتظار کے برسوں کے بعد نصیرات کے خاندانوں نے اپنے پیاروں کی باقیات سپرد خاک کر دیں

غزہ: فلسطینیوں نے غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع نصیرات کیمپ میں تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے سے نکالی گئی اپنے پیاروں کی باقیات کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ باقیات ملبے تلے دبے رہنے کے تقریباً تین سال بعد نکالی گئی ہیں جس نے انتظار کے طویل برسوں کے بعد خاندانوں کو الوداع کہنے اور تدفین کا موقع فراہم کیا۔ کیمپ میں واقع العودہ ہسپتال کے سامنے دسیوں خاندان اپنے پیاروں کو الوداع کہنے کے لیے جمع ہوئے جب شہری دفاع کا عملہ جنگ کی وجہ سے تباہ ہونے والے گھروں کے ملبے تلے سے بچوں سمیت 43 فلسطینیوں کی باقیات نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

اہل خانہ نے پیر کی شام اپنے پیاروں کی باقیات کو گمشدگی کے بعد پہلی بار سپرد خاک کیا جو شہری دفاع کے کارکنوں کے تباہ شدہ گھروں کے ملبے کے درمیان پہنچ کر لاشوں کے باقیات نکالنے میں کامیابی کے بعد ممکن ہوا۔

برسوں تک فلسطینی خاندانوں کے افراد کا مقدر نامعلوم رہا جبکہ ان کے لواحقین کو انہیں دفن کرنے اور الوداعی رسومات ادا کرنے سے محروم رکھا گیا اور وہ تلاش اور بچاؤ کے عملے کے اتنے سارے ملبے کے درمیان ان تک پہنچنے کا انتظار کرتے رہے۔

جنازے کی اس تقریب نے درد کے برسوں کا احاطہ کرنے والے مناظر پیش کیے جہاں مائیں باپ اولاد اور رشتہ دار اپنے پیاروں کی باقیات کے سامنے کھڑے تھے ایک ایسے لمحے میں جہاں غم اس تلخی کے ساتھ گھلا ملا تھا کہ لاشوں کے وہ ٹکڑے اتنے طویل عرصے تک ملبے تلے دبے رہے۔ خاندانوں کے لیے باقیات کا نکالا جانا صرف گمشدگان کی تلاش کا عمل نہیں تھا بلکہ یہ ایک بھاری بھرکم انتظار کا خاتمہ تھا اور اس نے انہیں بالآخر اپنے پیاروں کو دفنانے اور الوداعی رسومات ادا کرنے کا موقع فراہم کیا جن سے وہ برسوں محروم رہے تھے۔ ملبے کے درمیان سے باقیات کے باہر آنے کے ساتھ ہی وہ ملبہ جو نقصان کے لمحے سے جڑا ہوا تھا آخری منزل تک پہنچ گیا جب خاندانوں نے اپنے اپنوں کی باقیات کو واپس حاصل کیا اور انہیں سپرد خاک کرنے کی تیاری کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وائرل ہونے والی تصاویر اور ویڈیوز میں باقیات کو تیار کرنے اور کفن دینے کے مناظر دکھائے گئے جب کہ انتہائی شدید غم کی حالت میں خاندان کے افراد دعائیں مانگنے اور اپنے پیاروں کو الوداع کہنے کے لیے ان کے گرد جمع ہو گئے۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کرنے والی پوسٹس میں اشارہ کیا گیا کہ کچھ خاندانوں نے نصیرات کیمپ کے مشرق میں واقع مہندسین ٹاور کے ملبے تلے سے اپنے پیاروں اور عزیزوں کی باقیات نکالنے کے بعد ان کے لیے کفن تیار کیے جو نقصان اور انتظار کے برسوں کے ساتھ جڑے درد کے حجم کی عکاسی کرتا ہے۔ غزہ کی پٹی میں شہری دفاع کا عملہ گمشدگان کی لاشوں کی تلاش اور تباہ شدہ عمارتوں کے نیچے دبی لاشوں تک پہنچنے اور ملبہ ہٹانے کے لیے درکار بھاری مشینری اور آلات کی شدید کمی کے باوجود انہیں ملبے تلے سے نکالنے کے آپریشنز جاری رکھے ہوئے ہے۔

القسام بریگیڈز کا اپنے عسکری کونسل کے رکن اور غزہ کے شمالی بریگیڈ کے کمانڈر عزالدین البیک کی شہادت کا اعلان

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ شہید عزالدین القسام بریگیڈز نے منگل کے روز بڑے فخر کے ساتھ اپنے عظیم قائد، عسکری کونسل کے عمومی رکن اور غزہ کے شمالی بریگیڈ کے کمانڈر شہید عزالدین عبد العزیز البیک کی شہادت کا اعلان کیا۔

البیک اپنے ساتھی مہند ابو فول کے ساتھ منگل کی فجر کو شہر غزہ کے مغرب میں واقع النصر محلے میں مفترق اللبابیدی کے قریب ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر قابض دشمن کے طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔

القسام بریگیڈز نے ایک عسکری بیان میں کہا کہ البیک نے انتفاضہ الاقصیٰ کے دوران شمالی بریگیڈ میں پہلی اسپیشل یونٹ کی کمان سنبھالی، پھر سنہ 2004ء میں شہید عماد عقل بٹالین کی کمان سنبھالی۔ اس سے پہلے کہ انہوں نے سنہ 2015ء میں بریگیڈ میں ملٹری انٹیلی جنس کی کمان سنبھالی، تاکہ وہ سات اکتوبر کو تاریخی یلغار کی نگرانی کرنے والے ''طوفان الاقصیٰ'' آپریشنز روم کے کمانڈروں میں سے ایک بن سکیں۔ بریگیڈز نے مزید کہا ''پھر ہمارے مجاہد شہید نے بڑے کمانڈر احمد الغندور (ابوانس) کے جانشین کے طور پر شمالی بریگیڈ کی کمان سنبھالی، تاکہ شمالی غزہ کے بریگیڈ میں تمام جھڑپوں کے دوران مزاحمت کی طرف سے لڑی جانے والی شدید دفاعی جنگ کی قیادت کریں۔ انہوں نے اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ شمالی غزہ کے محاصرے کے دوران 107 دن تک استقامت دکھائی اور جنگ لڑی، جس کا نام 'جنرلز پلان' رکھا گیا تھا، جسے انہوں نے اللہ کے فضل کے بعد ہمارے عوام کے صبر اور ہمارے جنگجوؤں کی جرأت کے بل بوتے پر ناکام بنا دیا۔''

بیان میں کہا گیا ''ہم آج اپنے کمانڈر کو رخصت کرتے ہوئے اپنے منصفانہ اور مقدس کاز کی صداقت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یہ کہ یہ ہم سے ہر قیمتی اور عزیز قربانی کا تقاضا کرتا ہے، وہ راستہ جسے ابو حمزہ ؒ اور ان کے بھائیوں نے خون سے سینچا ہے، وہی نصرت اور آزادی کی طرف ہمارا اہل ہے۔''

بریگیڈز نے مزید کہا ''دشمن کی سفاکیت میں جتنا اضافہ ہوگا، ہمارے چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک کے سینوں میں انتقام کی آگ اتنی ہی بھڑکے گی اور وہ اسے اس دن کے لیے محفوظ رکھیں گے جس دن وہ اللہ اور انسانیت کے دشمنوں کے چہروں کو بگاڑ دیں گے، ان کی بلندیوں کو تہہ و بالا کر دیں گے، تاکہ ملک اور بندوں کو ان کے شر سے نجات دلائیں۔''

عزالدین البیک..... شمالی بریگیڈ کے وہ کمانڈر جنہوں نے آخری دم تک 'جنرلز پلان' کا مقابلہ کیا

عزالدین البیک جنہیں ''ابوحمزہ'' کے نام سے جانا جاتا تھا، غزہ کے عسکری منظر نامے پر کوئی انجان نام نہیں تھا، انہوں نے دو دہائیوں سے زائد عرصے کے دوران شہید عزالدین القسام بریگیڈز کے اندر میدانی موجودگی کو مستحکم کیا تھا اور پٹی کے شمالی بریگیڈ کی کمان سنبھالنے اور اس علاقے پر بار بار ہونے والے قابض اسرائیلی فوجی جارحیت کا مقابلہ کرنے والے مزاحمت کے نمایاں ترین کمانڈروں میں سے ایک بننے سے پہلے وہ کئی اہم عہدوں پر فائز رہے تھے۔

القسام بریگیڈز نے منگل کو البیک جو بریگیڈ کی عسکری کونسل کے رکن اور غزہ کے شمالی بریگیڈ کے کمانڈر تھے کی شہادت کا اعلان کیا ہے، جو شہر غزہ میں ان کو نشانہ بنانے والے قابض اسرائیل کے ایک ٹارگٹڈ کلنگ کے آپریشن کے نتیجے میں اپنے ساتھی مہند ابو فول کے ساتھ شہید ہو گئے۔

جبالیا کیمپ سے شمالی بریگیڈ کی کمان تک

عزالدین البیک سنہ 1981ء میں پیدا ہوئے، غزہ کے شمال میں واقع جبالیا کیمپ میں پلے بڑھے، اور تحریک انتفاضہ الاقصیٰ کے آغاز کے ساتھ ہی سنہ 2000ء میں القسام بریگیڈز میں شامل ہو گئے، یوں انہوں نے ایک ایسے عسکری سفر کا آغاز کیا جس کے دوران وہ مزاحمت کے اندر مختلف عہدوں پر ترقی پاتے۔ البیک نے عسکری خدمات میں ابتدائی طور پر ہی نمایاں مقام حاصل کیا، جب انہوں نے شمالی بریگیڈ میں پہلی اسپیشل یونٹس کی کمان سنبھالی، یہ وہی یونٹس تھیں جنہیں بعد میں ''النخبہ'' (ایلیٹ) کے نام سے جانا گیا۔ انہوں نے پٹی کے شمالی علاقوں میں خصوصی مشنز اور آپریشنز کی انجام دہی میں حصہ لیا۔ انہوں نے مغربی جبالیا کیمپ میں شہید عماد عقل بٹالین کی کمان بھی تقریباً 10 برس تک سنبھالی اور اس دوران کئی عسکری معرکوں میں قابض افواج کے ساتھ ہونے والے تصادم کے انتظام میں حصہ لیا، اس سے پہلے کہ وہ شمالی بریگیڈ میں ملٹری انٹیلی جنس ونگ کے عہدے پر منتقل ہو گئے۔

لڑائی کے معرکوں میں جمع ہونے والا تجربہ

البیک کا نام غزہ میں مزاحمت کی تاریخ کے متعدد عسکری پڑاؤں سے جڑا رہا، جن کا آغاز سنہ 2004ء کے دوران ''ایام الندم'' آپریشن کے موقع پر شمال میں ہونے والے تصادم سے ہوا جو سنہ 2008ء کی جنگ تک پہنچا، اور پھر سنہ 2012ء اور دیگر کے عسکری معرکوں تک محیط رہا۔ فلسطینی اور عرب میڈیا اداروں سے بات کرنے والے ذرائع کا کہنا ہے کہ البیک ان کمانڈروں میں سے تھے جنہوں نے جبالیا کیمپ اور قصبہ بیت لاہیا میں قابض اسرائیلی کارروائیوں سے نبرد آزما ہونے کا وسیع میدانی تجربہ حاصل کیا تھا۔ انہوں نے تصادم کے برسوں کے دوران قابض افواج کے خلاف آپریشنز اور گھات لگا کر حملے کرنے کے انتظامات میں بھی حصہ لیا تھا۔

الغندور کے بعد شمالی بریگیڈ کی کمان

شمالی غزہ کے کمانڈر احمد الغندور کی نومبر سنہ 2023ء میں شہادت کے بعد البیک نے بریگیڈ کی کمان سنبھالی اور غزہ کے ان علاقوں میں سے ایک میں عسکری آپریشنز کے انتظام کی ذمہ داری سنبھالی جو قابض اسرائیل کے زمینی اور فضائی حملوں کا سب سے زیادہ نشانہ بنے۔

البیک نے جنگ کے دوران بیت حانون، بیت لاہیا، جبالیا کیمپ اور جبالیا البلد کے علاقوں میں آپریشنز کی کمان سنبھالی، یہ ایسے علاقے تھے جہاں شدید جھڑپیں اور قابض افواج کی بار بار گھس بیٹھ کی کارروائیاں دیکھنے میں آئیں۔

میڈیا اداروں کے حوالے سے نقل کردہ ذرائع کے مطابق، بریگیڈ کی کمان سنبھالنے سے پہلے البیک انٹیلی جنس ونگ کے عہدے پر فائز رہے، اور وہ قابض افواج اور ان کے اہداف سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کے ذمہ دار تھے، جبکہ تحریک حماس کے ذرائع نے جنگ کے دوران انٹیلی جنس اور آپریشنل پلانز کی تیاری میں ان کے کردار کو بھی سراہا۔

''جنرلز پلان کے شکنجہ گر''

''جنرلز پلان کے شکنجہ گر'' کا لقب البیک کے نام سے اس پس منظر میں جڑا کہ انہوں نے غزہ کے شمال میں اس پلان کے مقابلے میں مزاحمت کی طرف سے لڑی جانے والی جنگوں میں کردار ادا کیا جو سنہ 2024ء میں شمالی غزہ کے مکینوں کو بے دخل کرنے اور اس علاقے کو ایک بند عسکری زون میں تبدیل کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔

یہ پلان، جو ریٹائرڈ اسرائیلی جنرل گیورا آئلینڈ سے منسوب کیا گیا، اس بنیاد پر تھا کہ شمالی غزہ کے مکینوں کو جنوب کی طرف نقل مکانی پر مجبور کیا جائے، اور پھر جو لوگ اس علاقے میں باقی رہ جائیں ان پر محاصرہ مسلط کیا جائے اور خوراک، پانی، ایندھن اور امداد کی ترسیل کو روکا جائے، تاکہ مکینوں اور جنگجوؤں پر دباؤ ڈالا جائے اور انہیں نقل مکانی یا ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جا سکے، جیسا کہ اسرائیلی اور میڈیا ذرائع کی طرف سے شائع کردہ تفصیلات میں بیان کیا گیا۔ شمالی غزہ میں قابض اسرائیل کی کارروائیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، میڈیا اداروں سے گفتگو کرنے والے ذرائع کے مطابق، البیک نے شمالی بریگیڈ میں دفاعی محاذ کی کمان سنبھالی، اور بریگیڈ کے جنگجوؤں نے اس علاقے میں دراندازی کی کوششوں کے دوران قابض افواج کے خلاف آپریشنز کی ایک زنجیر میں حصہ لیا۔

یہیں سے ان کے ساتھ ''جنرلز پلان کے شکنجہ ؒ گر'' کا وصف جڑ گیا، جو شمالی پٹی میں لڑائی کے جاری رہنے اور اس بات کی علامت تھا کہ یہ علاقہ، ان ذرائع کی طرف سے نقل کردہ بیانیے کے مطابق، مکینوں اور مزاحمت سے مکمل طور پر خالی علاقہ نہیں بن سکا۔

بار بار کیے جانے والے قاتلانہ حملے

البیک قابض دشمن کے ہدف کی فہرست سے باہر نہیں تھے؛ انہوں نے اپنے عسکری کام کے برسوں کے دوران، جنگ سے پہلے اور اس کے دوران، کئی بار قاتلانہ حملوں کا سامنا کیا۔ جنگ کے دوران جبالیا کیمپ کے اندر پیش آنے والے ایک حملے میں ان کا ایک محافظ مارا گیا، جبکہ البیک اس حملے میں بچ نکلے۔ اسی طرح انہیں مئی گذشتہ کے دوران ایک اسرائیلی فضائی حملے میں ایک بار پھر نشانہ بنایا گیا، ایک ایسے آپریشن میں جس میں القسام کے کمانڈر عماد اسلیم شہید ہو گئے، جیسا کہ میڈیا ذرائع نے نقل کیا۔

البیک اپنی زندگی کے آخری گھنٹوں تک قابض اسرائیل کے ہدف کے دائرے میں رہے، جب منگل کی فجر کو شہر غزہ کے شمال مغرب میں واقع النصر محلے میں اس اپارٹمنٹ کو نشانہ بنایا گیا جہاں وہ موجود تھے، ایک ایسے فضائی حملے میں جس کے بارے میں ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کے نتیجے میں وہ فوراً شہید ہو گئے۔

ایک کمانڈر کے سفر کا انجام

عزالدین البیک کی شہادت کے ساتھ، القسام بریگیڈز نے قطاع غزہ کے شمال میں اپنے ایک عسکری کمانڈر کو کھو دیا، ایک ایسے طویل سفر کے بعد جو ان کی صفوں میں تقریباً 26 برسوں پر محیط رہا، جس کے دوران وہ مختلف میدانی، انٹیلی جنس اور قیادی عہدوں پر فائز رہے۔ جبالیا کیمپ جس نے ان کے سفر کا آغاز دیکھا، اور شمالی بریگیڈ جس کی کمان انہوں نے جنگ کے انتہائی کٹھن مراحل میں سے ایک کے دوران سنبھالی، کے درمیان البیک کا نام شمالی غزہ کے محاذ سے جڑا رہا جو جنگ کے پورے دوران قابض اسرائیل کے عسکری آپریشنز کا بنیادی محور بنا رہا۔ القسام بریگیڈز کے اعلان کے مطابق، البیک اپنے محافظ مہند ابو فول کے ساتھ اس وقت شہید ہو گئے جب قطاع غزہ میں بریگیڈز کے کمانڈروں کو نشانہ بنانے کی اسرائیلی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔